

سوانح محمد اکبر ایمان



روضہ مبارکینہ نوبنی
جلال آباد، سندھ، پاکستان

مقدمہ مؤلف

کتاب نصیبین اور کہانیاں، کی چوتھی جلد قارئین کے سامنے آ رہی ہے۔ اس جلد پر کہ انشاء اللہ یہ کتاب بھی پہلی تین جلدوں کی مانند قارئین کو پسند آئے گی اور حاسد کے لئے مفید ثابت ہوگی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ پہلی جلد ایک ماہ میں تمام ہو گئی اور دوسری مرتبہ چھپوائی گئی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی قارئین کو پسند آئیں گی اور جامع کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ اس کتاب میں مختلف داستانیں بیان کی گئی ہیں جو اخلاقی، سیاسی، اجتماعی اور عقیداتی مسائل وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کتاب معاشرے کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

یہ چھپوانی چھپوانی کہانیاں جن میں مسلمانوں کی تاریخ کے گراں بہا خزانے پوشیدہ ہیں۔ جمہوری اسلامی کی برکت سے منظر عام پر آئی ہیں اور مختلف صورتوں میں لوگوں کے سامنے پیش ہوئی ہیں۔ اب جب کہ خداوند عالم کی توفیقات سے زمانہ زریبی وئی نقیب نائب امام زمان حضرت امام خمینی ارواحنا فداہ، دشمنان اسلام کا تسلط ہمارے ملک، ایران، پر نہیں رہا اور اسلام کے حیات بخش مکتب کی ترویج کا موقع ملا ہے ضروری ہے کہ سزمنہ افراد مختلف طرق، ہنر و ادب سے تعلیم انسان ساز اسلام میں مشغول ہوں۔ یہ داستانیں پڑھنے کے لئے بھی ہیں اور عبرت کے لئے بھی۔ اسی طرح چاہیے کہ ان کو لوگوں میں بیان بھی کیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

والسلام علی من اتبع الهدی

(مصطفیٰ خرمائی و جالانی)

| | | |
|----------|----|------------------------|
| نام کتاب | ۱۔ | سوتاری کہانیاں |
| مصنف | ۲۔ | مصطفیٰ خرمائی و جالانی |
| ترجمہ | ۳۔ | سید غنیمت علی رضوی |
| کتابت | ۴۔ | حبیب، وچری |
| تصحیح | ۵۔ | مہر رضا بھٹی |
| چرچہ | ۶۔ | ۳۵ روپے |

عرض مترجم

بظہیر محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام، جہاد بالقلم کی راہ میں یہ اولین کاوش ہے جو بمشکل ترجمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس کتاب کی خوبیاں جو میرے سامنے ہیں ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ عرض کی چند سطروں میں نہیں پیش کیا جا سکتا، ہمارے قارئین میں سے جو حضرات اس سے قبل اس کتاب کی دیگر جلدوں کا مطالعہ کر چکے ہیں انہیں بخوبی معلوم ہے کہ یہ کن خصوصیات کی حامل ہے۔ اور جن کے واسطے یہ اپنی اہمیت کی پہلی کتاب ہے وہ اس کی خوبیوں سے بہرہ ور ہوں گے اور جو لوگ دینی معلومات سے کوئی گہری دلچسپی و وابستگی نہیں رکھتے وہ اس کی کتب سے اپنے آپ کو احساسات دین سے قریب کر سکتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ یہ کتاب بہت سے افراد کے واسطے دین سے تقرب کا چشمہ سر آواز قرار پائے اور وہ مذہبی کتابیں بھی پڑھنے کے عادی ہو جائیں مگر یہی کتابوں کے علاوہ آپ جو دوسری کتابیں پڑھتے ہیں اس کی وجہ دینی کتب میں خاطر خواہ مزہ یقیناً نہیں ملتا مگر آپ نے ان کتابوں کے پڑھنے کا ذوق و شوق بچپن سے یا ایک طولانی عرصے سے پیدا کر رکھا ہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے کا جذبہ پیدا ہو کہ نہ ہو، مگر دینی ڈائجسٹ تو پڑھنا بہت ہی ضروری ہے۔ دین، دنیا سے ہزاروں گنا نام نہیں بلکہ دین کے ساتھ دنیا

عین مقصد اسلام ہے۔ آپ دین کا ستون ہیں، دین کو غریب مت تصور کیجئے۔ اور اب آخر کلام میں یہ عرض کروں کہ میری حوصلہ افزائی آپ کی توجہات پر مبنی ہو گی اور وہ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تصدیق میں کائنات کی ہر شے خالق ہوئی، ان کی خدمت میں ہر یہ ناچیز کس شمار و قطار میں، مگر ایسا بھی نہیں ہم نے ہر موقع پر انہیں دینوی مجبور و سخا کی انتہا کے یہ حرف اول ہیں بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ چاہئے والوں کے ناچیز ہو یہ کو عظیم اور اپنا عظیم عطا کو بھی کم سمجھتے ہیں۔ خدا یا زیست کی نفس آخر بھی انہیں توقعات پر تمام ہو۔

(اصیحتن یا رب العالمین)

خادم: سید غفر علی رضوی

مقیم حوزہ علیہ السلام

جمہوری اسلامی ایران

سبب طباعت

چونکہ مولائے متقیان غالب کل غالب مطلوب کل طالب حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ولادت با سعادت کو باعتبار سنہ عیسوی چودہ سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس لئے عالمی پیمانے پر غلی مقابلہ، محافل مقاصد و جشن مسرت کے اہتمامات اعلیٰ پیمانے پر کئے جا رہے ہیں چنانچہ ہمارے آبائی وطن بنگال پور میں ۱۹، ۱۶، ۱۲، ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء کو یادگار جشن مولائے دو جہاں نقش قلوب مومنین ہو جانے کے بعد تاباں قائم رہنے والی تحریر سے زمین ترقی اس کمنے کا شرف ادارہ میثم تمار بہرائچ حاصل کر رہا ہے۔ یہ تحریر اب تک کی تمام کتب سے نرالی شان شوکت کے علاوہ ہر سنہ دو سال مرد و عورت کے ذہنوں پر بار بار ہوتے ہوئے بھی اصلاح نفس معاشرہ و ذوق کتب دینی کا بہترین پیغام بے ثبات ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

الاقول غلام الثقلین محتار
الافاضل واعظ حدیث
حوزہ علم الاسلام المصدق کیم پور بہار پور

بیادگار چہارہ صد سال ولادت با سعادت مولائے متقیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اشر

ادارہ میثم تمار بہرائچ۔ یو۔ پی انڈیا

| نمبر | فہرست | نمبر | فہرست |
|------|---------------------------------|------|--------------------------------|
| ۱ | شہادت کا انجام | ۱۸ | صدقہ آسانی بلا کوئی التماس ہے |
| ۲ | امام حسین کی شہادت | ۱۹ | صدقہ سے تمام نحوستیں |
| ۳ | سختی ترین مشغلی | ۲۰ | صدقہ ہر جاتی ہیں |
| ۴ | امام موسیٰ بن جعفر | ۲۱ | صدقہ اور نفاق میں |
| ۵ | ادب و عیر و روضہ | ۲۲ | جتنا نہیں دیتے |
| ۶ | بخیل سے ہر شخص عاجز ہوتا ہے | ۲۳ | کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟ |
| ۷ | بخیل کی دولت بھی دہلی جان ہے | ۲۴ | لوگوں کی گزارشات |
| ۸ | کس کو تک حق ہونا چاہیئے۔ | ۲۵ | کیسے قبول کی جائیں |
| ۹ | نیک نواز | ۲۶ | امام زین العابدین اور بانی پند |
| ۱۰ | گنہگاروں کی ہر ای | ۲۷ | صدقہ دینے سے رنج کیا ہو جائے |
| ۱۱ | غلام سے درخواست کا نتیجہ | ۲۸ | سندہ بدست |
| ۱۲ | سستگوں کے ساتھ | ۲۹ | اس دعا میں تجب خیرات تھیں |
| ۱۳ | علم و جود کی تائیدگی | ۳۰ | دعا کیوں دیریں قبل ہوئی؟ |
| ۱۴ | معاہدہ قدرت | ۳۱ | دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟ |
| ۱۵ | انہیں امام کی طرف سے اعزاز دینی | ۳۲ | بیشد ہستی |
| ۱۶ | کیا مولوں کے علاوہ کسی کو | ۳۳ | سلمان غازی کی مس چیز سے |
| ۱۷ | صدقہ دے سکتے ہیں؟ | ۳۴ | دے رہے تھے؟ |
| ۱۸ | صدقہ اور نفاق میں | ۳۵ | امام بن جعفر کیوں نہیں دیتے؟ |
| ۱۹ | علاوہ سے ہونا چاہیئے | ۳۶ | حقیقی خوف کس تک پہنچا دے گا؟ |
| ۲۰ | صدقہ دیکھنے وال کی حفاظت کرو | ۳۷ | کیا خوف اچھا ہوتا ہے؟ |

| نمبر | داستان | صفحہ | نمبر | داستان | صفحہ |
|------|------------------------------|------|------|-----------------------------|------|
| ۲۳ | مفتی علی رایت کی شہادت | ۵۷ | ۸۸ | انھوں نے اس پر قیام کیا ؟ | ۵۷ |
| ۲۴ | ہیں اور ان کے لئے کیا ہو چکا | ۶۱ | ۵۳ | اس نے قرآن کی تعلیم میں | ۵۳ |
| ۲۵ | رکتے مراد کچھ | ۶۲ | ۹۰ | کیا کیا دیکھا ؟ | ۹۰ |
| ۲۶ | عزت خاندان پر ہونے کے | ۵۵ | ۹۲ | مسلمان استغاثت کیلئے ہیں | ۹۲ |
| ۲۷ | شہاں حال ہے | ۶۴ | ۹۵ | ابو دینار کی استقامت | ۹۵ |
| ۲۸ | بشر حانی کی توبہ | ۶۵ | ۹۶ | ایک مسلمان غلام کی کشتی | ۹۶ |
| ۲۹ | شہید ہاشم | ۶۶ | ۹۸ | اس کا ابو الحجاج کوڑے تھے ؟ | ۹۸ |
| ۳۰ | حقیقی توبہ | ۶۷ | ۱۰۰ | مسلمان کو مستقل غزاع میں | ۱۰۰ |
| ۳۱ | ایک اندھ | ۷۰ | | ہو نا چاہئے ۔ | |
| ۳۲ | نالیوس زہر | ۷۱ | ۷۱ | اس میں اتنی حالت تھی | ۷۱ |
| ۳۳ | ہنگامہ کے لئے بخون توبہ ہے | ۷۲ | ۷۳ | سختی میں توبہ کرنا ہے | ۷۳ |
| ۳۴ | قرآن مجید سے ایک واقعہ | ۷۳ | ۷۴ | قیامت میں عیسیٰ کی سزا | ۷۴ |
| ۳۵ | ہیں ہزار درہم | ۷۴ | ۷۵ | ہم اپنے بھائی کی کشتی تھیں | ۷۵ |
| ۳۶ | سختی میں عیسیٰ کی سزا | ۷۵ | ۷۶ | اس نے عیسیٰ کو مارنے والے | ۷۶ |
| ۳۷ | عالم خوف کا تعداد | ۷۶ | ۷۷ | والے کو سزا دی | ۷۷ |
| ۳۸ | اس نے امام کی قتل کی | ۷۷ | ۷۸ | خدا کے علاوہ کسی پر | ۷۸ |
| ۳۹ | دو تہا اہل بیت | ۷۸ | ۷۹ | میرورہ کہہ | ۷۹ |
| ۴۰ | شیعوں کو ہے | ۷۹ | ۸۰ | ہیں عیسیٰ کے دقت کو | ۸۰ |
| ۴۱ | ایک اور نمونہ | ۸۰ | ۸۱ | بنام مانگنی چاہئے ؟ | ۸۱ |
| ۴۲ | نہت واقعی کیا ہے ؟ | ۸۱ | ۸۲ | ہیں خیر لے کر مانگنی چاہئے | ۸۲ |

| نمبر | داستان | صفحہ | نمبر | داستان | صفحہ |
|------|----------------------------------|------|------|----------------------------------|------|
| ۱۳۱ | حضرت علیؓ کی قبر میں کیا دیکھا ؟ | ۱۱۲ | ۸۵ | حضرت علیؓ کی قبر میں کیا دیکھا ؟ | ۱۱۲ |
| ۱۳۲ | علاء الدین کی کشتی | ۱۱۶ | ۸۶ | علاء الدین کی کشتی | ۱۱۶ |
| ۱۳۳ | بریلو علیؓ پر پھوس کر کے ہیں | ۱۱۷ | ۸۷ | بریلو علیؓ پر پھوس کر کے ہیں | ۱۱۷ |
| ۱۳۴ | لال میں خلائیں | ۱۱۸ | ۸۸ | لال میں خلائیں | ۱۱۸ |
| ۱۳۵ | علیؓ کا اثر | ۱۱۹ | ۸۹ | علیؓ کا اثر | ۱۱۹ |
| ۱۳۶ | خدا کے مطابق بدلہ | ۱۲۰ | ۹۰ | خدا کے مطابق بدلہ | ۱۲۰ |
| ۱۳۷ | ایک عورت کا قصہ اور اس کی کشتی | ۱۲۱ | ۹۱ | ایک عورت کا قصہ اور اس کی کشتی | ۱۲۱ |
| ۱۳۸ | علیؓ کی حالت میں | ۱۲۲ | ۹۲ | علیؓ کی حالت میں | ۱۲۲ |
| ۱۳۹ | علاء کی اہمیت | ۱۲۳ | ۹۳ | علاء کی اہمیت | ۱۲۳ |
| ۱۴۰ | مستبان کا زہر | ۱۲۴ | ۹۴ | مستبان کا زہر | ۱۲۴ |
| ۱۴۱ | حضرت علیؓ کی دوسری داستان | ۱۲۵ | ۹۵ | حضرت علیؓ کی دوسری داستان | ۱۲۵ |
| ۱۴۲ | شیخہ رقییۃ العزیزہ | ۱۲۶ | ۹۶ | شیخہ رقییۃ العزیزہ | ۱۲۶ |
| ۱۴۳ | کیسے آدمی تھے ؟ | ۱۲۷ | ۹۷ | کیسے آدمی تھے ؟ | ۱۲۷ |
| ۱۴۴ | سچ بولنے والا گناہوں سے | ۱۲۸ | ۹۸ | سچ بولنے والا گناہوں سے | ۱۲۸ |
| ۱۴۵ | مستحق رہا ہے | ۱۲۹ | ۹۹ | مستحق رہا ہے | ۱۲۹ |
| ۱۴۶ | خدا توبہ قبول کرنے والا ہے | ۱۳۰ | ۱۰۰ | خدا توبہ قبول کرنے والا ہے | ۱۳۰ |
| ۱۴۷ | اور مسعود بن ہے | ۱۳۱ | ۱۰۱ | اور مسعود بن ہے | ۱۳۱ |
| ۱۴۸ | یہ کہہ لئے مشورہ ہوگا | ۱۳۲ | ۱۰۲ | یہ کہہ لئے مشورہ ہوگا | ۱۳۲ |
| ۱۴۹ | جنت میں حضرت عباسؓ | ۱۳۳ | ۱۰۳ | جنت میں حضرت عباسؓ | ۱۳۳ |
| ۱۵۰ | کی مشرت | ۱۳۴ | ۱۰۴ | کی مشرت | ۱۳۴ |
| ۱۵۱ | حق کے احوال وراثت میں دست | ۱۳۵ | ۱۰۵ | حق کے احوال وراثت میں دست | ۱۳۵ |



۱۔ سخاوت کا انجم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں سے کچھ لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک شخص نے حضرت سے نہایت منسوبی میں بیسودہ گفتگو کر رہا تھا۔ یہ بھیڑا کرشمہ اس کی اس گفتگو سے بہت مضحکہ ہونے پر بالکل ناک کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اللہ میں پر غصہ کے آثار نمودار ہونے لگے۔ آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپ نے اپنا سر جھکا لیا اور نہ زمین کی طرف دیکھنے لگے۔ اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور عرض کی کہ آپ کا یہ وردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ شخص سخی ہے اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ یہ سنتے ہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ ختم ہو گیا۔ آپ نے اپنا سر اٹھایا اور آدمی سے فرمایا: اگر جبریل میرے پروردگار کی جانب سے مجھے یہ خبر دیتے کہ تو مرد سخی ہے اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے تو میں تجھے یہاں سے اس طرح نکالتا کہ تیری داستان ہر خاص و عام کے کئے داستانِ عبرت بن جاتی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ کیا آپ کا پروردگار سخاوت کو دہشت رکھتا ہے؟ آپ

نے جواب میں فرمایا: "ہاں" اس میں نے اسی وقت کلمہ پڑھا اور شہادت دی کہ بے شک سوائے پروردگار کے کوئی خدا نہیں اور آپ اس کے رسول برحق ہیں اس خدا کی قسم جس نے آپ کو نبوت فرمایا ہے میں نے اپنے مال سے آج تک کسی کو پاؤس اور نا امید واپس نہیں کیا (ذریعہ کائنات جزو جہانم ص ۳۵)

۲۔ امام حسینؑ کی سخاوت

عمر بن دینار روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام زید بن اسامہ کی عیادت کے لئے گئے۔ دیکھا کہ زید حالت مرض میں نہایت غم و اندوہ کا شکار ہیں۔ امام علیہ السلام نے سبب پوچھتے ہوئے فرمایا: "اے جان تم کیوں اتنا پریشان ہو۔" حضرت زید نے عرض کی کہ میں ساٹھ ہزار درہم کا مقروض ہوں۔ امام نے فرمایا میں تمہارا قرض ادا کر دوں گا حضرت زید نے عرض کی: "آقا میں بتا ہوں کہ میں ایسا نہ ہو کہ میں مرجاؤں اور قرض ادا نہ ہو سکے۔" امام نے فرمایا: "اے خدا جب تک تمہارا قرض ادا نہ ہو گا تم نہیں مرو گے۔" اور امام نے حضرت زید کی موت سے قبل ان کا قرض ادا کر دیا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: "یادداشت ہوں کی بدترین صفات یہ ہیں کہ دشمنوں سے ڈریں بے سہارا لوگوں اور ناداروں پر رحم نہ کریں۔ اور عطا و بخشش کے وقت غفلت سے کام لیں۔"

۳۔ سخی ترین شخص

ایک مرتبہ ایک اعرابی مدینہ پہنچا اور پوچھا کہ مدینہ میں سخی کون ہے۔ لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کے بارے میں اسے بتایا اور اسی اعرابی کو آپ کی خدمت آنحضرت میں پہنچا دیا۔ اعرابی جب مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ امام علیہ السلام انصار

اور اقرار رہے ہیں۔ وہ اعرابی مدینہ پر تک گیا اور یہ شعر پڑھتے لگا کہ میں نے آپ سے اپنی امیدیں وابستہ کیں اور آپ کے زنجیر و رکوع بخشش کی امید سے کٹا کٹایا وہ آج تک نا امید نہیں ہوا۔ آپ سخی ترین شخص اور یداروں کے مادی اور طبیب ہیں آپ کے والد محترم فاسقوں کو داخل جہنم کرنے والے ہیں۔ اگر آپ کے والد ماجد اور جدناہار نہ ہوتے تو میں جہنم سے کسی طرح نجات نہ ملتی۔

حضرت سید الشہداءؑ نے نماز تمام کی اور جناب قبیر سے فرمایا کہ مال حجاز میں سے کچھ آقا علیہ السلام کے جناب قبیر نے عرض کی کہ ہاں چار ہزار دینار ہائی ہیں امام نے حکم دیا کہ گرجا کر لے آؤ کہ جس کی قسمت کے وہ دینار تھے وہ آگیا ہے جب دینار آگئے تو آپ نے اپنا پیڑ میں اتارا اور اسے اپنے سر پر ڈال دیا کہ وہ دینار سے کچھ لے لے کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر اس کو دے دیتے اور یہ اشعار پڑھتے تھے: "میں قبیر سے سعادت خواہ ہوں، تو اس مقدار کو قبول کر لے۔ میں قبیر سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ اگر آئندہ مجھے کھیر سے ہونے کا موقع ملا شاید یہ حکومت و خلافت کے بارے میں کہنا ہے (مگر تجھے اور مجھ دونوں کا یعنی تیرے لئے شروت کی کمی نہ ہوگی۔ اور آئندہ حال متعین ہے۔ اور اس وقت میرا ہاتھ مانا اقبیاہ سے حال ہے۔"

اعلیٰ اللہ تعالیٰ نے دینار لے لئے اور دونا شروع کر دیا۔ امام نے فرمایا: "جو کچھ تم نے دیا ہے شاید وہ کم ہے۔" اعرابی نے کہا: "خیر مولا! میں اس سے رو رہا ہوں کہ آپ کے یہ سخی ترین ہاتھ زمین میں کسی طرح چھپ سکتے ہیں۔"

مناقب شہر آشوب ص ۴۰

شعیب بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کو سپرد خاک کیا گیا تو آپ کی پشت مبارک پر چھٹے بار گئے۔ امام

زمین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ یہ نشان کیسے پڑے ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ میرے بابائے نبیوں، چاروں اور پوراؤں کے لئے روٹیاں اور گجریاں اپنی پشت مبارک پر رکھ کر تقسیم کرنے کے لئے لے جاتے تھے، یہ اسی کے نشان ہیں۔
(مناقب شہر آشوب ج ۴ ص ۵۷)

۴۔ امام موسیٰ بن جعفر اور عید نوروز

ایک تاریخ نگار نے کہا کہ ایک مرتبہ منصور دوانیقی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ عید نوروز کی مناسبت سے دوبار لگے گا، آپ بھی دوبار میں تشریف لائیے گا، اور جو بھی بد یہ آئے وہ قبول کر لیں، امام نے انکار کرتے ہوئے فرمایا میں نے اپنے جہاد جہاد جناب رسول خدا سے سنا ہے، اس کے بارے میں اس کے متعلق روایات میں بھی دیکھا ہے مگر کہیں پھر نہ پایا۔ یہ رسومات صرف فارس، ایران، والوں کے لئے مخصوص ہیں اور اسلام میں اس کا وجود نہیں ملتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جو چیز اسلام میں نہ ہو ہم اس کو بجا لائیں، منصور نے کہا کہ تم اپنی حکومت کی سیاست کے لحاظ سے یہ دوبار لگائیں گے، آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس میں ہماری موافقت فرمائیں، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام روز عید دوبار میں تشریف لائے اور ایک جگہ بیٹھ گئے، امراء اور حکامات کے عہدے دار آئے اور مبارک باد پیش کر کے اور عید و غمرہ لائے، وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے منصور نے ایک غلام کو مہینہ کر دکھا تھا کہ اگر کوئی شخص امام کی خدمت میں کچھ عید پیش کرے تو وہ اسے رکھتا ہے جب سب امراء اور رؤساء آگئے تو آخر میں ایک ایک بوڑھا غریب شخص آیا اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ میں ایک غریب آدمی ہوں میرے پاس مال دنیا سے کچھ نہیں ہے، جو یہاں پیش کرتا مگر میں اسے ماروں، جو میرے

جذبتے آپ کے جہاد امام حسین کی شان میں کہتے تھے اور وہ یہ ہیں۔

ترجمہ: ”مجھے ان تیرہ حادثوں اور اس پر تعجب ہے کہ لوگوں نے آپ (امام حسین) کے جسم مبارک کو ہر طرف سے گھیر لیا باوجودیکہ مظلومیت کے گرد و غبار آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور میں اس بات پر تعجب ہوں کہ ہر کس طرح آپ کے جسم نازنین میں پیوست ہو گئے جب کہ اہل بیت ائمہ ہدیہ گرامی کماں تھے۔ اور جناب رسول خدا اور مولائے کائنات کو پکار رہے تھے کیوں کر وہ تیرا پس میں ٹکرائے نہ ہو گئے اور آپ کی عظمت و جلالت کے باوجود وہ تیرا آپ کے جسم مبارک تک کیسے پہنچ گئے، امام نے فرمایا کہ میں نے تیرا یہ قبول کیا۔ اب تو بیٹھ جا، اس کے بعد آپ نے اس شخص کو دعائیں دیں، پھر غلام کے ذریعہ غلام کو بھیج کر معلوم کروایا کہ اس مال کا کیا مصروف ہے؟ منصور نے جواب میں کہا کہ یہ تمام مال آپ کے اختیار میں ہے، آپ جہاں چاہیں خرچ کریں، امام موسیٰ کاظم نے اس پر مرد اسے فرمایا کہ تو سارا مال بے جا یہ سب میں سے مجھے بھتا۔
(مناقب شہر آشوب ج ۴ ص ۵۸)

۵۔ بخیل سے ہر شخص عاجز ہوتا ہے

ایک کج خلق آدمی نے ایک مرغ حلال کر کے اپنے غلام کو دیا اور کہا اگر اس کو خوب مزے دار لگا تو میں تم کو آزاد کروں گا، غلام نے تمام تر کوشش بروئے کار لا کر مرغ پکا کر شام آقا کے قتل کے مطابق آڑا دھو جائے، رجب کھانا تیار ہو گیا تو اس کج خلق شخص کے سامنے پیش کیا کج خلق نے مرغ چھوڑ کر بالی سب مصالحت کرکھا لیا اور غلام سے کہا اگر اسی مرغ سے بہترین برائی پکاؤ تو تم کو آزاد کروں گا، غلام نے دوبارہ کوشش کر کے برائی پکا لی، لیکن کج خلق

نے گوشت چھوڑ کر سب کچھ کھا لیا اور غلام سے کہا اگر اس گوشت سے ملیم تیار
کر دو تو تم کو آزاد کر دوں گا، غرض کہ کچھ سو آدمی نے ایک ہی موش سے طرح طرح
کے منبے دار کھانے پکوائے لیکن مرغ پھوڑو تیا تھا، آخر کار غلام نے تنگ آ
کر کہا کہ آقا میں آزاد نہیں ہونا چاہتا۔ آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس مرغ کو آزاد
کر دیں یعنی کھا کر ختم کر دیں، تاکہ آپ کی طرف سے کم از کم اس مرغ کو تو حلیتاً ہی
حاصل ہو جائے۔

۶۔ تخیل کی دولت بھی وہاں جان ہے

ابو امامہ ہاشمی سے مروی ہے کہ ایک روز ثعلبہ بن حاطب انصاری بنی ہاشم
رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! عاکرم بن زید کو
مجھے دولت مند بنادے، آپ نے قسم دیا کہ وہ غوراً مال جس کا تم شکر خدا کو
کرتے ہو اس پر بارہ مال سے کہیں بہتر ہے جس کے حساب و کتاب میں الجھ کر تم
شکر پروردگار کا بجالانے سے قاصر ہو۔ یہ سن کر ثعلبہ چلا گیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے
بعد دوبارہ آیا اور اپنے مدعا کی تکرار کی۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تم میرے
پیر و درماتے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا کی قسم اگر میں چاہوں کہ تمام ہاشمیہ
نے سونا بن جائیں تو ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر ثعلبہ پھر چلا گیا لیکن تیسری
مرتبہ پھر آیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے دعا کیجئے، اگر یہ دردمند کا مجھے دولت دینا
تو میں کسی کا حق دینے میں تاخیر نہ کروں گا۔ مگر جس کا حق ہو گا۔ جناب رسول خدا
نے دعا فرمائی، پروردگار ثعلبہ کی مال امداد فرما، ثعلبہ دلچسپ گیا اور چند چھوٹی سی

مستحقین

خبر میں پلچکاں دن بعد پھیڑوں میں اس طرح اضافہ ہوا جیسے چوڑیاں اندر سے بچ
ہیں اور بچے پیدا کرتی ہیں، ابتدا میں ثعلبہ پانچویں وقت کی نماز میں حساب
رسول خدا کی اقتداء میں پڑھتا تھا۔ جیسے جیسے پھیڑوں میں اضافہ ہوتا گیا اس
نے نماز جماعت میں شرکت کم کر دی۔ یہاں تک کہ صرف ظہر اور عصر کی نماز
کے لئے مسجد آئے لگا، اور باقی نمازیں بھیڑوں کے آماجگاہ بنی پڑھ کر یا کرتا تھا۔
آہستہ آہستہ بھیڑوں کی زیادتی نے اسے اس منزل تک پہنچایا کہ وہ روزانہ
جمعہ کے دن مدینہ آتا اور نماز میں شرکت کرتا اور باقی دنوں میں بھیڑوں کی
رہائش گاہ ہی پر نماز پڑھ لیتا، اس عمل کو بھی کچھ عرصہ میں چھوڑ دیا۔ لیکن پھر
بچنے میں ایک بار راہ چلتے افراد سے مدینہ کا حال معلوم کر لیا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ پیغمبر نے لوگوں سے ثعلبہ کا حال پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ اس
کے پاس اتنی کمزرت ہے بھیڑیں ہو گئی ہیں کہ قریب و جوار میں ان کے رکھنے کی جگہ
نہیں، البتہ اوہ مدینے سے دور چلا گیا ہے۔ آنحضرت نے تین مرتبہ فرمایا ثعلبہ
پر دانے ہو، ثعلبہ پر دانے، ثعلبہ پر دانے ہو۔ کچھ عرصے بعد آیتہ زکوٰۃ نازل
ہوئی۔ پیغمبر اکرم نے وہ افراد کو جن میں سے ایک بنی سلیم اور دوسرا بنی جہنیہ
سے تھا زکوٰۃ کی وصولیاتی کے لئے مقرر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ ثعلبہ اور دیگر
افراد سے زکوٰۃ لے لیں اور ساتھ ہی ایک نوشتہ بھی ان دونوں کو دیا۔ وہ لوگ
ثعلبہ کے پاس آئے اور اسے حکم نامہ پڑھ کر سنایا، ثعلبہ نے کچھ دیر سوچا اور
کہا کہ یہ تو مجھے جزیرہ یا شہیدہ جزیرہ معلوم ہوتا ہے۔ تم لوگ پہلے دوسروں سے
وصول کر لو پھر میرے پاس آنا۔ وہ لوگ وہاں سے بنی سلیم کے ایک آدمی کے پاس
آئے، اس نے جب آیتہ زکوٰۃ کے متعلق سنا تو اپنے اذنوں میں سے بہترین آدمی
تلاش کر کے ثعلبہ زکوٰۃ ان کے حوالے کر دیئے۔ ان دونوں نے اس سے کہا کہ تم

نے مجھے اس وجہ سے منع کر دیا ہو کہ ممکن ہے کہ مجھ سے شستی ہو یا کسی کا حق غصب
کروں۔ لیکن یہ دو بار فان کی خدمت میں جاؤں گا اور عہد کروں گا کہ مجھ سے
ایسا کام سرزد نہیں ہوگا کہ میں کسی پر ظلم کروں۔ یا کسی کا حق غصب کروں۔ لہذا دوبارہ
امام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں خیال ہے کہ شاید آپ نے اس وجہ
سے مجھے اس کام سے منع کیا ہے کہ آپ اس بات سے ڈرتے ہوں کہ لوگوں پر
مجھ سے ظلم ہوگا۔ لیکن میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں کسی پر ظلم کروں تو میری بیوی اسی
وقت مجھ پر حیرت انگیز ہو جائے گی اور جتنے کینے اور غلام ہیں وہ سب آزاد ہو جائیں
گے۔ اور میں خود بھی بخیر و عدالت سے خارج ہو جاؤں گا۔ امام نے کہا کیا یہ میں سے
پھر اپنی قسم اور عہد کو دہرایا۔ امام نے اس وقت اپنا سر مبارک آسمان کی طرف
اٹھایا اور فرمایا: *رَضَاوَالْاَسْمَاءُ عَلَیْكَ مِنْ اِلَہِکَ* یعنی اس
دور میں کسی جنگ کا حاکم ہونے سے زیادہ آسان آسمان کی بلند یوں پر پہنچ جانا ہے
مطلب یہ تھا کہ برگزین نہیں ہے کہ تم حاکم بن جاؤ، اور کسی پر ظلم نہ کرو۔ ایسا ہو ہی
نہیں سکتا۔ (فسرہ کالی، جزء پانچواں ص ۱۸)

۱۳۔ صاحبان قدرت

زیادہ دین الی سلمہ کہتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام مولیٰ کاظم علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام نے مجھ سے پوچھا: زیادہ تمہارا سلطنت میں مل دخل
ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! امام نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا لوگوں پر میں احسان
کرتا ہوں اور غریبوں کا مدد کرتا ہوں۔ کیوں کہ میں نے انہیں اس بات کا عادی
بنادیا ہے۔ لہذا اس کو ترک نہیں کر سکتا۔ وہ میری جانب میرے بیوی اور بچے
میں اور ان کے لئے کوئی اور وسیلہ اس کے علاوہ نہیں ہے۔ امام نے قسم دیا

اگر مجھے کسی بہانہ کی چوٹی پر گرا دیا جائے اور میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ تو یہ
مجھے پسند ہے کہ مجھے ایسے افساد (یعنی ظالم) کے لئے کام کرنا پڑے۔ اور اگر
مجھے ان کے گھر پر قدم رکھنا پڑے تو میں بہانہ سے گزرا پسند کروں۔ اگر ایک صورت
ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ امام نے فرمایا کہ دالائے شریعت جس عہد میں
ادھارت اسودہ اور قضاء دین (وہ یہ کہ یا تو کسی شخص کو (ظالموں کے ظلم
سے) نجات دلانے کے لئے یا اس کے کام میں مدد اور اس کی تزاوی کے لئے
یا اس کا قرض ادا کرنے کے لئے۔ زیادہ باطل امور ہیں حکومت کے عہدیداروں
کا روز قیامت آسان ترین مرحلہ یہ ہوگا کہ ان کے چاروں طرف آگ کی چاک
کھری کر دی جائے گی اور وہ چاروں وقت تک رہے گی جب تک پروردگار کی
ایک شخص کا حساب نہ کرے گا۔ زیادہ اگر اس مملکت میں عہد سے دار خود تو اپنے
بھائیوں سے شکیں کر دے ان کا رخا ہوں کے ساتھ رہتے ہوئے جو اعمال انہیں
دینے میں اور گناہگار ہو گئے ہوں تو ان کی کوئی بھی وجہ نہ دے گا وہ دھل جائیں گے۔
زیادہ لوگوں میں سے ہر شخص خود کو ہمارے تابع اور ماننے والوں میں شمار کرتا
ہو۔ اور ان لوگوں کے لئے (عباسی خاندان کے لئے) کام کرتا ہو اگر اپنے اور ان
کے درمیان لوگوں کی حاجت برآ رہی کا اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے
برائی کا قائل ہو اس سے کہہ دو کہ اگر تم ان امور میں اپنے آپ کو پسند و ان
دال محمد میں سے سمجھتے ہو۔ تو یہ سب مجھوٹ ہے اور ایک دعوئے بے جا ہے
زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔ زیادہ! جب تم کو عوام الناس پر قدرت اور اختیار
حاصل ہو جائے تو یہ بات یاد رکھنا کہ کل روز قیامت پروردگار بھی تم پر قہر
رکھتا ہے۔ اور یہ بات بھی تمہارے پیش نظر ہے کہ جو نیکیاں تم نے لوگوں پر
کی ہیں ہو سکتا ہے انہیں تم بھول جائو اور وہ لوگ بھی بھول جائیں جن پر تم نے نیکیاں

کی ہیں۔ لیکن یہی نیکیاں روز قیامت باقی رہ جائیں گی اور تمہارے کام آئیں گی۔
(فردوس کا کافی ص ۱۱۴)

۱۴۔ انہیں امام کی طرف سے اجازت تھی

حضرت علی بن یقین۔ امام صادقؑ اور امام موسیٰ بن جعفرؑ کے زمانے میں شیعیان اہلبیت اطہارؑ میں سے تھے۔ وہ ہارونؑ کے ذریعہ ہونے کی وجہ سے اپنے مذہب کو پھیلانے پورے تھے اور فقیر کہتے تھے۔ اس کے باوجود اکثر وسیع بہت سے اموال امام صادقؑ اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجتے رہتے تھے۔ کبیر بن محمد اشعری کہتے ہیں ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا میں نے گذشتہ سات پروردگار سے دعا کی کہ پروردگار علی بن یقین کو ہمیں بخش دے۔ پروردگار نے بخش دیا۔ اسی وقت سے علی بن یقین نے مال دولت اور حجت کا اظہار ہم سے کیا اور اسی وجہ سے دنیا و آخرت میں سرفراز ہوئے۔ پھر فرماتے ہیں کہ کثیر ایسا سائبک علی بن یقین نے، ایک لاکھ درہم سے عین لاکھ درہم تک امام کی خدمت میں عہد پر بھیج دیئے۔ جس کو امام نے فقراء و مؤمنین اور اپنے غریب رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ علی بن یقین نے ابو میں جب کلام موسیٰ کاظمؑ پر میں تھے اختلاف قرار گئے۔

علی بن یقین نے ایک مرتبہ امامؑ سے پوچھا کہ آپ کہیں تو ہیں و رات سے انتظار دے دوں اور اس کام سے کنارہ کش اختیار کروں۔ امام نے اجازت نہ دی۔ اور فرمایا۔ علی! استعفی نہ دیتا۔ ہم تم سے انس و محبت رکھتے ہیں۔

مذہب عباسی کا خلاصہ نوادہ... ج ۱ اول عشر

و جب کہیں ہمارا ساتھ تم سے ملے گا میں وقت تمہارے دوسرے بھائی بھی تمہارے اس فلاہری قیام اور عہدہ کی وجہ سے عزت و تہرور رکھتے ہیں اور محضر جمعیہ اور شاید پروردگار تمہارے وسیع سے کسی کو کوئی دینی و دنیاوی فائدہ پہنچائے اور اس کی پریشانی کو حل فرمائے۔ ممکن ہے اسی وجہ سے غافلان کے کدے اور بھین و عداوت کی آگ کو خنڈا کر ڈالے۔ عمل ایسے اور میں کام کرتے کا کفار یہ ہے کہ تم دینی بھائیوں سے نیکی کرو۔ اگر تم ایک کام کو انجام دو تو میں تمہارا حق چیزوں میں ضمانت ہوں تم کو کہ تم جب بھی اپنے کسی دینی بھائی سے ملو تو اس کی جنت کو پورا کرو اور اس کے ساتھ نیکی کرو۔ میں بھی ضمانت دیتا ہوں کہ تم کسی وقت قید شہر نہیں رہو گے۔ اور نہ ہی تم پر تلوار ڈھالی جائے گی۔ اور نہ تم کہیں کسی کے محتاج ہو گے۔ اور نہ فقر و تنگدستی کا مصیبت ہی نہیں دیکھو گے۔ علی! جس موسیٰ کو خوش کرے گا نہ سب سے پہلے خدا پھر میں کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں نے پھر تم کو خوش کیا

۱۵۔ کیا مؤمن کے علاوہ کسی کو حشر دے سکتے ہیں؟

محل بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ رات میں جب ارشاد ہو رہی تھی میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ لیٹے گھر سے باہر نکلے اور زلزلہ بنی ساعدہ کی طرف مقلانہ ہوئے۔ میں میں ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ راستے میں امام کی کوئی چیز زمین پر گر کر شری امام نے فرمایا (بسم اللہ) اللہ تعالیٰ علینا (پروردگار میری گم شدہ اشیاء مجھے مل جائیں۔ میں ان کے قریب گیا اور سلام کیا۔ امام علیہ السلام

لے ایسا سا بھائی جس میں بے گھر و فساد رہتے تھے۔

نے پوچھا تھی کہ میں نے کہا میری جان آپ پر نذر میں مغل ہوں۔ ماتم نے
فسر ایسا لاشی کر دیا۔ یہاں جو کچھ ملے مجھے دے دو۔ میں نے تو شخص کو بنا شروع
کیا تو۔ بھلا کہ کال روٹیاں زمین پر کبھری ہول میں جتنی روٹیاں مجھے مل سکیں میں
نے جمع کر کے ماتم کی خدمت میں پیش کر دیں۔ ماتم کے پاس دیاں ایک بڑا
بوریا تھا جس میں روٹیاں بھینس رہی تھیں اور وہ بوندیہ، ننا جھڑوا کہ اس کو ٹھکانا میرے
لئے بھی بہت دشوار تھا۔ میں نے ماتم سے عرض کی مجھے حاضرت دیں کہ میں اس کو
اٹھا لوں، ماتم نے فرمایا میں خود اس کا ستر دار رہا کہ اس سامان کو اٹھاؤں۔
یہ سن کر تم اتنا کر دے میرے ساتھ نذرانہ ملے ماعدہ تک چلو جب ظلمہ بنی سادہ پیچھے
تو دیکھا کہ کچھ لوگ سو رہے ہیں۔ اس حالت میں ماتم جعفر صادق ایک ایک فریاد
کے پاس جاتے اور ایک ایک یا دو عدد روٹیاں رکھتے۔ اس طرح ہر شخص تک
روٹی پہنچتے ہوئے ہم لوگ اپنی سادہ سے ماہر نکل آئے۔ میں نے سوال کیا
کیا یہ لوگ آپ کے حق کو پہچانتے ہیں؟ اور شیخہ ہیں؟ ماتم نے فرمایا اگر یہ لوگ
حق کو پہچانتے ہوتے تو ان کو روٹی کے سب قدر تک بھی دیتا۔ اشاہ سطور
یہ ہو کہ ان لوگوں کو اپنے گھر پر ایک دسترخوار پر بٹھا کر کھانا کھلا تا کہ اس سے
لوگوں پر دروگاہ۔ نے جو جیہ جی پیدا کی ہے اس کے لئے ایک خستہ روٹی بھی کی ہے
مگر خستہ ایسی جینے ہے کہ پر دروگاہ کا خود اس کا نانا اور نگہب ماہی۔ میرے والد
رعین امام باقرؑ جب بھی صدقہ دیتے تھے تو صدقہ مال کو دے کر دے پس سے
پینے تھے اور اس کا چہرہ مس اور سو گھٹتے تھے اور دوبارہ اس مال کو دے دیتے
تھے۔ رات میں صدقہ دینے سے خدا کی ناراضگی منتہی ہوتی ہے۔ گنہ گار ہوتے
اور دروہ قیامت حساب میں آسانی کا باعث بنتا ہے۔ اور دل میں صدقہ دینے
سے عمر اور مال میں فائدہ ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے

کے رے سے گزرتے تھے اور روٹی توڑ کر دیں اور پانی ڈالتے چارہ سے تھے۔ ان
کے حواریوں میں سے ایک نے پوچھا کہ آپ روٹی دے رہے ہیں کیوں ڈالتے رہے ہیں
حالا نگہ بردل آپ کی غذا ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا اس نے دی رہا میں
ڈال رہا ہوں کہ دریائی مانگوں میں سے کسی کی غذا بن جائے۔ اور خداوند عالم
کے حضور اس عمل کا بہت بڑا ثواب ہے۔

۱۶۔ صدقہ اور اتفاق مال حلال سے ہونا چاہیئے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے سنا کہ احمد
سنت والجماعت ایک شخص کا بہت احترام کرتے ہیں اور اس کی بہت تعریفیں
کرتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اس سے اس طرح ملو کہ وہ مجھے ہوا نہ سکے۔
اتفاق سے ایک روز اسے دیکھا کہ بہت لوگ اس کے گرد بیٹھے ہیں۔ لیکن وہ ان
سے کلام نہ کر رہا تھا۔ اور ایک کپڑے سے وہ اپنے چہرے کو ناک
تک چھپائے ہوئے مستقل اس کو شش میں تھا کہ کسی طرح ان کے درمیان سے
اٹھ جائے۔ بالآخر ایک طرف سے ان کے درمیان سے اٹھ کر نکل گیا۔ میں اس
کے پیچھے پیچھے چلا اور اس کے عمل کو دیکھتا رہا کہ آپس با دوا کی دوکان پر پہنچے
نواں اس کی طرف سے غافل تھا۔ تو وہ موقع پاتے ہی پیچھے سے اور وٹیاں دے
کر مل دیا کچھ دو روٹیاں دے کر دیکھا کہ ایک شخص انا رہی رہا ہے اس کی نظر چلتی
ہی اس شخص نے دو عدد روٹیاں اٹھائیں۔ ماتم فرماتے ہیں کہ مجھے بہت تعجب
ہوا کہ یہ شخص چوری ہوں کر رہے۔ بالآخر اس سے مل دیا ایک مریض کے پاس

۱۷۔ عسکر کا بیرو چارہ مہر

گیا اور میں کو وہ دونوں روٹیاں اور تار دے دیئے میں اس کے پیچھے ہی چلتا رہا یہاں تک کہ مشہرے باہر نکل گیا۔ وہ جانتا تھا کہ ایک گھر میں داخل ہو، میں اس کے قریب پہنچا اور اس سے کہا کہ اسے بندہ خدا میں نے تیری بہت شہرت سن لی تھی اور جانتا تھا کہ تجھ سے طوں مگر میں نے تیرے اندر ایک ایسی چیز دیکھی کہ مجھے اپنا سارہ بدنامی پڑا ہے۔ اس نے پوچھا آپ نے مجھ میں کیا کچھ؟ میں نے کہا کہ تو نے دو عدد دروٹیاں اور دو تار چرائے، میں نے مجھے مزید پوچھنے کا موقع نہ دیا اور پوچھا آپ کو کون ہیں۔ میں نے کہا میں خدا کا رسالت سے ہوں میرے دشمن کے بارے میں پوچھا میں نے کہا عرینہ تو وہ لولا آپ شاید جو عفرین محمد بن علی بن حسین (علیہم السلام) ہیں میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا آپ کو اس رشتہ اور نسبت سے کیا فائدہ ہو گا کہ آپ جاہل ہیں۔ اپنے اجداد کے معلم سے بے بہرہ ہیں (معاذ اللہ) میں نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگا اس نے کہا آپ سے قسم میں عید میں یہ بھی نہیں پڑھا کہ پروردگار فرماتا ہے: من جاء بالحسنة فله عشرہ امثالہا ومن جاء بالسئۃ فله مثلہا جزیۃ (الاسلام) اگر کوئی نیک کام کرے گا تو ایک نیک پر دس گنا ثواب ملے گا۔ اور کوئی بد کامی اگر سے گا تو اس کو میں برائی کے برابر ہی گناہ ملے گا اور عذاب میں مبتلا ہو گا۔

میں نے دو دروٹیاں اور دو تار پڑانے اس صورت میں میں تے چار گناہ کئے لیکن کیوں کر میں نے ان کی اور وہ خدا میں مرے کو دے دیئے۔ مگر اس آیت کی روش سے مجھے چاہیے نیک کام میں اب چاہیے نیک کام میں سے چار گناہ کم کر دیں تو چھتیس نیک کام کا پھر بھی میں طلبگار ہوں اما غفر ماتے ہیں میں نے کہا (و شکلتک اھلک) تیری دل تیرے نام میں بیٹھے تو قرآن سے بالکل بے بہرہ اور جاہل ہے کیا تو نے نہیں سنا کہ پروردگار فرماتا ہے (فمن یقبل اللہ من متقی)

بے شک پروردگار متقیوں کے اعمال کو قبول کرتا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو نے دو دروٹیاں اور دو تار چرائے تو چار گناہ ہوئے اور کیوں کہ یہ خدا کا اجازت کے بغیر وہ مال تو نے دوسرے کو دے دیا لہذا چار گناہ مزید ہو گئے وہ شخص مجھے غور سے دیکھنے لگا۔ میں نے اس کو دھماکے والی پرچھوڑا اور وہاں سے چل دیا۔

۱۔ اصرار سے کرانے مال کی حفاظت کرو

امام صادق (ع) فرماتے ہیں کہ جناب سرور کائنات اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے وہاں سے ایک یہودی گذرا اور اس سے پیغمبر سے کہا سلام علیک۔ حضور اکرم نے فسر مایا، علیہ۔

اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے کہا تھا کہ (نعم ذہانت) آپ نے مرعائیں، مگر نبی نے فرمایا میں نے بھی اس کو یہ جواب دیا کہ کو میرے پھر فرمایا کہ اس شخص نے پیٹھ پر ایک کالا سانپ لٹا رکھا اور یہ مرعائے گاہی دیا اس سے چھو گیا اور تنگی سے سوچیں مگر اسے جمع کیں اور فرمایا اسے یا جب جناب رسول خدا کے سامنے سے گذرے لگا تو آپ نے فرمایا مگر ان کو زمین پر رکھ دے۔ اس نے مکتوبات میں پر رکھ دیں۔ تو دیکھا کہ اس میں ایک کالا سانپ بیٹا اور اپنے منہ میں ایک لکڑی دبا رکھے ہوئے ہے پیٹھ پر اس نے یہودی سے پوچھا آج تم نے کیا کیا؟ کہنے لگا میں نے کچھ نہیں کیا۔ جب لکڑیوں کو جمع کر دیا تو میرے پاس دو دروٹیاں تھیں۔ ایک میں نے خود کھالی اور ایک روٹی

الحمد لله الذی هدانا لهذا

الحمد لله الذی هدانا لهذا

ایک فقیر کو صدقہ کروں آج بھانجے نے فرمایا بس اس میں صدقہ کی وجہ سے تمہاری جان بچ گئی! اصدقہ صدقہ میت استیسا و صلب الاناس

۱۸۔ صدقہ آسمانی بلا کو مالتا ہے

ایک مرتبہ ایک فقیر انتہائی فقیر سا مان لے کر تجارت کے لئے جا رہا تھا۔ سام صاف میں اس کا غلہ میں تھے۔ راستے میں طلائع میں آگے کچھ ڈاکو ہیں جو تانے لوبوٹے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس جبر کے سننے سے تانے والے اپنے خوفزدہ ہو گئے کہ ترس و وحشت ان کے چہروں سے عیاں ہونے لگی۔ امام صادق علیہ السلام لوگ کیوں گھبرا رہے ہو ورنہ وجہ ہے کہ اتنے خوف زدہ ہو گئے ہو۔ بقی غلہ والوں نے کہا ہم لوگ بہت قیمتی سامان لئے ہوئے ہیں اور ہمیں خوف ہے کہ ان کو ہمارا سامان نہ چھو لیں کیا یہ ممکن ہے کہ یہ سامان ہم آپ سے حوالے کر دیں۔ جب ڈاکوؤں کو معلوم ہو گا کہ یہ سامان آپ کا ہے تو شاید روٹیں۔ امام نے فرمایا تم کو یہ کیسے پتہ چل کر وہ ہمارا سامان نہیں لوٹیں گے شاید وہ لوگ میری امانت لے آئے۔ اس صورت میں فروگوں کا مار بجا وجہ مالتا ہو جسے کما قائلہ۔ الوہ نے پوچھا پھر موم کی کریں۔ کیا یہ بہتر ہے کہ ہمارا سامان بڑے بڑے گڑھے کے کنارے کھڑا کر دیں چھپا دیں۔ امام نے فرمایا اس صورت میں تو زیادہ مہلک ہے کہ سامان جلد ہی شناخت ہو جائے۔ یا لیکن ہے کسی کو معلوم ہو جائے اور وہ اس سامان کو اگلا مے جلے۔ یا یہی میرا تم لوگ وہ جگہ بولنا جہاں ہاں چھپایا ہو۔ سب نے کہاں چھپیں یا کتنا چھپائے

ملہ قدر و عکان جسزہ ۳۴ حدیث

امام نے فرمایا تم یہاں سامان اس کے ذمہ کرو جو تمام ملاؤں اور محبتوں سے بچائے والا ہے۔ وہ میری چیزیں برکت دینے والا ہے۔ اس طرح سے کرو دنیا میں جو اس کی قیمت ہے اس سے کہیں زیادہ منافع ہو اور ایسے وقت میں تم کو واپس لے جب تم کو اس کی قیمت ضرورت ہو تو سارے پوچھا وہ کوں ہے؟ امام نے فرمایا وہ پروردگار ہمارا ہے۔ قائلے وئے نے لگے سس کے جوئے کیسے کریں۔ امام نے فرمایا کہ تم جاؤ اور فقیروں کو صدقہ کرو اور قائلے والے بولے یہاں تو کوئی بھی فقیر و مسکین نہیں ہے کہ اسے دے سکیں۔ فرمایا تم لوگ عہد کریں کہ ایک سال حقد صدقہ دو گئے تاکہ پروردگار اس چیز سے تم لوگوں کو بچائے۔ جس سے تم ڈرنے سے خود قائلہ والوں نے ایسا کیا۔ امام نے فرمایا اب ہمارا مال خدا کے سپرد ہے۔ اپنے ہتھ پر پڑھ رہو۔ ابھی یہ لوگ کچھ جتن بڑھے تھے کہ دیکھا تو کو بیٹھے ہوئے ہیں۔ قائلے والے بیڑے گئے۔ امام نے فرمایا اب کیوں؟ قائلے نے فرمایا کہ لوگوں کا سامان تو پروردگار سے ہے جیسے ہی ڈاکوؤں نے اسے جھپٹ لیا تو حقد صدقہ لے کر دیکھا کہ آگے بڑھے اور امام کی دست بوسی کے بعد چھٹے گئے کہ کثرت شب ہم نے حضور سرور کائنات کو موب میں دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھوڑوں کے اتر کر تم لوگ امام معصوم صادق کے پاس جاؤ۔ اب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں تاکہ آپ دشمنوں اور اہل نفاق سے محفوظ رہیں۔ امام نے فرمایا یہاں نہایت ضرورت نہیں ہے جس نے میں نہیں چھپایا۔ چاروں دوسرے قاصد سے بھی جائے گا وہ لے لے۔ امام نے فرمایا کہ میں نے کئی سالوں سے پتہ چلے کہ ایک سال حقد صدقہ کرو اور سامان کو ضرورت کیسے میں نہیں دیکھتا۔ امام نے فرمایا کہ تم لوگ آپس میں کہتے تھے کہ امام کی ہمدردی سے کتنے

ہر اس کے بعد اس روش کو ہمیشہ جاری رکھنا۔

۱۹۔ حدیث سے تمام نحوستیں دور سوجاتی ہیں

امام صادق فرماتے ہیں میرے اور ایک شخص کے درمیان کچھ زمین تقسیم ہوئی تھی وہ شخص علم غلام جانتا تھا اس نے تقسیم میں دیر کر کہ جب اس کا ستارہ مروج ہوگا تب تقسیم ہوگی تاکہ اسے فائدہ ہو اور زیادہ زمین سے۔ بالآخر اس نے وہ دن اور وقت طے کیا کہ جس دن اس کے عتقاد کے مطابق اس کا ستارہ بند کی پرستیا اور اسے فائدہ ملتا رہا۔ پھر تقسیم ہوتا۔ وہ وقت وغیرہ طے کر کے یہاں زمین تقسیم ہوئی لیکن مجھے زیادہ ملے ہو۔ یہ دیکھ کر اس نے انکسوں کی دہشت سے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور بولا: (اس امر امت کا رسم تھا) آج کا جسما نحوستوں میں ہے مجھے بھی نہیں دیکھیں میں نے پوچھا کیا ہوا؟ کہنے لگا میں ستارہ شد میں میرا اور ایک اچھی گھڑی میں رہا ہے گھر سے نکلا تھا برسرِ گھر آپ کے لئے منتخب کی تھی مگر میں نے کچھ رہا ہوں کہ کام آنا ہو کہ بیت۔ آپ فائدے میں رہے اور مجھے حصار دہنا اہم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں کہیں وہ حدیث سناؤں گا جو مجھے میرے والد ماجد نے تقسیم دی تھی؟ وہ کہنے لگا فرمائیے، تو میں نے کہا حباب رسول خدا صلعم سے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ پروردگار کا عام دیا بھرے سے نحوست اور پرستی سے پاک ہو، درمیان سے چاہیے کہ اس دن صبح کے وقت صدقہ دے۔ اور اگر چاہے کہ رات بھر پڑھنا یا اس اور نحوستیں اسی سے دور رہیں تو شام کے وقت صدقہ دے۔ میں حباب گھر سے نکلا تو میں نے صدقہ دیا تھا چھ صدقہ دینا تمہارا

سے علم غلام سے لاکھ درجے بہتر ہے۔ شاکر یا خوب کہتا ہے کہ ع
ن توفی بچوں خدمت محتاجاں کن
بدن یا دردی یا منگی یا قعدی

یعنی جب تک تم دنیا میں جو حق اللہ و درہر طسرح سے محتاجوں کی مدد کرتے رہو، چاہے ال سے امداد ہو یا تقریر و تحریر کے ذریعے، یا ان کی آواز پر آواز بلند کر کے ان کی مدد ہو سکے۔

۲۰۔ حدیث اور اتفاق میں جتنا نہیں چاہیے

ایک شخص حدیث امام محمد تقی علیہ السلام کی حدیث میں اس حالت میں حاضر ہوا کہ خوشی کے چہرے سے عیاں تھی امام نے پوچھا تم آج کیوں اتنے خوش ہو کہتے ہو؟ یا رسول اللہ! میں نے اپنے والد ماجد سے سنا ہے کہ جہنم میں ان لوگوں کے لئے وہ ہے جس دن وہ اپنے برادرِ حوس کو صدقہ دے۔ اور اس کے ذریعے کسی بندہ خدا کی مدد ہو اور وہ دن اس کے لئے خوشی کا دن ہے آج تو میرا برادر اب دینی میرے پاس آئے تھے امام نے چارے غریب اور یتیموں کو لئے تھے۔ میں نے ان کی خدمت کی، اور ان لوگوں کی کچھ مدد کی، اس لئے آج میں بہت خوش ہوں امام نے فرمایا: مجھے میری جان کی قسم تمہاری یہ خوشی اس وقت سزاوارت ہے جب کہ تم اپنے اس عمل کو ابھی یا اس کے بعد دینا ضائع نہ کر بیٹھو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میرا نیک عمل کیسے ضائع ہو سکتا ہے جان کر کہ تمہارے کے خاص شیعوں میں سے ہوں۔ امام جو ان کے فرمایا کہ تم نے ابھی نیک اور عظیم

نادر بھائیوں کی مدد کا صلہ ملے، لیکن مرید کو دیا اس نے یوچیا کیسے؟ تمام
 نے قسم یاد اس آیت کو پڑھو (وَلَا تَقْبَلُوا صَدَقَاتِهِمْ حَتَّىٰ يَصِلُوا إِلَىٰ الْبَيْتِ)
 لیکن اپنے صدقہ کی کوئی نظر کر کے اور لوگوں کو اتنا دے کہ وہ بیعت کر لیں اور مرید کو
 وہ شخص بڑا میں لے جیسا کہ خدمت اور مدد کی ہے، اور یہ بتایا ہے اور نہ ہی
 کوئی تکلیف یا آیت دی ہے، انا تم سے آیت کی تفسیر چاہتے ہیں کہ کیا اگر کوئی
 اس آیت سے یہ سمجھتا ہے کہ مرید کو کوئی صدقہ دینا ہے ان پر جتنا کرنا ضرور ہونا
 کر کے اپنے نیک اعمال کو ضائع کر دے، بلکہ اس سے ہر قسم کی ذیت اور پریشانی
 مراد ہے۔ تمہارے نزدیک ان لوگوں کو جنہیں تم نے صدقہ دے دیے ہیں
 اور وہ حال کر رہا ہو گا، یہ یا اس فرشتوں کو جو تم سے مامور ہیں یہ تم لوگوں
 کو لے کر آئیں (مخصوصاً) اس نے جواب دیا کہ آپ اور فرشتوں کو اتنا ضرور دے کر ناز
 بڑا کرنا ہے، انا مجھ کو دے کر یا کہ حقیقتاً تم سے ہمیں ضرور دے دینا ہے۔
 اس نے یوچیا یا اس رسول اللہ میں نے اپنے کسی قول یا فعل سے آپ کو بوجھ دیا
 ہے، انا نے شریعت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے اپنی گفتگو سے میں رنجیدہ کیا ہے
 کہ میں اپنے اہل بیت سے ملنے کی جگہ ہوں، جب کہ میں آپ کے خاص شیعوں میں سے
 ہوں، تم جانتے ہو کہ تمہارے خاص شیعوں کو یہ کیا؟ اس شخص نے عجیب چیز بھیجی
 یہ کہا، جنہیں میں میں جانتا، ماس جو ادا نے فرمایا کہ لو میں آل نسر میں اور میں
 نہیں کو خداوند مراد اسے (۱۰۰۰۰۰) حصوں میں تقسیم کر لیں (۱۰۰۰۰۰۰۰)
 صلا، اور یہ خدا اور خدا تم سے، خود کو ہمارے شیعہ (خالق مکمل) اپنے کون
 لوگوں کے برابر سمجھا کہ جس میں یہ باتوں سے تم میں درملہ کیا آیت میں ہوئی؟
 وہ کہہ گا، استغفر اللہ والوب امیر یا بن رسول اللہ ہمہ کیجئے، کہنا چاہیے
 انا تم سے فرما کہ کہو کہ میں آپ کے دوستوں میں سے ہوں، اور آپ کے دشمنوں

دشمن و مرید کے دوستوں کا دوست ہوں، اس نے مرید کو یہ کہہ دیا
 تھا، اور میں واقع ایسا ہی ہوں جو کچھ میں نے کہا، کیوں کہ اسے خدا ملا کہ اور
 آپ سے نہیں کرتے لہذا تو بہ کرتے ہوں، انا تم کو اتنا دے دیا، یہ تمہاری وہ کیا
 اور سنا نہیں دے، پس ان گنیں جو تمہارے میں قول کی بنا پر ختم ہو گئی تھیں
 شیخ سعدی اپنے تین اشعار میں کہتے ہیں،

۱۔ رہ نیکم تندر گیر، جی ستادہ ای دستہ استاد گیر

۲۔ خوشائے کاناں کہ مرد معتقد، خرید مرید ربی رافند

۳۔ جوال مرد اگر راست خوابی و نیست، کریم چیتہ شاہ مرواں طلیست (سین)
 ۱۱۔ میں اگر نیک خواہد یا بھی صفات دالوں کے راستے پر چلو اور اگر تم چاہو
 ثروت ہو تو غریبوں کا سہارا ہو۔

۱۲۔ جو دوستی و کریم و شمش کہ اپنی شہرہ دیش کیوں کہ مرد حق شناس
 بے رفق بانرا کے خریدار ہیں، جنی ان کے لئے دینا، یہ کچھ نہیں وہ نیک کا مکر
 کے اپنے لئے ذخیرہ کرتے ہیں۔

(۱۳) اگر کوئی جوں مرد راہ راست پیدہ لود اتقا وہ خدا کا پستہ بد
 ہے، اور کریم و شمش تو شاہ مروان امیر و منان حضرت علی علیہ السلام کا شیوہ
 اور طرہ امتیاز ہے۔

۲۱۔ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

یہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا ہوا تھا، اور دسترخوان

۲۵۰

پرمخ مستم بھی تھا سا چمک ایک فیقہ دروازے پر آیا اور سوال کیا کہ لکھند
میری مدد کرو۔ وہ شخص غصہ میں اٹھا، در فقیر کو دھتکار دیا کچھ دنوں بعد وہ شخص
نہ دھڑب و فقیر ہو گیا، اور مفلسی کی وجہ سے اس نے اپنی بیوی کو حلال کر دیا
اس کی بیوی نے دوسری شادی کرنی، اتفاقاً ایک دن وہ عورت اپنے اپنے
شہر ہر کے ساتھ کھانکھارہی تھی در وہاں بھی مرعہ مستم تھا کہ ایک فقیر دروازے
پر آیا شوہر نے کہا ہر سب سے کہ مرعہ مستم میں فقیر کو دے دو عورت نے ہر فقیر
کو وہ مرعہ دے دیا۔ جب واپس آئی تو در وہی تھی۔ شوہر نے دیکھ کر سبب پوچھا
تو اس عورت نے کہا کہ یہ فقیر میری بہن شوہر تھا۔ یہ بھگیا راد اقدہ جو اس کے ساتھ
دستر خوانہ لگندرا تھا، سنا دیا اس کے شوہر نے کہ خدا کی قسم میں دینی فقیر ہوں
جو تمہارے دروازے پر گیا تھا میں شخص سے کچھ بھید و دھڑیل کیا تھا

۲۲۔ لوگوں کی گزارشات کیسے قبول کی جائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
کہہ دیا تھا کہ دوسرے لوگ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے، جو وہی مسائل اور حلال
اور حرام کے بارے میں سوالات کر رہے تھے اس وقت ایک مسکرت شخص
بنی حسان کا رنگ تھی تھا امام علیہ السلام کو معذور کرنے کے بعد میں نے کہا
یا ابن رسول اللہ! میں آپ کا اور آپ کے آباؤ اجداد کا مشیخہ درجہ پہنچا ہوا
ہوں۔ صفر حج سے واپس آ رہا ہوں میرے پاس جو قسم تھا سنا سو گئے تھے
تھی گم ہو گئی ہے آپ میری پوجا و عبادت دے دیجئے تاکہ اپنے گھٹ تک پہنچ سکوں

۱۔ ثمرات الاموال ابن حجر عسقلانی بر حاشیہ منہج ج ۲ ص ۱۴۲

لیکن کیوں کہ خداوند عالم نے تمام ضروریات زندگی سے مجھے نوازا ہے اور گھر
کا میں ایک خوشحال انسان ہوں ہوں اپنا صدقہ کا بل بھی نہیں ہوں (مستمن
ترجمہ) آپ مجھے یہاں لے کر آئیں گے) میں اسے گھر بجا کر پہلے دروازے سے صدر کمرہ میں
لگا۔ امام نے فرمایا بیٹھو خدا تمہیں معاف فرمائے، تم پھر لوگوں سے بات کرتے
لگے یہاں تک کہ یہ سب لوگ چلے گئے صوف میں (سبح بن مزہ) سلیمان جعفری
خیشمہ در وہ شخص بیٹھے گئے حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے فرمایا میں فتویٰ
دے رہے تھے اندر چلا چاہتا ہوں مسلمان نہ کہ کافر اسلام اللہ آپ گھر میں شریف
نے گئے تھوڑی دیر بعد واپس آئے دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے کھڑے ہو
گئے۔ پناہ تھا باہر نکال کر فرمایا خواہ سانی کہاں ہے جس میں آپ کی خدمت میں حاضر
ہوں۔ امام نے فرمایا بدو سودینا را بیخه اخراجات کے لئے ہے لو میری طرف
سے صدر کمرہ میں رہنا۔ البتہ یہاں سے بھی چھوڑ دینا کہ نہ میں تمہیں دیکھوں
اور نہ تم مجھے خراسانی ہلا لیا تو امام علیہ السلام باہر تشریف لائے سلیمان نے
طعن کیا میں آپ پر قصد ہاں ہو جاؤں آپ نے اس شخص پر کرم فرمایا اور اس
کو کافی مقدار میں رستم بھی بخش لیکن آپ دروازے کے پیچھے کھڑے کیوں ہو
گئے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ میں مسل کی حاجت پوری کر کے سنا کے چہرہ
پر غماہر ہونے آنا شرمندگی کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا چونکہ ہر سو آنے والا
وقت سوال غم دیا عیس کرنا ہے کہ تم نے پیغمبر سلام کی حدیث میں سنی ہے
الاستاذ بان حصة لکھنؤ کوئی شخص کا روبرو پیشیدہ ابی دینے گا
تو اس کو شہر کے برابر قواب سے گا۔ اور اگر کوئی آشکار اور ناجائز طور پر
گنہ گار سے تو خدا کے نزدیک میں خواہ ہو گا۔ لیکن اگر کسی سے گناہ سرزد ہو
اور وہ پھپھارے تو اسے خدا بخش دے گا۔ کیا تم نے یہ قول نہیں سنا؟

(صفحہ آئندہ بمقام اساتذہ) یعنی جب بھی اس سے سوال کرتا ہوں تو کبھی شرمندہ نہیں ہوتا پڑتا بلکہ اپنے اہل و عیال کے پاس - سرخرو واپس آتا ہوں۔

۲۳۔ امام زین العابدین اور محتاجوں کی پرورش

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب میں امام زین العابدین علیہ السلام سے رہائش توں قریب میں سے کسی نے آپ کے زانو اور پائے مبارک پر گھٹھے کے نشانات دیکھے۔ چنانکہ ان کی نظر ہاتھ کے نشان پر بھی پڑی تو دیکھا کہ وہاں بھی نشانات پڑے ہیں، ان لوگوں نے امام محمد باقر سے عرض کیا کہ آپ کے والد ماجد کے زانو اور پائے مبارک پر جو نشان ہیں وہ تو یقیناً طہر لائی مسجد ہ کرنے کی وجہ سے ہیں لیکن یہ نشانہ پر کیسے نشان ہیں، امام نے فرمایا کہ اگر ان کی زندگی میں یہ سوال کرتے تو ہرگز نہ بتاتا۔ کوئی بدتر ایسا نہیں گذرتا تھا کہ میرے باپا حق المقدور مجبور اور بے لوث لوگوں کو سیرت کیسے ہوں رات کو جب میں کھانا کھا جاتے تو بال کھانا ایک کيسہ میں الگ رکھ لیتے تھا اور صبح کے سو جانے کے بعد گھر سے نکلتے۔ جو لوگ اپنی عزت و قسرت کی وجہ سے سوال نہیں کر سکتے اور سنگدست ہوتے انہیں وہ کھانا تقسیم کر دیتے تھے ان لوگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ ہمارے لئے کھانا اللہ تعالیٰ کو دے رہا ہے یہاں تک کہ خود امام کے گھر والوں کو میں احادیث کا علم نہ تھا، صرف میں جانتا تھا۔ امام پر چاہتے تھے کہ ہمیں رات میں صدقہ دینے والوں کی جھڑا ملے، آپ اکٹھے فرماتے تھے کہ (و صدقۃ السر تطفی جہنم) صدقہ سے کہ کسی پر ظلم کرے سے جہنم کا آتش ختم ہو جاتا ہے جس طرح آگ کو پانی بجھا دیتا ہے، اگر تم میں سے کوئی دابنے یا تھو سے صدقہ دے تو اس طرح دے کہ

یائیں ہاتھ کو حلال بھی نہ بنو یعنی صدقہ اس طرح چھپ کر دے کہ کسی کو خبر نہ ہو۔

۲۴۔ صدقہ دینے سے زرق زیادہ ہوتا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بیٹے محمد سے فرمایا کہ مینا گھر کے اخراجات سے کتنی رقم بچتی ہے، بیٹے نے جواب دیا چالیس دینار، امام نے فرمایا اسے جا کر صدقہ کر دو۔ محمد نے کہا یہ ہمارے پاس کچھ نہ بچے گا صرف یہی چالیس دینار ہیں۔ امام نے فرمایا تم اسے صدقہ کر دو۔ خداوند تمہیں اس کا ضرور جسر دے گا۔ پھر فرمایا اے عابدات اب سکل شائی صفتاح صفتاح لہررق الصدقۃ یعنی ہر چیز کی ایک کچی جوت ہے اور زرق کتنی صدقہ ہے، پس ان چالیس دیناروں کو صدقہ کر دو۔ محمد نے حکم امام پر عمل کیا، اس واقعہ کو دس دن میں گذرے تھے کہ چار ہزار دینار امام کو ملے۔ امام نے دیا کہ جتنا تم سے رہا خدا میں چالیس دینار دیتے تھے جس نے اس کے بدلے میں چار ہزار دینار عطا کئے ہیں۔

۲۵۔ مشرق جنت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ انصار کے کچھ لوگ پیچھے صلیب جنت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے بعد داخل کیا۔ یا رسول اللہ ہماری ایک صحت

۱۔ صفحہ ۲۱ ج ۲ ص ۲۴

۲۔ کافی جلد ۴ ص ۲۴

ہے۔ آپ نے فرمایا کیا ہے؟ عرض کیا ایک بڑی درخواست ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا جو کچھ چاہیں کرو۔ ان لوگوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ آپؐ ہمارے جنت میں جا جائیں کی ضمانت کر دیں۔ یہ سُن کر رسول اللہؐ نے:۔ جب کہا اور کسی چیز سے نہ مانا۔ پرنسٹ کھینچنے لگے تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر دیا۔ میں بہاوی جنت کا فاضل ہوں بشرطیکہ تم کسی سے کوئی سوال نہ کرو۔ انھیں مرنے کے بعد طے کر لیا کہ کسی سے سوال نہ کر رہے اور اس طرح عمل کیا کہ اگر سفر کر کے بہت سے گھوڑے سے تان کا تازیانہ گھر جاتا تو سوال کے خوف سے کسی سے نہ مانگتے۔ بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر اٹھاتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر دسترخوان پر کھانا رکھتے ہوئے پانی کی سترچ ہوتی اور کسی دوسرے شخص کے پاس پانی ہوتا اس سے طلب نہ کرتے۔ بلکہ خود اپنی جگہ سے اٹھ کر پانی پیتے تھے۔

۲۶۔ اس دُعائیں تعجب خیز اثر تھا

جناب یونس نے مینٹھاں تک اپنی قوم کو پہنچ کر لیکن موائے دوزخ
آدمیوں سے کوئی ایمان نہ لایا ایک عایت تھا اس کا نام پلینچایا متوفی تھا۔ دوسرا
عالم تھا۔ اس کا نام روہیل تھا امام جعفر صادق سے فرمایا کہ خداوند عالم نے
وعدہ مذاہب کرنے کے بعد کسی قوم سے اپنا عذاب دور نہیں کیا، مگر قوم یونس وہ
قوم تھی جس کے لئے عذاب کا وعدہ ہو چکا تھا لیکن نازل نہیں ہوا جناب یونس
نے انہیں ہر چند دعوت اسلام دی مگر وہوں نے ایک زسٹن جناب یونس
نے سوچا کہ ان کے لئے بد دعا کریں۔ عابد نے بھی اس بار سے میں آپ کو
مشورہ دیا لیکن روہیل عامت میں گیا اور کہا خداوند عالم آپ کی دعا قبول
تو کرے گا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ اپنے ہندو کو کھلا کر کہہ دے آخری جہنم یونس

نئے عابد کے مشورے پر عمل کیا اور ساری قوم کے لئے بد دعا کی۔ وحی ہوا کہ نازل ہوں اور تم کو عذاب نازل ہوگا۔ جب عذاب نازل ہونے لگا، شیخ اپنی قوم جناب یونس کو ساتھ لے کر شہر سے باہر چلے گئے لیکن وہیں شہر سے باہر نہ نکلا۔ عذاب کے نازل ہونے کا وقت نکلا۔ اشارہ ہوا کہ قوم یونس پر نشان ہوئی کہ جناب یونس کو بہت تلاش کیا مگر وہ نہ ملے۔ وہ بیل سے لٹے کہ اگر یونس نہیں تو خدا سے پناہ مانگو۔ گویہ ذرا ہی کر دیا۔ شاید خدا تم پر رحم کرے۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کیا ہے پناہ مانگیں۔ وہ بیل سے کچھ دیر غور و فکر کے بعد کہا کہ وہ پینے والی پانی کی مادی سے جدا کر دیا تاکہ اس کا ذائقہ بگڑے۔ بگڑی اور گلے سے گوبک دوسرے سے جدا کر دو۔ اور شہر چھوڑ کر سب لوگ صحرائیں چلے جائیں اور درود کر یونس کے خدا سے جوڑیں۔ وہ سن کر اور بڑے بڑے دریا، غرق ہونے لگا۔ تاکہ اسے طلب عضو بخشش کرو تو یونس نے رد میں کہنے کے مطابق عمل کیا تو اس کے سر رسیدہ بندہ اپنے چہرہ کو زمین پر رکھ کر درود پڑھتے۔ قوم کے ساتھ حیوانات کی مٹی، لٹا ہوا پتھر، قیس اور معلوم ہو رہا تھا کہ جنگل کے درخت بھی اس کے ساتھ درخت ہیں۔ رحمت پروردگار عام ہونے کی طرف اشارہ ہوئی۔ عذاب ہونے سے بڑھ گیا اور پہاڑوں کی طرف پڑ گیا۔ عذاب کا نشانہ گذر کر نئے عذاب جناب یونس پر شہر کی طرف آئے تاکہ دیکھیں کہ قوم کس طرح بد دعا ہوئی ہے۔ شہر کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ اس حسب معمولی زندگی بسر کر رہے ہیں کچھ لوگ کھیتی باشت مشغول ہیں۔ ایک شخص جناب یونس کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس سے آپ نے پوچھا کہ قوم یونس کس عالم میں ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یونس نے اپنی قوم کے لئے بد دعا کی تھی۔ خداوند ہم نے ان کو عاقبوں کر اور عذاب نازل کیا۔ لیکن

ان لوگ ایک جنگ جھج ہو کر رہ گئے اور گڑگڑا گئے۔ خدا سے سوال انگلی سے منہ میں
 اپنا پر جسم کیا اسانہ غضب الہی سے اور گرو۔ اس وقت لوگ کوشش کی تلاش
 میں رہے کہ اب پر ایمان لائیں، یہ سن کر جناب یونس کو غصہ آیا وہ اسے ایک
 دریا میں ڈال دیئے۔ چنانچہ خداوند سارے میں جناب یونس کو اپنی قوم پر یہ ہم
 ہوتے کہ سنہ، اس آیت میں بیان کیا ہے 'اور سوں دھب

لقد علیہ) جناب یونس جب دریا کے پار پہنچے تو ایک شخص چھتوں روز
 رکھیں لوگوں کے کشتی میں سوار ہوئے کہ تو ہمیشہ کی سوچا ہے کہ روکل اور پتو
 سو رہ گئے کشتی پھر بہنے لگی جب دریا کے بیچ پہنچا تو خدا نے اس کے ایک بھائی کو
 کشتی کی موت ہونے کا حکم دیا تو یونس پہلے کشتی میں آگے بیٹھے ہوتے تھے۔ لیکن جب
 بھائی نے لکھ لیا تو خوف کی درد سے جھپٹے پڑ گئے۔ بھائی بھائی کی طرف لڑائی لوگوں
 سے کہ ہمیں سے کوئی نہ فرما دے کہ خداوند ملک کی تائیں جس کے نام فرس
 نام سے اس بھائی کو فرار دیں۔ قسریہ دریا ہوئی تو دریا میں جناب یونس کے نام
 تھا لوگوں نے نہیں دیا اس ڈوب رہا تھا۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام
 بھائی بسا پر دوسرے پہنچ گئی، ورنہ ہونے میں یہ نظر کر رہے تھے۔ روایت علی
 السخا و دوسرے سے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یونس تین روز تک
 پھنسی کے پٹ میں رہے۔ دریا دریا کا تار کی میں خدا کو پکارا تو اس نے یونس
 کو دعا قبول کی افساد فی القلوسات۔۔۔ المومنین (اصرف)

یونس نے تار کیوں میں دعا کی اور یہ یونس تین روز کیوں کے وہیں تھے۔
 ۱۰۔ دریا شکم میں ۱۲۔ تار کی تار میں دیا کہ یہ دریا کا تار
 تیرے خدا کوئی خدا نہیں ہے تیری ذات پاک و پاکیزہ ہے، میں ہاں ہوں
 سے ہوں۔ ہم نے یونس کی دعا قبول کی اور میں اس پر تیری سے جانتا ہوں

اور ہم اس طرح مومنین کو نجات دیتے ہیں بھائی نے جناب یونس کو دریا کے کنارے
 ساحل پر لڑا دیا۔ چونکہ جناب یونس کے جسم کے نہ مال گر گئے تھے اور کھال
 نازک ہوئی تھی لہذا خدا نے ان کے لئے ایک درخت کھد پید کر دیا۔ تاکہ وہ اس
 درخت کے سائے میں رہیں اور حرارت آفتاب سے محفوظ رہیں اس وقت
 یونس مر رہے تھے۔ یہ واقعہ یونس خدا کو رہے تھے وہ بیان کیا کہ ان کی کھال اپنی
 اصل حالت پر آگئی۔ خدا نے ایک کیر سے (دیکھ) کہ حکم دیا کہ وہ درخت
 کے دیے جو کھائے سائے نے جڑ کھا لیا اور درخت خشک ہو گیا درخت کے
 خشک ہونے کا یونس کو بہت افسوس ہوا، خدا نے فرمایا یونس! کیوں اتنے
 رنجیدہ ہو۔ آخر کیا ہوا؟ یونس نے عرض کیا بھائی اس درخت سے بہت آرام
 تھا تو نے اسے جی کھا لیا ہے، خدا نے فرمایا، اور یہ خشک ہو گیا خدا نے فرمایا
 یونس! تم اس درخت کے خشک ہونے پر اتنے زیادہ رنجیدہ ہو رہے
 ہو حالانکہ تم نے خود اسے کھا لیا تھا اور نہ ہی پانی دیا تھا اور تم کو اس کے
 سائے کی ضرورت نہ رہتی تو تمہاری نظر نہ اس درخت کی کوئی اہمیت بھی نہ
 رہتی۔ لیکن تم کو ہزاروں بے بس لوگوں پر رحم نہ آیا۔ تم چاہتے تھے کہ ان پر خدا
 نازل ہو۔ اب انہوں نے توبہ کر لی ہے، تم ان کے پاس جاؤ۔ یونس اپنی قوم میں
 واپس آئے۔ سب لوگ یونس کے پاس آئے اور ان پر ایمان لے آئے۔

۶۔ دُعائیوں ویر میں قبول ہوتی ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز حضرت
 ابراہیمؑ کو کہ بیت المقدس کے اطراف میں کسی چراگاہ کی تلاش میں پھر
 رہے تھے۔ انہوں نے اپنی بیٹی چرائیں۔ اچانک ایک اونٹنی دیکھا تو

ایک بلند قامت انسان نماز پڑھتا ہوا نظر آیا۔ جب ابراہیم نے اس سے
پوچھا۔

ابراہیم: تم کس کے لئے نماز پڑھ رہے ہو؟

مرد: پروردگار آسمان کے لئے پڑھ رہا ہوں۔

ابراہیم: تمہارے اعزہ و آلہ یا میں سے کوئی موجود ہے؟
مرد: نہیں۔

ابراہیم: تم اپنے خاصانے تاج بندہ دست کہہ سکتے ہو؟

مرد: یہ درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، اس درخت کے چیل کے
پھول اور سدری کے لئے ذخیرہ بھی کر لیتا ہوں۔

ابراہیم: تم راگھوگیاں ہے؟

مرد: ایک چارنگی طرف اشارہ کرتے ہوئے، وہاں اس پانکھے پاس

ابراہیم: تم مجھے ایک شب اپن بھان بناسکتے ہو؟

مرد: میرے گھر کے راستے میں پانی ہے۔ وہاں سے گزرنا بہت مشکل ہے

ابراہیم: تم خود کیسے گزرتے ہو؟

مرد: میں پانی کے اوپر سے گزر جاتا ہوں۔

ابراہیم: ہر بات میں بکرو، شاید خداوندی تم مجھے اس پرستے گزار دے۔

یہ سن کر اس نے ابراہیم کا ہاتھ پکڑا اور دونوں پانی پر سے گزر گئے

جب کہ پہنچے تو ابراہیم نے سواں کی

ابراہیم: سب سے بڑی دن کوں سب سے؟

مرد: روز قیامت، کہ خداوند عام سب دن لوگوں کو ان کے اعمال

کی جہنم و سترا دے گا۔

ابراہیم: کتنا اچھا، تو گا کہ ہم دونوں مل کر دعا کریں کہ خداوند ہمیں اس
دن کے شر سے محفوظ رکھے۔

مرد: دعا کیوں کرتے ہو؟ خدا کی قسم میں مہربان ہو گئے ایک دعا تراہوں
مگر اب تک قبول نہیں ہوئی۔

ابراہیم: میں تمناؤں تمہاری دعا کے مستجاب ہوتے ہیں کیونکہ میری بڑی؟

اس نے کہ خداوند عام کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس

کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کرتا ہے تاکہ اس کا بندہ مناجات

کرتا رہے۔ اور اس سے مانگتا رہے کیوں کہ وہ سب کی مناجات

کو دوست رکھتا ہے۔ لیکن اگر خدا کسی بندے سے نا ارض ہو تو

وہ کوئی چیز طلب کرتا ہے تو خدا اس کی دعا مسترد کر دے۔ یا

اس کے دل کو اس حاجت سے روگرداں کر دے یا اس کی دعا

پتے تاکہ وہ دوبارہ اس چیز کی درخواست نہ کرے۔ پھر پوچھا کہ

حاجت کیا تھی؟

مرد: تین ساتھی بکریوں کا ایک گلہ بیاں سے غنڈا۔ اس کا نگہبان

ایک خوبصورت جوان تھا اس کے دونوں شانوں پر اس کی زخیں

بڑی ہوئی تھیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ بھریاں کس کی ہیں؟ تو

اس نے جواب دیا کہ، بڑی مجلس مرگس کی ہیں، اس وقت میں تھے

دعا کہ خدا یا اگر وہ سنے زمین پر تیر کوئی خلیں اور دوست ہے تو

اس سے میری بھی ملاقات کرا دے۔

یہ روایت کا حصہ اخوند ۳۵۲ پر روایت ہے کہ حضرت محمد نے فرمایا کہ صاحب راہ سے کہہ کہ
مجموعہ دین کے لئے دعا کریں، وہی دعا آج تک ہمارے خیموں کے حق میں امر رکھتی ہے۔

ابراہیم، خدائے تباری عاقبتوں کی میں ہی ہر جیسے فیصلہ اللہ ہوں۔

وہ مرد نیچے سے اٹھا اور جناب بزرگیم کی پٹے سے لگا یہ امام بفر
حق اعلیٰہ السلام نے فرمایا اور جناب پیغمبر اسلام رسالت و نبوت پر مبعوث
ہوئے تو آپ نے لوگوں کو مصداق کرتے کا حکم دیا۔

۲۸۔ دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

ایک روز حضرت تیمارہم مد کے بازو سے کہہ رہے تھے لوگ ان کے گرد و
میں جمع ہو گئے اور کہا کہ یہ خداوندی طرف سے تو میرے میں فرما رہے کہ
(ادعویٰ مستجاب نہ ہو) مجھ سے طلب کرتے تو میں تم کو دے گا، ہم اس سے
طلب کرتے ہیں لیکن ہمارے دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر آج تم نے جو باریک اس کی
وجہ ہے کہ تمہارے دل میں چیزوں کی وجہ سے مردہ ہو گئے ہیں اعتبار سے
دی دلوں میں مدد و مدد نہیں تمہارے دل پاک دیا کیرہ نہیں میں لوگوں نے
پوچھا وہ بتلے چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے کہا:-

۱) تم لوگوں نے خدا کو سچا مانکر اس کا حق نہ انہیں کیا۔

۲) قدرتِ عظیمہ کی طاقت کی بجائے اس پر عمل نہ کیا۔

۳) پیغمبر سے نصیحت کا دعویٰ کیا لیکن ان کی اولاد کے ساتھ دشمنی کی

۴) شیطان سے دشمنی کا دعویٰ کیا لیکن اعمال بن تم شیطان کے پیروار اور

خبردار ہو۔

۵) آخرت میں جانے کی غوہ میں رکھتے ہو۔ لیکن کوئی عمل بن الیسا انجام نہیں

دیتے جو ہمیں جنت میں سے جاسکے۔

(۶) تم نے کہا کہ تمہیں جہنم سے تم ڈرتے میں۔ لیکن تم نے اپنے دل کی طرف سے
ذال دیا۔

۷) دوسرے دن کی عیب جوئی میں مشغول ہو گئے اور اپنے عیوب کی طرف توجہ نہیں دی۔

۸) تم نے کہا کہ وہ نبی کو دست نہیں رکھنے دیتے بغض اس کی دلوں

کی طرف سے دلوں کی بنا پر مال دنیا کو جمع بھی کرتے ہو

۹) موت کا قسم نہ کر کے نہ ہو بلکہ مرے کے لئے تادم نہیں سوتے

۱۰) تم نے مردوں کو زمین سے دیا لیکن ان سے عزت و نصرت حاصل نہ کی

۱۱) بھی دشمن اسباب میں جو تمہاری دعا دے کہ قبر میں جانے کا باعث ہو۔

۲۹۔ بلند مرتبہ

دوسری حیوۃ فیوات میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر اسلام نے سفر کے

دوران ایک شخص سے ملاقات کی اور اس کے ہونہار ہوئے اس سے بڑے بڑے

پوری حیوانات کی۔ وہاں سے جیتے وقت تیرے اس سے فرمایا۔ اگر تم ہم سے کچھ

چاہتے ہو تو ہم دعا کریں۔ تاکہ تمہاری مردہ پوری ہو اس لئے کہا خدا سے دی گئے

کہ مجھے ایک اونٹ عطا کرے۔ جس پر میں پنہن دریاں نہ منڈا کر سفر کر سکوں

اور چند گوسفند جن کے دودھ سے میں استعمال کر سکوں۔ پیغمبر اس کے لئے اس

کے لئے دعا کی پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس میں شخصوں کا بہت

بھی موجود ہے۔ سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس کے لئے دنیا و آخرت

۱۲۔ روحانی ایجابات نظر امیر اسیم
۱۳۔ محمود کے غوی معنی پڑھیں غور سے ہے۔

۱۴۔ بخارہ اور طبرہ ۱۵۔ صحت ۱۶۔

جناب مومن نے جس سے بھی قبر جناب یوسف کے متعلق پوچھا اس نے اطمینان سے
موت کا اظہار کیا۔ کسی نے بتایا کہ ایک بزرگ عورت ہے وہ کہتی ہے کہ میں جنات
ہوں یوسفؑ کا قبر کہاں ہے جناب موسیٰ نے اس عورت کو بلوایا جب جین بٹوئی
کا آدمی اس عورت کے پاس پہنچا اور اس واقعہ کی خبر دی تو اس نے کہا کہ تمہیں سے
کہنا اگر میرے علم کی ضرورت ہے تو میرے پاس آؤ کیوں کہ تعاضاۓ علم ہے
جسے یہ پیغام جب جناب موسیٰ کے پاس پہنچا تو اس کی تصدیق کی اور اس کی
خبر سمیٹی پر تعجب کی۔ پھر خود اس عورت کے پاس پہنچے اور جناب یوسفؑ کی قبر
کے بارے میں پوچھا۔ عورت نے جواب دیا۔ موسیٰ علم ایک قیمتی چیز ہے۔ کئی
ساں سے میں لٹا ہوں اپنے سینے میں چھپا رکھا ہے۔ میں اس وقت تمہیں بتاؤں گی
جب تم میری تین باتیں مان لو گے۔ جناب موسیٰ نے فرمایا اپنی باتیں مانیں بیان کرو۔

اس عورت نے کہا اول تو یہ کہ میری جوانی پلٹ آئے۔ دوسرے یہ کہ کہ مجھ سے عقد کرو۔ تیسرے، خیرت میں بھی مجھے تمہاری ہمدردی کا شرف ملے جنت میں اس عورت کی بلند سمت پر جو کہ اپنی ان خواہشات سے دنیا و آخرت کی سعادت چاہتی تھی تعجب کرنے لگے اور بعد اسے دعا کی۔ تو اس عورت کی تینوں دعا میں پوری سی ہوئی۔۔۔ اس وقت اس عورت نے جناب یوسفؑ کی قبر کے باہر سے میں یہ بتایا کہ جب یوسفؑ کا انتقال ہو گیا تو مصر لوہے ان کی قبر کے باہر سے اس اختلاف کیا۔ یہ قید کیا جاتا تھا کہ یوسفؑ ان کے محل میں رہے۔ اختلاف اس طرح ہوا کہ قید سے نکلوا رہی چلنے لگیں۔ اختلاف دور کر کے لئے طے پایا کہ یوسفؑ کا جسم ایک نوبت بلوری میں رکھ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے جائیں اور دیر بائے مصر میں دفن کر دیا جائے۔ تاکہ شہر مصر کا پانی قبر یوسفؑ کے اوپر سے گزرے اور مر جگہ پہنچے تاکہ سب لوگ ان کی قبر کے منیر سے استفادہ کریں۔ پھر جناب موسیٰؑ کو ان کے قبر دکھائے جناب موسیٰؑ نے وہاں سے امرت جناب یوسفؑ کو نکال کر بیت المقدس سے چھ نرسخ درجہ جگہ خلیل مقدس کے نام سے مشہور ہے قبر جناب یعقوبؑ کے سامنے جناب ابراہیمؑ کے پاس دفن کر دیا۔

۳۰۔ سلیمان فارسی کس چیز سے ڈرتے تھے

عبدالامین ابی فراس لکھتے ہیں کہ سلمان فرس جب مرض الموت میں مبتلا ہوا تو سعدان کی عیادت کے لئے گئے۔ سلمان رو رہے تھے۔ سعدان نے پوچھا کیوں رہ رہے ہو؟ سلمان نے جواب دیا کہ میں دنیا کی لذت اور اس کی محبت میں نہیں رہ رہا ہوں بلکہ اس لئے رہا ہوں کہ میرے والد مہر نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ تم لوگ اس دنیا سے صرف اتنا قوشہ سفر اختیار کروں۔ جس طرح کسی سوار کو ایک جگہ سے

دوسری جگہ میں کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب میں اسی نے روبر ہو کر کہہ گئے تھے کہ میں نے اس نامہ کے زیادہ میں سے صرف یہ کیا ہو سکتا ہے کہ اس وقت میں نے مسلمان کے کسویں چاروں طرف ایک تو صرف ایک لفظ ایک میلہ اور ایک طشت نظر آیا اور کچھ نہ تھا۔

جب جناب سلمان کہہ اٹھا گاؤں میں جا چھپا گیا تو اسے گھر پر سوار ہو کر تنہا چل دیئے۔ بدلتے ہوئے لوگوں کو یہاں تک پہنچ گئی کہ مدین کا حکام جس کا سامان لے کر آئے تھے وہاں آکر پہنچے۔ ہر ایک کے لوگ استقبال کے لئے مہراں ہو گئے۔ ہر گھر کے کچھ دیہاتوں کو لے کر کوئی نہ آیا۔ جہاں تک کہ دیہات پر پہنچے ہر گھر پر اور شہر پر طرف آتا ہے۔ سب سے پہلے تم سے امیر مدین کی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟ تو مسلمان فساد میں لے پڑے۔ میرے لئے کون؟ تو لوگوں نے مسلمانوں کو کہہ دیا کہ مسلمان کے اصحاب میں سے ہیں۔ مسلمانوں کی تہذیب دیا کہ امیر کو تو نہیں جانتا۔ اب یہ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ میں یہ سنا کر سب سے پہلے آئے تھے اور اپنے چنے گھر سے سب مسلمان کی خدمت میں گئے۔ جناب سلمان نے کہا میرے غلے یہ گھر ہی بہت ہے۔ پھر شہر پہنچے تو لوگوں نے دروازے کھول دیے۔ مسلمانوں نے منع کیا اور کہا کہ میں امیر نہیں ہوں۔ اور وہ میں ہا کر رہوں ایک دوکان پر پہنچے کہ اس کا بیٹا مسلمان بنایا اور لوگوں کے درمیان حکومت کر رہا تھا۔ نے فرمایا کہ میں نے یہ ایک کھال میں جس پر وہ جیسے تھے ایک لونا طہارت کے لئے رکھا تھا۔ اور ایک عصائی ساتھ لے گئے تھے۔ سب پر دستے میں تکیہ کرتے تھے۔

اتصال سے ایک روز شہر میں بردست سید اب گیا۔ امام بول اپنے مال و دولت ریوں بچوں اور پتہ بیان کے خوف سے شفقت و برداشت تھے اور

اور نہ ادا کر رہے تھے جب مسلمان اس کی جگہ سے اٹھے۔ کھال کو اپنے دوش پر بٹولا لایا ایک ہاتھ میں بٹولا اور دوسرے ہاتھ میں سولہ لے کر بچی خوف و ہراس کے راہ نجات اختیار کر گئے۔ وقت کہتے ہاتھ تھے کہ۔ ایسے پر مہر بگاڑ اور کم مایہ لوگ جو دنیا سے محبت نہیں رکھتے روز قیامت نجات پائیں گے۔

۳۱۔ امام حسن مجتبیٰ کیوں رو رہے تھے؟

حضرت علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا ہے کہ امام حسن مجتبیٰ کی وفات کے وقت جو لوگ موجود تھے انہوں نے آپ کو روکے دیکھا تو عرض کیا یا بن رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کو پتہ تھا کہ نسبت حاصل ہے اور آپ کے مقام و مرتبہ کی پیغمبر نے تعلیم کی ہے۔ اور آپ نے پیش جچ پیدا کیے۔ اور اپنا نام امام بن محمد راہِ حق میں تقسیم کر دیا اور اسی طرح تقسیم کیا کہ اعلیٰ میں سے ایک اپنے لئے کھی اور دوسرے کی راہ نما میں تقسیم کر دی تو امام نے فرمایا (سبھی حوں لطیف و حساس و احسان) کہ میں مطلع کے خوف سے اور دوستوں کی بددلتی پر رو رہا ہوں۔ علامہ محدثی سے ہمارا انا اور یہ لکھا ہے کہ مطلع سے حضرت کی مدد و فرقہ قیامت عدل الہی کے سامنے مختلف قسم کی گرفتاریوں میں مبتلا ہو کر جو انسان برسرِ مرے کے بعد وارد ہوتی ہیں کھڑا ہونا ہے۔

۳۲۔ حقیقی خوف گناہوں سے روکتا ہے

جناب ابو حمزہ ثمالی نے بتایا ہے کہ امام ربیع الدین نے فرمایا کہ ایک شخص میں بیکری کے ساتھ کشتی پر سوار ہوا۔ طوفان کی وجہ سے کشتی لوٹ

گئی تمام مسافر دی دنیا میں ڈوب گئے اور صرف وہی ایک عورت زندہ رہی۔ وہ ایک تختہ پر بیٹھ کر ایک جزیرہ پہنچ گئی۔ اس جزیرہ ایک رہزن تھا جو کسی گناہ کے مرتکب نہ کرتا تھا۔ اتفاقاً رہزن کی ملاقات اس عورت سے ہو گئی۔ رہزن کو احتمال بھی نہیں تھا کہ جزیرہ میں کسی تنہا عورت کو دیکھ سکتا ہے لیکن جب اس عورت کو دیکھا تو تعجب سے پوچھا کہ تو سالوں میں سے ہے یا جنوں میں سے ہے؟ عورت نے جواب دیا میں انسانوں میں سے ہوں۔ رہزن نے وقت کو غنیمت سمجھا اور اس سے کسی بات کے بغیر فعل جاری رکھنے پر آمادہ ہو گیا۔ لیکن کئی روزانہ اس پر نگاہ عورت پر پڑی تو دیکھا کہ اس کا تمام جسم و رشتہ کی شاخوں کا متحدہ لرز رہا ہے۔ یہ دیکھ کر رہزن نے عورت سے سوال کیا کہ کیوں کانپ رہی ہو؟ عورت نے سر ہلکے گھٹکے سے اس شہرہ کرتے ہوئے کہا کہ خدا سے ڈرتی ہوں۔ رہزن نے پھر پوچھا کہ اس سے پہلے کبھی تم نے کوئی فعل حرام انجام دیا ہے؟ عورت نے کہا پروردگار کا ظالم کی عزت و جدل کی قسم اب تک کوئی ایسا کام انجام نہیں دیا ہے جب یہ سنا تو عورت کی حالت دیکھ کر رہزن بہت متشدد ہوا کہ کہہ کر کہ تو نے کبھی ایسا کوئی فعل انجام نہیں دیا اور اب تو میرے محبوب کو گمراہی کے یا خود راہی نہیں ہے پھر اس اصل قدر ڈر رہی ہے خدا کی قسم مجھے تجھ سے زیادہ ڈرنا چاہیے۔ یہ کہہ کر اپنا ارادہ بدل دیا اور اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور پتے گذشتہ گناہ سے توبہ کی راہ چلی جب جزیرہ سے گھر کی طرف جا رہا تھا راستے میں ایک راہب سے ملاقات ہوئی۔ کچھ دیر تک دونوں ساتھ چلتے رہے جب دھوپ میں تیری پیدا ہوئی تو راہب نے کہا کہ جوان! بہتر ہے کہ تو دعا کر کہ خداوند عالم ہمارے سر پر یہ برکت کے لئے کوئی برسیا بھیج دے تاکہ تجھے آرام مل سکے

جوان نے شرمندگی سے کہا میں نے قرینہ الی اللہ کوئی ٹیک کا نہیں کیا ہے کہ دعا کر سکوں۔ راہب نے کہا تو میں دعا کرتا ہوں کہ تم اپنی جہاد جوان سے قبول کر لیا۔ راہب نے دست دعا بلند کئے کہ خداوند ہمارے سکون کے لئے کوئی دوا بھیج دے۔ راہزن نے اسے کچھ دیر میں نہ گذری تھی کہ سون کے کچھ جھستے پر بدن چھا گئے اور یہ دونوں سایہ ہر میں رہتے پڑے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ایک دو لڑکے پہنچے۔ ایک راستے کی طرف راہب دوسرے کی طرف جوان پل اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے اپنا ایک راہب نے دیکھا کہ اب یہ وہ جوان کے سر پر سایہ کئے ہوئے سے آواہن ہے کہ اب معلوم ہوا کہ تم مجھ سے بہتر ہو تمہاری دعا قبول ہوئی ہے میرا خلیفہ تم مجھے سزا دیا۔ خداوند ہمارے عورت کا۔ اس وقت خاندان طہران۔

جونہی آتا ہے۔ راہب نے کہا کہ صرف اس وقت تمہارے دل میں خوف پیدا ہونے کی وجہ سے خدا نے تمہارے گناہ بخش دیئے۔ مگر خلیفہ دیکھنا کہ آئندہ کبھی معصیت نہ ہونے پڑے

۲۲. کیا خوف احتساب و تائب؟

اسحق بن عمار کہتا ہے کہ میں دولت بہت زیادہ ہونگا تو میرے اپنے غلام کو دروازے پہ بیٹھ دیا اور کہا کہ اگر کوئی مائیت منہ شیعہ دیا سنا تو اسے سزا کر دینا۔ اسی سال میں مکہ گیا دبا، حضرت ابابکر صدیقؓ کی خدمت میں پہنچا اور جیسا مسلم کیا آپ نے بروصہ راہی کے ساتھ جواب سلام دیا۔ میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر تصدیقوں مجھ سے کہوں، راضی ہیں؟ جس وجہ سے آپ کے خوف سے عسکرم ہوں تو انکے فرمایا۔ میری ناراضگی کا سبب وہی

امیر المومنین نے فرمایا، اتنا سمجھ لو کہ جو قطرہ اشک خدا کے خوف کی بن پر آنکھ سے نکلتا ہے وہ آتش جہنم کے بہت سے دریاؤں سے گزرتا ہے جو خوف خدا میں آنسو بہتا ہے۔ وہ کسی سے دوسری یا دشمنی اللہ کے لئے کرتا ہے تو اس سے زیادہ خدا کے نزدیک کوئی چیز نہیں۔

نوٹ: اگر کوئی کسی سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے تو اس کی محبت پر کسی کو مقدم نہ کرے گا۔ اگر کوئی خدا کی ناراضگی کا باعث ہو تو اس کا انجام اللہ والا کچھ نہیں دیکھ گا۔ اب جب کہ تم یہ خصوصیت رکھتے ہو کہ تم نے حقائق ایمانی کو کھل کر دیا، انہوں کو کچھ نصیحت کرے، حضرت کی طرف متوجہ کیا، امیر المومنین نے آخر کلام میں فرمایا کہ تم ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے پھر آپ وہاں سے چلے گئے اور جاتے وقت کہہ دیا (بیت شہری فی غملا فی۔۔ صاحب فی ملت) اسے کاش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میری اس غفلت میں تم میری طرف متوجہ ہو یا مجھے غافل ہو۔ خدا! اکاش مجھے معلوم ہوا کہ طوائف و برباد و پتہ نہ ملتا کہ وہ کتنوں پر میری محبتوں کا شکر گزاری کا تیرے نزدیک کیا محبوب ہے؟ صاحب نے کہا خدا کی قسم امیر المومنین تمام بات اسی راز و میاں میں سوز و گداز کی گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

۱۲۔ ہمیں اس دن کیلئے آمادہ رہنا چاہیے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت علی کی مادر گرامی جناب فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ جب کہ آنے

نعم دانندہ اس کے پہرہ پر فرمایا تھے) خدمت رسولؐ میں آئے۔ رسول اسلامؐ نے پوچھا کیا ہوا؟ علیؑ نے جواب دیا میری مادر گرامی کا انتقال ہو گیا ہے۔ یہ سن کر پیغمبر اسلامؐ نے بھی کہا میری ماں کا انتقال ہوا ہے اور رونا شروع کر دیا اور ہانے اور گرائی کہہ کر آپؐ سے ملنے چلے گئے۔ پھر اپنی مرد اور میرا بن حضرت علیؑ کو دے کر فرمایا، اس سے انہیں کفن دو اور تکفین کے بعد مجھے بھی اطلاع دینا جب جہان قبرستان پہنچا تو پیغمبر اسلامؐ نے نماز پڑھائی۔ لیکن اس روز راسی نماز پڑھائی کہ کسی کی نماز جنازہ فلاں سے پہلے اس طرح پڑھاؤں نہیں، ورنہ بعد میں بڑا حال پھر آپؐ قبر میں آکر گرے، اور پھر بھی کہہ دیا، اب دفن کر۔ دفن کے بعد باب فاطمہؑ سے خطاب فرمایا تو انہوں نے جواب دیا ہے شک، رسولؐ! اللہ تو آئے فرمایا کہ جو تمہارے پروردگار۔۔۔ (خدا کیا احسان پڑا تو یا نہیں) فاطمہ بنت اسد نے جواب دیا ہاں، رسولؐ! اللہ! آپؐ کو سہ پہر بس زحمت پیغمبرؐ نے فرمایا اور آپؐ مولائی دعائیں پڑھیں۔ جب آپؐ وہاں سے آئے تو لوگوں نے پوچھا جو عمل آپؐ نے فاطمہ کے جنازہ میں انجام دیا یعنی قبر میں اتنا، اپنے لباس سے کفن دینا طوائف و برباد اور راز و میاں کی گفتگو کرنا، وہ کسی کے جنازہ کے ساتھ انجام نہیں دیا؟ پیغمبرؐ نے فرمایا ہاں بس نے اپنے لباس سے انہیں اس نے کفن دیا کہ میں ایک روز لوگوں کے قیامت کے منشور ہونے کی کیفیت بیان کر رہا تھا تو فاطمہؑ نے کہا ہائے فسوس! اس لئے میں نے اپنے لباس سے انہیں کفن دیا، اور نماز میں خدا سے درخواست کی کہ یہ لباس پرانا نہ ہو تاکہ اس فاطمہؑ کا دل طلبانہ میں منشور ہوں اور جنت میں داخل ہوں۔ خدا نے قبول فرمایا ہے اور میں فاطمہؑ کی قبر میں اس لئے بیٹھا کہ ایک روز میں نے فاطمہؑ کہا کہ جب میت کو قبر میں اتار دیں گے تو دو ملک (منکر و نکیر) ان سے سوال

معنا کی ہے وہ تمہارا بخیر کردہ منہ اس کے ہوا کہ وہ بڑے زیادہ سخت ہے
کیوں کہ میرے عذاب بھی میری عظمت و جلالت کے مناسبت ہے۔ پس اسے ابراہیم
یعنی میرے جندوں کے لئے چھوڑ دو۔ پس تم سے زیادہ ہر بان ہوں۔ میرے بندوں
کے اور میرے درمیان فیصلہ نہ ہو میں جبار و حلیم ہوں، دانا اور حکیم ہوں اپنی
قضا و قدر کے ساتھ ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں۔

پنجم: اگر تم نے البتہ اہل سے فرمایا۔ خدا نے تجھے بھی بہت دیا ہے تاکہ تیرے
صلیب سے فرزند صالح عکرمہ پیدا ہو۔ وہ مسلمانوں کے بعض امور کا اہم دار
ہوگا۔ گنت مصالحت نہ ہوتی تو تجھ پر عذاب نازل ہو جاتا۔ دوسری طرح تمام
قریش بھی ہیں۔ وہ انہیں اسی لئے جہلت دینا ہے کہ جانتے ہیں کہ جانتے ہیں ایمان لائیں
گئے۔ موجودہ کفر کی بنا پر سعادت اخروا کی ہے انہیں محسوس نہیں کرتے۔ یا اس
وجہ سے کہ ان پر عذاب نازل نہیں کرتا کہ ان کے صلیب سے فرزند صالح پیدا ہوگا
اسی لئے یا پ کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے۔ تاکہ مٹا انکی سعادت حاصل کر سکے۔
اور اگر ایسا نہ ہوتا تو تم صلیب پر عذاب نازل ہو جاتا۔

۴۳۔ رحمت خدا گناہگار مومن کے شامل حال ہے

سلیمان بن خالد کہتا ہے کہ خدمت حضرت صدیق میں حاضر ہوا اور اس
آیت کی تلاوت کی (یا صلیب و آمنت .. حسنات) (ص ۱۰۰)
آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے اور عمل صالح انجام دے خلاص
کے گناہوں کی اعمال حسنہ سے بدل دیتا ہے، امام نے فرمایا کہ یہ آیت خدا کے

ماتے میں ہے۔ مرنے کی منت گناہگار بندہ مومن کو جب تدارک مستور ہو جائے
جانتے گا تو خدا خود اس کے گناہ کا حساب کرے گا اور اس کے ایک ایک
گناہ کی طرف اسے توجہ کرے گا۔ کہ انسان روز اس روز قہر کا کام لے گا
سندہ کہے گا باں پروردگار! یہ جہنت ہے وہاں ہے تمام گناہوں کو دیکھ
گا۔ اور ان کا قصہ اتر کرے گا۔ اس وقت کہنے کا میرے ہنسنے میں نے دنیا
میں تیرے ان گناہوں کو پوشیدہ رکھا اور بختت ہوں پھر ملائکہ کو حکم ہوگا
کہ گناہ کے بدلے اسے ثواب دو جب اس کی گناہیاں بھائی سے بدل دیں
جائیں گی تو اس کا نامہ اعمال انہوں کے سامنے لایا جائے گا۔ اسے دیکھ کر اہل
محشر تعجب کریں گے اور کہیں گے کیا اس بندے نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا اور ہم
اس آیت شریفہ (و لعلک یسعدن لکم سبائکم) (حسنات) کا مطلب ہے۔

۴۴۔ بشرہ حانی کی توبہ

صاحب منہاج لکرام لکھتے ہیں کہ بشرہ حانی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
بن جعفر صادق کے سامنے توبہ کی۔ ایک روز امام موسیٰ کاظم خدا میں بشرہ کے
گھر کے پاس سے گزر رہے تھے تو گانے جانے کی آواز یہ سنائی دی۔ وہ اس
وقت بشرہ کے گھر کا کوا بھینکے کھینکے باہر نکلے امام نے فرمایا۔ کینہ! اس گھر
کا مالک تو وہ ہے یا خدا کینہ نے جواب دیا آنا وہ ہے۔ امام موسیٰ بن جعفر نے
دیا۔ توبہ کی جاتی ہے۔ اگر وہ کسی کا بندہ یا عیال ہو تو اپنے آقا و مولائے

پر ایسا اثر کیا کہ اس نے اپنی روشن زندگی میں بعد ہی بٹھے ہی معلوم سے کہا۔

یہ سب شہید و درگاہاں! وقت ختم و خلق ختم کیا ہے۔

فضیل نے صدقوں سے توہین اور وہ رات ایک خواب میں بسر کی۔

اس شہداء میں مجھ میں موجود تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے چوں کہ

مسافروں کے پینے کا وقت ہو رہا تھا ہندوہ کہہ رہے تھے کہ فضیل سے کیسے

بچیں۔ وہ قیفا کہیں راستہ میں بیٹھا ہوا تھا مگر رہا ہو گا قافلو والوں کی یہ

گفتگو سن کر فضیل اور بھی زیادہ متاثر ہوا اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں

کتاب بخشت ہوں بہت سے آسودہ خاطر انسان میری وجہ سے تشویش میں پڑ

جاتے ہیں۔ یہ سوچ کر اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور قافلو والوں سے اپنا تعارف کرانے

ہوئے کہا تم لوگ مطمئن رہو۔ اب کسی قافلہ کو مجھ سے اذیت نہ پہنچے گی۔

۴۰۔ حقیقی توبہ

جب جنگ تہوک کا وقت قریب آیا تو پیغمبر اسلامؐ نے مسلمانوں کو جنگ

کی ترغیب دی۔ تمام سپہ سالار اسلام جنگ کے لئے چلے گئے مگر کچھ منافق

اور منافقین ایسے مومن جن کے دلوں میں چبہ نفاق تھا جنگ کے لئے نہ گئے نہ راہ شکر

کی مخالفت کی مخالفت کرنے والے مومنوں میں سے ایک کعب بن ابی لہب تھا

تھا کعب کے کہا میں روزِ جنگ تہوک کے موقع پر میری قدرت و طاقت

پہلے سے زیادہ تھی۔ اور میں موقع کے علاوہ جب جنگ تہوک واقع ہوئی میرے

پاس کبھی نہ سو رہا۔ یہ سب ہر روز میں سوچتا تھا کہ آج جنگ کے لئے جاؤں

۱۔ مدحیات الجنات، لفظ فضیل

ڈرتا کھینچنے لگا کھینچنے لگا۔ بشر شراب پینے کے لئے آمادہ بیٹھا ہوا تھا۔

چونکہ کینہ کو دپس آسے میں تاخیر ہوئی لہذا بشر کے تاج کا سبب پوچھ

تو کینہ نے کہا ہمارے گھر کے پاس سے ایک شخص گزر رہا تھا اس نے مجھ سے

پوچھا کہ اس گھر کا مالک آزاد ہے یا غلام تو میں نے کہا آزاد ہے تو انہوں

نے کہا ہاں۔ اگر غلام ہوتا تو اپنے قاصد کرتا۔ اس بات کا بشر پر اتنا اثر ہوا

کہ بوش ہو گئے۔ ننگے پر گھر سے نکلا، امام کی خدمت میں پہنچا پھر آپ کے سامنے

توہین کی۔ اور گزشتہ غلیبوں کی معافی چاہی اور رونا ہوا واپس آیا۔

اس کے بعد تمام ہر ایمان ترک کر دیں اور از حد لوگوں میں اس کا شمار

ہونے لگا۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ بشر برہنہ پاؤں گرا امام کی خدمت میں پہنچا اور

توہین کی۔ اس لئے لوگوں نے انہیں حافی (برہنہ پا) کا لقب دیا۔

۳۹۔ مشہور احسن

فضیل بن عیاض اپنی جسدانی زندگی میں سرخس اور سیور کے اطراف

جو انب میں مشہور رہنوں میں شمار ہوتا تھا۔ ایک مدت تک وہ یہ کام کرتا

رہا۔ اور رات رات میں بڑے مشہور ہو گیا آہستہ آہستہ اس کے دل میں ایک

لڑکی کا محبت پیدا ہوئی۔ ایک رات اس نے لڑکی سے ملنے کا ارادہ کیا درخت

میں ایک دیور بنی تھی وہ جب دیور میر چڑھ کر لڑکی کے پاس جا آیا ہوتا تھا تو

ایک شخص کو درخت پر لٹا کر دیکھتے ہوئے تھا۔ "ہر بات میں

تو (میں) کیا وہ وقت نہیں ہے۔ مومنوں میں متوجہ و متوجہ

کرنا اور خوفِ خدا کے دلوں میں پیدا ہوا ہے۔ فیض بھی دیوار کے

آدھے سے ایک ہی تھا۔ یہ سب آپس میں آیت سے اس کے د

کا مگر ہوا گذر جاتا تھا، اور میں نہ جاتا اسی طرح دوسرے دن بھی رہتا۔
آخر کار میں نے ہستی کی اور تنگ کیے بیٹے جاسے اور مسلمانوں کے
ساتھ دینے سے گریز کیا۔ دن میں بازار چلا جاتا تھا لیکن میرا کام بھی نہ بنتا
اور یہ مقصد حاصل ہوتا تھا میں نے غلال ابن امیہ اور مرارہ بن ریح سے ملاقات
کی۔ میری طرح وہ بھی جنگ کے لئے نہیں گئے تھے۔ ان کا بھی یہی بیان تھا کہ کار
و بار درست نہیں ہے۔

جس کے مسلمان جنگ شہوک میں مصروف رہے ہم اسی پریشانی میں مبتلا
رہے۔ جب ہم نے یہ سنا کہ سپاہیہ اسلام پیغمبر کے ساتھ واپس آ رہے
ہیں تو ہم اپنی حرکت پر نادم ہوئے۔ اور ان کے استقبال کے لئے گئے جب
رسول اللہ کی خدمت میں پہنچے تو سلام کر کے انہیں فتح کی تہنیت دی آنحضرت
نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور میری طرف سے رشتہ موڑ دیا ہم نے اپنے دوستوں
اور ساتھیوں کو سنا کہ کیا تو! بدھوں نے بھی کوئی موجب نہ دیا جب یہ خبر ہمارے
گھڑیوں تک پہنچی تو انہوں نے بھی ہم سے گفتگو نہ کر دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ
حالت ہو گئی کہ جب ہم مسجد میں جا کر کس سے بات کرتے تو کوئی جواب نہیں
دیتا تھا۔

ہم نے ان کو تو بننے پیغمبر اسلام سے سنا کہ کہا کہ آپ ہمارے شوہر دن
سے نہ رہیں گے اگر آپ تکم دیں تو ہم بھی ان سے جدا ہو جائیں پیغمبر کو تم نے
فرمایا ان سے جدا نہ ہونا لیکن انہیں اپنے مقصود پر اختیار نہیں دینا یہ حالت
دیکھ کر کعبہ اور ان کے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اب مدینہ میں رہنے سے کیا
فائدہ پیغمبر اسلام سے لے کر ہمارے دوست ساتھی اور گھر و مکان نے
ہم سے تعذبات منقطع کر دیئے ہیں۔ ہمیں اب دیہے سے نکلا کر پہاڑ و مہمیں

بیشکر توبہ اور استغفار کرنا چاہیئے۔ تب خدا ہماری توبہ قبول کرے گا۔ ورنہ اسی
طرح سن و نیا سے بچے وارش گئے۔ یہ سوچ کر غصوں و بازوئیں پٹے گئے دن
میں روزہ رکھتے اور رات کو نمازات کیا کرتے تھے۔ ان کے گھروانے انہیں کھا
چنچا دینے لگا ان سے بات چیت نہ کرتے تھے۔ ایک مدت تک وہ لوگ گریہ و
زاری کرتے رہے، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اسی طرح پچاس دن گزار دیئے
ایک روز کعبہ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ جب ہم سے خدا و رسول بناوے
دوست اور گھر والے سب ہی ناراض ہیں راہ کوئی بات بھی نہیں کرتے، تو ہم
لوگوں کو آپس میں نہ لولنا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے سے جدا ہو جانا چاہیئے
ہم میں سے ہر ایک الگ الگ بیٹھ کر توبہ و استغفار کرے اور ہم مرتے دم تک
آپس میں گفتگو نہ کریں گے۔ شاید اس وقت خدا ہماری توبہ قبول کرے۔ تین روزہ
تک بالکل الگ رہ کر ہر ایک نے مناجات کیا اور آپس میں ملاقات ہی نہ کی تیسری
رات جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تھے اس وقت قبولیت توبہ کے سبب
میں آیت نازل ہوئی اَلْقُدْرَاتُ عَلٰی لَیْسَی ہوا۔ نواب
اس جہیم خد نے انصار و مہاجرین کی توبہ پیغمبر کے واسطے سے قبول کر لی مہاجرین
نے دشواریوں میں بھی کو پیروی کی اور قریب تھا کہ ان میں سے بعض کے ولی
ارادہ سے بدل جائیں دشواری کی بنا جنگ کے لئے نہ جائیں بلکہ جیب و ہراہ
راست پر آگئے تو خدا نے ان کو معاف کر دیا۔ اور خدا مونیس پر رحم کرنے والا
ہے۔ اور ان آدمیوں کی توبہ بھی قبول کر لی جنہوں نے مخالفت کی تھی یہ اور جنگ
کے لئے نہیں گئے تھے انہیں اس قدر دشواریاں پیش آئیں کہ زمین آبی و آسمان

کے باوجود ان کے لئے تنگ ہو گئی اور ان کے دل ٹمگین اور پریشان ہو گئے۔
انہوں نے جانتا تھا کہ خدا کے علاوہ کوئی پناہ نہیں دے سکتا، بلکہ شک خدا کو
قبل کرنے والا اور مہربان ہے۔

۴۱۔ ایک اور نمونہ

ابو بصیر کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی ایک ظالم بادشاہ کے دربار میں سے
تھا۔ ایک مرتبہ اسے بہت سی دولت ملی۔ ان میں چند کاغذ بکے والے گھڑیاں بھی
تھیں، اکثر اس کے یہاں مشن و طوطے کی گھنٹیاں گرم تر تھیں۔ اور اپنا وقت بوجہ
میں گزارتا تھا۔ یہ شراب پی کر نفعی گاتیں پڑوس میں رہنے کی وجہ سے یہ ہمیشہ
اس سے ناراض رہتا تھا۔ میں نے کئی مرتبہ اسے متوجہ کیا، لیکن اس نے قبول نہ
کیا۔ میں نے اس سے بتا دیا کہ وہ ایک روز بولیں تو شہنشاہ کا سیر ہوا
لیکن تو شیطانات کا تاج نہیں ہٹا، اگر تو میری نمائندگی کرے گا تو امام جعفر صادق
سے بیان کرے تو شاید تیری بدولت خدا تجھے پرویٹھس سے نجات دے۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ اس شخص کی بات سے میں بہت متاثر ہوا جب میں بہتر
صحت دق کی خدمت میں پہنچا تو اسے پڑوسی واقف بیان کیا، تو پ نے فرمایا جب
تم کو فوجا اور دو تھ سے ملنے کے لئے آئے تو تم کہیں کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم
ایسے بڑے کام چھوڑ دو تو میں تمہاری جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔ جب میں کو فوجیا
تو لوگ مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ سیر پڑوسی ان کے ساتھ تھا جب وہ واپس
جائے گا تو میں لے جاتا ہوں اور لوگوں کے جہنم کے بعد اس سے کہا کہ میں نے
تیرے امام جعفر صادق سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میری خدمت
میں بعد اس کے کہ تم اپنے بڑے کام چھوڑ دو تو میری قیامت کی جنت کی ضمانت

لےتا ہوں۔ یہ سنکر وہ رو رہنے لگا۔ اور بولا خدا کی قسم کیا جنتوں میں جہنم سے
بہتر ہے؟ میں نے کہا ہاں، نہ ان کی قسم کہ ہے۔ تو وہ بولا میرے لئے یہی کافی ہے
پھر میرے گھر سے چلا گیا۔

کچھ روز گزرنے کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا تو دیکھا اور دیکھا
چچے پر سہ کھڑ ہے۔ مجھے دیکھ کر ہمارے میں نے اپنا تمام... اس کی سزا میں توجہ کر دیا۔
اب کوئی چیز باقی نہیں ہے۔ اسی نے یہ دروازہ کے مجھے پر سہ کھڑا ہوں میں نے
دوستوں کے پاس گیا اور اس کے سے کچھ بے وقوفہ دیکھا۔ پھر کچھ دن بعد اس
نے مجھے پیغام بھیجا کہ یہاں رہو تو تم سے منہ پاتا ہوں، تو میں اکثر اس کی
عیادت کے لئے جاتا تھا۔ اور اس کے عیادت وغیرہ کا خیاب رکھتا تھا، آخر کار جب
اس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو میں اس کے بستہ کے پاس پہنچا ہوا تھا وہ جاگے
بے پروہ ہوا پھر خوشی میں اس کے بعد اس کے لئے کئے گئے۔ ابو بصیر کہتے ہیں
تو اسے پناہ دے پور کر دیا۔ اسی سال جب میں حج کے لئے گیا تو امام کی خدمت میں
پہنچا دروازہ پر دستک دے کر وہ کہتا تھا کہ جب میں داخل ہوں ہا
تھا تو میرا ایک پر دروازہ کے باہر اور دو گھر کے اندر تھا امام نے فرمایا ابو بصیر
تم نے تمہارے پڑوسی سے کہا کہ تمہارا وعدہ پورا کر دیا۔

۴۲۔ مایوس نہ ہو

سلام بن مستہر کہتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا
ایک وقت حضور بن میں بھی گیا اور کچھ سوالات کئے، اور باتیں کرتے ہوئے میں نے

خدا آپ کو طوبی عریض فرمائے اور جس سے یہ ریاہ استغفار کا اہل حق دے
میں ایسے حالات تھے کہ میں کرنا چاہتا ہوں

جب ہم آپ کی خدمت میں سرگرم رہے ہیں تو بارہ ہفتے سے پہلے ہمارا
دب پاک و صاف ہو جاتا ہے اور دنیا کو ہم بھول جاتے ہیں چھر گلوں کی دوست
شرکت کی ہمارا نظریہ کا کوئی قیمت نہیں رہ جاتی لیکن جب آپ سے دور ہو جاتا
ہیں اور اجڑوں اور لڑوں کے ساتھ شہست و ہرناست کرتے ہیں تو ہمارے دل
میں جب دنیا پیدا ہو جاتی ہے۔ اٹھنے میں کہ جواب میں تو یہ کہ دنیا ہی نہیں ہے
جو کبھی سخت اذیتیں ہم ہو جاتی ہیں۔ اسی بغیر و خدا کی مہربانی سے نصیب کیا جاتا
ہے پھر لے دیا اسحابِ حضرت رسول خدا آپ سے کہا کرتے تھے کہ جہاں رہتے ہیں
مکہ کہیں منافق نہ ہو جائیں تو ہر گز کہتے تھے کہ تم کس طرح منافق ہو سکتے ہو؟
تو وہ کہتے تھے کہ جب ہم آپ کی خدمت میں رہتے ہیں تو آپ ہمارے دوسرے کو یہ
کہتے اور ترسک کر رہتے ہیں۔ ہمارے دوسرے ہر خوف طرہ میں
جہاں ہے وہ دنیا سے ہم غافل ہو جاتے ہیں اور یہ عدم ہونا ہے کہ گویا ہم
آخرت و جنت اللہ ہم کو اپنی نظر و دست دیکھ رہے ہیں لیکن یہ حالت اسی وقت
تک رہتی ہے جب تک ہم آپ کی خدمت میں رہتے ہیں۔ مگر ہم جب
یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ وہاں پہنچے ہو کہو دیکھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کس
کیفیت کا وہاں ہمارے ہاتھ سے اس طرح جھوٹ جائے گا کہ گویا کبھی ہم سے
سابقہ ہی ذرا ہو گیا اس صورت میں حروفِ حق نہ ہو سگے؟ سچے سچے نصیر
ہرگز نہیں یہ تغیرات و تحولاتِ حسیہ کی بنا پر ہوتے ہیں کیوں کہ وہ ہمیں دنیا
کے طرف مائل کرتے ہیں۔ خدا کی قسم کہ جسے جو حالت میں نکلتا اگر اس پر باقی رہے
تو وہ نہ کہ تم سے متعلق کہتے ہیں اور قریاں کی سطح پر چل سکتے ہو اور سولا نکھ۔

اب اس وقت سے اگر تم کو کسب بعد تو یہ کرتے تو خدا
و دوسری مخلوق پر کہ یہاں تک کہ وہ گنہگار ہے اور طلبِ مرتبت کرتے تو
خدا انہیں بخشے۔ تحقیق مومن کی ہر برائی بخش ہوئی ہے۔ اور میں کا سچا یہاں تا
جس وقت وہ گنہگار نہ ہو کہتے ہیں۔ پھر گنہگار ہے۔ اور پھر گنہگار نہ ہو کہتے ہیں۔
کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے کہ ہر گنہگار کو بخش دے گا۔
اور اس آیت میں فرماتا ہے (ایسا تقرب ہے)۔

۴۳۔ ہر گناہ کے لئے مخصوص توبہ ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ گناہتیں مائیں ہیں کبھی غفلت
یہ کوشش کرنا تھا کہ ملاطفت سے مال دنیا حاصل کرے۔ غرور و پنے، رادے
میں کامیاب نہ ہو سکا۔ نوشیہا نا اسالی صورت میں اس کے پاس نہ کر کہنے لگا کہ تو
مے مال دنیا کو حلال طریقے سے حاصل کرنا چاہا مگر حاصل نہ کر سکا۔ پھر حرام
طریقے سے حاصل کرنا چاہا تو وہ بھی قحط سے نہ ہوا۔ یہ تو پہلے تو میرے تھے۔ بسا
راستہ تیرے ہاتھ سے تیرا مقصد حاصل ہو جائے اور تجھے بہت سی دولت ہے۔
لوگ بھی تیرے پیروی کریں۔ پر مشنکر اس نے جواب دیا۔ ہاں میں اس بات پر
آمادہ ہوں۔ تیرے کہنا اپنی طرف سے ایک دین بھی ذکر و رلوگوں کو اس
کی طرف دعوت دے۔ میں نے ایسا ہی کیا لوگ اس کی پیروی نہ کیے لکھنے پر اسے
خدا انہیں کے مطابق دولت دنیا بھی مل گئی۔

ایک روز وہ غیال آیا کہ میں نے کتنا عطا کام کیا ہے کہ ایک نبی ان اہل

خداوند عالم نے اس زمانہ کے نبی پر وحی کی کہ اس شخص سے کبر و کمبری عزت و جلال کی قسم اگر تجھے پکارا کرتے پکارا کرتے تیرے جسم کا ایک ایک عضو جدا ہو جائے تب بھی تیری توبہ اس وقت قبول نہ کروں گا جب تک کہ جو لوگ تیرے دیں پر مرے ہیں اور جنہیں تو نے گمراہ کیا ہے انہیں حقیقت حال سے آگاہ نہ کر دے اور وہ تیرے دیں کو نہ چھوڑیں (اسی کے لئے یہ کام بھی ممکن نہ تھا)

(القدح الممتلئ) وهو عطاء للممتقنين في Li (المرزقي العابد)

[illegible]

پھیلیاں حضرت کے مطابق روزِ شنبہ شکار سے گھوڑا رشتیں لٹایوں کے لئے
 جو غریب تھیں اور شام تک وہیں رہیں لیکن جب وہ لوہیں جانا چاہتے تھے تو آسانی
 سے جال میں پھنس جاتے تھے۔ شکار می روزِ یکشنبہ بند کسی رحمت کے جال میں پھنس گئی
 پھیلیوں کا شکار کر لیتے تھے۔ وہ لوگ گنگہ سے بچنے کا قصد کر سنے کے لئے کہتے تھے
 کہ ہم نے شنبہ کے دن شکار نہیں کیا بلکہ آج یکشنبہ کو شکار کر رہے ہیں۔ شنبہ
 کے دن پھیل کا شکار ہوتا ہے۔ امام زین العابدینؑ عابدین فرماتے ہیں
 کہ وہ لوگ اپنے دعوے میں جھوٹے تھے کیوں کہ وہ شنبہ کو نالیاں دیا کر جاں
 لگا دیتے تھے اور (دوسرے دن) شکار کر لیتے تھے۔ اس طرح روزِ امان سید
 کر کے بہت سی پھیلیاں حاصل کر لیتے۔ اور بہت سی دولت حاصل کر کے عیش و
 عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اس شہر میں تقریباً اسی بڑی رہتے تھے
 جن میں سے ستر ہزار آدمی بھی طریقہ کار اختیار کر کے بیٹے تھے اور باقی
 ان کو حاکم، خربانی اور ان کی بدکرداری سے روکتے تھے جن پر اس آیت میں
 خداوندِ عالم نے ان کی داستان کی طرف اشارہ کیا ہے۔

جب نصیحت کرتے واپس آئے دیکھا کہ لوگوں پر ہماری بات کا کوئی اثر نہیں ہے تو انہوں نے وہ شہر چھوڑ کر دوسرے شہر میں رہنے لگے کہ کوئی بھر دے نہیں ہے کہ آدھی رات میں عذاب نازل ہوا اور ہم بھی ان کے درمیان ہوں۔ ان کے جانے کے بعد صلیت رات میں حید گروں کو صبح کر کے بندر بنا دیا۔ صبح ہوئی تو نہ قلعہ کا دروازہ کھلے اور نہ کوئی اس میں سے نکلا اور نہ کوئی داخل ہو سکا۔ جب دروازہ نہ کھلنے کی اطلاع قریب و دور میں پہنچی تو اطراف سے لوگ آئے اور دیوار پر چڑھ کر دیکھا تو قلعہ کے تمام اندر بند روں کی شکل میں نظر آئے۔ بعض لوگ کچھ حواست اور انشائی دیکھ کر اپنے دوستوں کو بچان دیتے اور ان سے پوچھتے کہ تم قلعہ میں داخل ہو تو میرے پاس آہ کیے ہوئے افراد کہہ تے ہیں وہ تک یہی صورت حال رہی۔ پھر دوسرے دست ہارشی ہوئی اور آندھ میں جی اسی مونیان میں خدائے نہیں مہسودیا

آفر وایت موزن یعقوب نے تفسیر پر بیان ۲ ج ص ۱۳ پر روایت نقل کی ہے (عن ابن عبد اللہ واحد یا معدود اقلہا کوا)۔
تو جسے جب نہ ہو تو اسے احکام الہی کو روا کر دیا تو ہم نے منہ
نبی عن امیر کرنے والوں کو حجت دی، امام محمد ص وقت نے آئینہ شمس کے
ذیل میں یہ امر یاد فرمایا کہ یہ لوگ تین طرح کے تھے۔
..... جو لوگ خود اس احکام الہی پر عمل کرتے اور وہ مردوں کو بھی امر بامر و نہ کرتے
تھے انہیں نجسات ملی:

۱۲) جو لوگ عمل کرتے تھے لیکن اس پر بالعدوئیں غلبہ کرتے تھے وہ مسخ ہو گئے۔
۱۳) جو لوگ نہ عمل کرتے تھے اور نہ ہی اس پر بالعدوئیں غلبہ کرتے وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

۴۵۔ بیس حضرت ارشد م

حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص جس کا نام تھا
نے اس سے فرمایا کہ تمہیں ان دو چیزوں میں سے کیا پسند ہے؟ میں تیرے لئے
میں سے کچھ بھیج دوں گا۔ وہ اس سے فرمایا کہ میں تیرے لئے ایک دروازہ
کھول دوں گا جس سے تو ہر شخص کو جو چاہے اور اس میں سے جو چاہے

سے اپنے قریب کے ضعیف و شیعہوں کو نجات دے کر توفیق دے گا۔ لیکن اگر بہتر انتہا یہ کہ تو پھر ایک سال چیز دوں گا اس شخص سے جو کہ مولا کی دونوں چیزوں کا ثواب برہم ہے ۹ امام نے فرمایا کہ اس کا ثواب تمام دنیا کی ہمت سے جیسے گنا بہتر ہے تو اس نے کہا پھر میں کم قیمت کا کیوں انتخاب کروں؟ میں باب علم کو اختیار کرتا ہوں یعنی میرے لئے ایک دروازہ علم کا کھول دوں ایسا شکر ادا کرنا فرمایا تم نے اچھی چیز کا انتخاب کیا، پھر اس کو وہ علم سکھایا اور سیتل ہزار روپے بھی دیتے۔ وہ امام سے رخصت ہو کر اپنے قہر پڑی اور اس ناصبی سے بحث کی اور اسے محبوب کر دیا یہ خبر امام سے جیتی تو بھی ملی ایک روز اتفاقاً پھر وہ شخص خدشتہ امام میں منبر پر تویاب نے فرمایا کہ تمہارے برابر کسی نے فائدہ اٹھایا اور تمہارے دوستوں میں سے کسی کو تیری دولت ملی کیونکہ تم نے کئی چیزیں حاصل کر لیں۔

۱۱۔ دوستی خدا۔

۱۲۔ دوستی پیغمبر و وصی۔

۱۳۔ دونوں حالتوں میں ہر روز تیرے معصومین علیہم السلام کی صحبت

۱۴۔ دوستی ملائکہ۔

۱۵۔ مومنین کی صحبت و درویشوں کے ساتھ اور کافروں کے ساتھ برائیوں سے بچنے کا مبارک چوتھیں مبارک ہوتا

۴۶۔ تحصیل علم بھی اور توسل بھی

حق میری محمد نبی جہاں جو خدا نے محمد بن محمد سے ہے میں وہ واسطوں سے

لے۔ امام حسن و علی علیہ السلام سے ملنا اور ان سے ملنا۔

نقل کرتے ہیں کہ شیخ رضی اللہ عنہما کے ایک شاگرد نے بیان کیا کہ جب میں ابتدائی تعلیم حاصل کر چکا تو تحصیل علم کی غرض سے نجف شریف گیا اور وہاں شیخ رضی اللہ عنہما کے دروس میں شرکت کرنے لگا۔ لیکن میں ان کی تقریر یا سبک نہ سمجھ سکا۔ مجھے اس بات کا بہت احساس ہوا۔ ہر چند کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور درس نہ سمجھ سکا آخر کار حضرت امیر سے مشورہ کیا۔

یہ ایک روز خواب میں حضرت امیر مؤمنین کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم میرے کان میں پڑھ دی۔ صبح جب دوسرے پڑھنے کے لئے گیا تو درس باقاعدہ سمجھا آہستہ آہستہ پیش رفت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ دوسرے میں اشکال گھٹنے لگا۔ ایک روز منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور درس سے استقامت پر بہت سے اشکال گئے پھر درس ختم ہونے کے بعد جب شیخ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے آہستہ سے میرے کان میں فرمایا کہ جس نے تمہارے کان میں صرف بسم اللہ پڑھا ہے اس نے میرے کان میں پہلے ہی پوری سورہ حمد پڑھ دی ہے۔

۴۷۔ عالم منہر کا نقصان

دعایہ المستدعات امام ابن ابی الحدید علیہ السلام نے چار مقام میں لکھتے ہیں کہ معاویہ سپہ سالار، صلیب کو لپکھ دے امیر مؤمنین علی کے خلاف روایت کر دینے اور لوگوں کے سامنے بیان کرنے پر آمادہ نہ کرنا تھا یہ کہتا تھا کہ میں۔ دینیوں کے جلسوں میں علی کے خلاف نفرت و رنجش کا مفہوم پھیلانے سے۔ اس کام کے لئے کافی قسم صرف کرتا تھا۔ تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ حدیثیں سنیں اور لوگوں کے دل میں اس بات کا رنجش پیدا ہو۔ پناہ

لوگ بھی معاویہ کی خواہش پوری کرتے تھے خود سامعتہ روایت بیان کرنے والے لوگوں میں سے ابوہریرہ، عمر دین عامر اور مغیرہ بن قیس بھی ہیں۔ انہیں کہتے ہیں کہ جو معاویہ کے ساتھ عراق گیا تو پہلے مسجد کوفہ کی طرف گیا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ بہت سے لوگ اس کے استقبال کے لئے، در اس کی قدریت کے لئے آئے ہوئے ہیں ابوہریرہ لوگوں کے ساتھ دوڑا اور ہوا کر پڑا۔ پھر خلیفہ نے تہنایا پاتھ پیشانی پر مار کر اٹھا کہ لوگ اس کی بات کا یقین کر سکیں، البتہ یہاں انصاف ... نفس ہائے انسان اسے اہل عساق کیا نام پہ سوچ سکتے ہیں کہ میں خلیفہ در رسوں پر تہمت لگا کر ایسا جھکاؤ جنہم خاؤں گا۔

خدا کی قسم میں نے پیغمبر سے شناسا ہے کہ ہر جمعہ کو ایک حرم تولا ہے عیرانی (نوس) میرا حرم مدینہ میں کوہ طبر سے لے کر کوہ ثور تک ہے۔ جو شخص علاقہ میں فتنہ برپا کرے خدا کا لنگہ اور لوگوں کی اس پر لعنت ہو وہ مشہد (احداث فی جا) اور خدا کو ہے کہ کل نے مدینہ میں فتنہ برپا کیا۔ جب یہ خبر میں دیکھ لی تو پوچھنے لگا کہ یہ حق ہے یا نہیں اور اس کو بہت کچھ دیا جو کوست مدینہ بھی اس کو دے دی نہ خوشی کے رنج، زیادہ میں لکھتا ہے کہ ابوہریرہ کو مغیرہ کے پاس بہت پسند تھا یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو وہ وہیں ترش ڈاک کر بنا یا جاتا تھا ابوہریرہ معاویہ کے دسترخوان پر بیٹھ کر مغیرہ کو کھانا دیا اور جب وقت نماز ہوتا تو غسل کے بعد نماز پڑھنے چلا جاتا۔ جب کوئی اس میں اعتراض کرتا تو وہ کہتا تھا کہ مغیرہ معاویہ علی مصنف معاویہ کے دسترخوان کا مغیرہ اچھا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ لیکن غف ز غفل کی اقدام میں افضل ہے

۱۰۴۸ اس نے امام کی نقس کی

ایک بادشاہ کے دربار میں ایک مسخرہ رہتا تھا وہ لوگوں کی نقس کر کے بادشاہ کو خوش کیا کرتا تھا۔ بادشاہ مذہب، ہنسنت سے متعلق رکھتا تھا لیکن اس کا وزیر نامی اور دشمن اہل بیت نبوت تھا۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے مسخرہ کو اور وزیر کو اپنی جگہ پر بٹھا دیا وزیر یہ جان کر مسخرہ دوستوں میں بشت ہے۔ اور شیخہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک دن اس نے مسخرے کو پوچھا کہ تم میرے سامنے بھی نقس کرو اس نے بہت انکار کیا اور معذرت چاہی۔ لیکن وزیر نے قبول نہ کیا تو مسخرہ نے ایک روز کی مجلس عالی دوسرے دن باس اس عراب پہنچے ہوئے ان کے تیر تلو رہا لی کر کے آیا اور وزیر سے حکامانہ انداز میں محبت چھین کر کہا خدا وشن اور میری جلالت جلا فضل پر وہاں سے آؤ ورنہ تمہاری نقس کروں گا وزیر نے اس کا کام نہ سونپا تھا اور بہت مسخرہ دور قریب آیا پھر سخت انداز سے اپنی بات کی تکرار کی اور تھوڑی سی تلو نیام سے ہاتھ لگا کر اس کا تیسری مرتبہ میں اپنی چوری طاقت کا غلبہ کرتے ہوئے آگے بڑھا اور تلو اور نیام سے ہاتھ لگا کر پھر آخر میں اس نے اپنی بات کہی وزیر نے اس کی وجہ سے بے عافیت تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ کچھ پتلی تلو تیز عوار اس کے سر پر لگا اور ایک ور میں اس کی زندگی تمام ہو گئی۔ (روایہ کے بعد) جب بادشاہ کو یہ خبر ملی تو مسخرہ فرار ہو گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے تلاش کیا جائے جب مسخرہ کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لایا گیا تو اس نے تمام واقعہ بادشاہ کو سن دیا۔

واقعی سنگ بادشاہ بہت غصہ انداز سے معاف کر دیا

۴۹۔ دوستی اہل بیت

فخر بن مسلم کہتے ہیں کہ میں کوفہ سے مدینہ کا قصد کر کے چلا چوں کہ میرا بھائی تھا، تو میری بیوی کی اطلاع حضرت محمد باقرؑ کو دی گئی آپ نے خوان پوچھنے سے ڈھک کر ایک غلام کے ذریعہ کچھ شربت بھیجا جب غلام شربت لے کر آیا تو کہا کہ امامؑ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب کہ تم شربت نہ پل میں منہ ہمارے پاس سے نہ جاؤ۔ جس دم میں شربت پہنچا ہا تو اس سے شک کے گوشو آ رہی تھی پہنچنے میں بہت ہی عمدہ اور خفیہ محسوس ہوا۔ میں شربت پل چکا تو غلام نے کہا امامؑ نے فرمایا ہے کہ شربت پل کو میرے پاس آ جا، پس آنحضرتؐ کی فرمائش کے بارے میں سوچنے لگا۔ حال نگہ شربت پہنچنے سے قبل مجھ میں کھڑے ہوئے کہ میں طاقت نفسی تو مجھے محسوس ہوا کہ میں فوراً دس زنجیروں میں جکڑا ہوں تھا اور اب آزاد ہو گیا ہوں امامؑ کے کے دو حلقہ سراسر پہنچ کر داخل ہوئے کہ اجازت چاہی ز فصوص ی

..... (اختصار) امام علیہ السلام نے بلند آواز میں فرمایا اٹھو۔ گئے۔ آؤ۔ تو میں گھر میں داخل ہوا تو روئے لگا اور سلام کر کے امامؑ کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا امامؑ نے فرمایا تم کیوں رو رہے ہو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قہر مان ہو جاؤں میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میں آپؑ سے بہت دور ہوں کہ کوفہ در مدینہ میں کوئی واسطہ ہے، ورنہ میں حاضر بھی ہوں ہوں تو یہ یادہ نہیں مرہ سکتا۔

امامؑ نے فرمایا تم جو ہر سے بائیں یادہ نہیں رہ سکتے تو خدا نے بھائی دوستوں کو، اس طرح رہو کہ جس سے دور رکھا ہے کیوں کہ تو اور یہ تیک مسافت کے لئے جو تم نے اپنے حواس میں تم حضرت ابی عبد اللہؑ کے متبعین علیہ السلام

کی نامی کرو۔ وہ ہم سے دور طریق میں خدات کے پاس دلی تہا دان پر اللہ کی طرف سے اور دو سلام ہو تم جو یہ کہتے ہو کہ میں سے اور تمہارے درمیان فاصلہ زیادہ ہے تو میں سن دیا اور دنیا پرست لوگوں میں ایک مسافر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مدینہ کے خدات چلے تو میں نے جو یہ کہہ کر ہمت رکھتے ہو، اور مستحق ہمارے پاس رہن چاہتے ہو تو خدا نے تمہارے دل ارادوں سے آفت ہے وہ تمہیں اس کی عیسائیت اور عیسائی کے

۵۰۔ شیعہ کون ہے

جب مامون نے حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ علیہ السلام کو پناہ دے کر مقرر کیا تو کچھ لوگوں نے آکر مامون سے ملاقات کرنا چاہی، اور کہلائے کہ ہم شیعہ ہیں غلام کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے، امامؑ نے جواب میں فرمایا کہ کب دو رہیں جاؤں مجھے فرصت نہیں ہے، وہ لوگ دوسرے روز بھی آئے اور اس طرح کہلائے امامؑ نے پھر فرمایا کہ انہیں واپس کر دو دو پہنچنے تک یہ سلسلہ رہا یہاں تک کہ لوگ امامؑ کی ملاقات سے باز رہیں ہو گئے اور خود میں ایک روز انہوں نے دہلی سے کہا کہ ہمارے آقا علی بن موسیٰ رضاؑ سے عرض کرو کہ تم آپؑ کے بعد علی کے شیعہ ہیں آپؑ نے جو یہ بات داجارت میں دی تو دشمن ہیں قطعاً وہ بیچ میں مابا اگر سیم اس طرح واپس جائیں تو اپنے وطن نہ جائیں گے کیوں کہ یہ یعنی سننے کی تاب نہ رہی، امامؑ نے یہی اندر آنے کی اجازت دی، ان لوگوں نے سلام کیا کہ امامؑ نے جو یہ سہم میں نہیں دی

بھونکے مک ٹوگوں نے اس سے کہا کہ اگر تو اپنی صحت چاہتا ہے تو گرم ہوا ہے سر پر رکھو بخواب لیجئے، ہوا وہ علت کی غرض سے اس کے سر پر رکھتے تھے تاکہ مرض سے نجات ملے۔

ایک دن عمر بن خطاب نے خیاب سے اچھٹا کر مشرکین بتدین کس طرح
مشکوز دیتے تھے۔ خیاب نے اپنی بیٹی سے پیرا ہوا دوسرا لٹھایا اور کہا یہ دیکھو
عمر نے جب خیاب کی بیٹی کو لٹھ سے کھینچ لیا تو کہا خدا کا قسم میں نے اب تک
کسی کی کمر لسی نہیں دیکھی۔ خیاب نے کہا مشرکین میری پشت پر آگس جلتے تھے
اور جب تک میری کمر کا گوشت جوا نہ ہو جاتا اس وقت تک کفار آگ نہ بچھتے
وہ تھے تھے!

خواب الارث کا شرکا عبد اللہ حضرت میر مومیں کے اصحاب میں سے
 تھے۔ ایک روز حوارج تہران نہر کے کنارے ایک تختہ بنا کر گھر رہے تھے
 تو انہوں نے عبد اللہ بن خواب الارث کو دیکھا کہ گلے میں قسوں کا شرکائی ہوٹ
 گا رہے پر سو رہا۔ عبد اللہ کے ساتھ اس کی حاملہ بیوی بھی ہے حوارج نے
 ان سے پوچھا کہ عسک کے دور حکومت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ؟
 عبد اللہ نے جواب دیا : ان علی اعلمہ وانفذ لصلی اللہ
 علیہ وسلم کو بہت کچھ بھیج چکاتے ہیں اور میں کی حد فتنہ سے زیادہ
 (مہر کے گوشتیں) اور انہیں امور میں حدیث کامل ماحصل تھی۔

خوار خاستے کہ ہم بھی تپ آج جو تہوار ہے گلے میں لٹکا ہوا ہے جیسے تہوار ہے
 افسر کا حکم دیتا ہے۔ یہ کہہ کر اس بیچارے کو نہر کے کنارے لے کر گتہ پتہ کر دیا

۱۷۰ اسد الغابہ ج ۲ صفحہ ۵۷

اسلام میں سبقت کرنے والوں میں سے جناب الارث بھی ہیں۔ کفار نے انہیں کافی اذیت دی تاکہ وہ اسلام سے دستبردار ہو جائیں۔ یہی وہ اہل حق نہ ہوئے کفار تنگ جگران کا کمر پر بکھدیتے جس سے ان کی کمر کا گوشت جل جاتا مگر درد استقامت سے کام لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز فرشتے نے رسول اسلام سے کھانا بارو مشرکہ کی تمکات کی۔ اس وقت آنحضرتؐ نے ان کو عید کے سایہ میں چھ دروازے پر رکھے اور فرمایا رہے تھے۔ یہ نے جا کر عرض کیا کہ گئی آپ میں اس شرف مری سے نجات زدوں میں گئے۔ درخداوند عالم سے دعا۔ وہ فرمائی گئے کہ وہاں میں نجات دے۔ اس وقت پیغمبر اکرمؐ کا تہرہ چمک رہا تھا آپؐ لکھتے اور فرمایا۔ تم بے پہلے لوگوں نے تو پر مشیت پر صبر کیا ہے۔ انہیں زخمہ درگوگرد یاں تا تھا۔ ان کے سروں پر آتش سے رکھ دیتے ان کے گوشت دپوست میں لوہے کی گنگھیاں داخل کر دیتے تھے۔ یہی انہوں نے اپنے مذہب میں بدلنا خود دہندہ عالم اسلام کو ایسی طاقت دے گا کہ صنداء سے حضرت موت تنگ جانتی میں سوتے خدا کے لوہے کسی سے نہ ڈریں گئے۔ لیکن تم جلدی کر رہتے ہو۔ جب کہ صبر یہ اور بہتر ہے۔

خواب ایک دوا ہے۔ پیغمبر کریم نہیں بہت چاہتے تھے آپ ایک مرتبہ ان کے پاس گئے لوگوں نے اس بات کی اطلاع خواب کی مالک کو دی تو وہ بول پانچھل کر ان کے سر پر کھتی تھیں۔ ایک مرتبہ خواب نے یہی مالک کی شہداء پیغمبر کے کو پیغمبر سے سس کے لئے بددعا کی اتفاق سے سس عورت کے سر میں شدید درد ہوا۔ وہاں تک کہ شہداء درد کی بنا پر کہنے کی طرح چلنے لگے اور

بڑھنا پھر وہ لگوں کے ساتھ بددعا کرتے ہوئے کہا، اے احمد
 احمد! لگوں نے میں کوں پر شک کیا، خبیث نے سخت دایرہ اختیار
 کر لیا، تو جانتا ہے کہ یہاں توں ایسا نہیں جو میں سارے دنیا تک پہنچا
 سکتا۔

۱۵۲۔ اس نے قرآن کی تعلیم میں کیا کیا دیکھا؟

کچھ مدت تک خمیبب تیسری رہے آخر کار قریش نے اس کے قتل کا ارادہ کر لیا اور خمیبب کو قتل کرنے کے لئے حرم کعبہ سے باہر لائے۔ قتل کے وقت خمیبب نے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت مانگی۔ قریش نے اجازت دے دی۔ تو نماز پڑھ کر کہا خدا کی قسم اگر اس کا خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ یہ کہو گے کہ موت کے خوف سے عورت لائی نماز پڑھ رہی ہے۔ تو اس سے زیادہ مضار

۱۸۱

۵۵ مسلمانان استقامت رکھتے ہیں

گفارت قریش نے جب یہ دیکھا کہ مکہ سے ہجرت کرنے والے مسلمان بھی آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور مکہ میں رہنے والے مسلمانوں کو بھی ہوجا لبت کی حمایت کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ تو ایک بڑی غمن بانی اور ہٹے کیا کہ پیغمبر کو قتل کر دیا مہلتے۔ جب یہ خبر ابوطالب کو ملی تو ابوطالب کے حدود حرام بنی ہاشم مسلمان اور غیر مسلمان کو اپنے ہمراہ ایک درہ کو رنجھے صاحب ابی طالب کہا جاتا تھا میں نے کمر چلے گئے ابوہدایت نے درہ کے دونوں طرف قلباں مین کر دیئے اور اکثر رات میں پیغمبر کی جگہ اپنے بیٹے علی کو سو دیتے تھے۔ حضورؐ ہمیشہ تنوار سے کہ پیغمبر کے پاس ٹھہرتے رہتے تھے۔ جب قریش نے مسلمانوں کو یہ رسالت دکھائی تو اپنے مردہ بیٹا کا کام ہو گئے اور دوسری تدبیر سوچنے لگے۔ چاہیں آدمیوں نے دراندوزہ میں بیٹھ کر جہد و بیان کیا کہ بنی ہاشم سے تعلقات منقطع کر دیں۔ ان کی ٹانگوں کی شہادی قریش میں ہونے دیں۔ مذکوروں کی شہادی ہو کر دیں۔ ان سے خرید و فروخت بند کر دیں۔ اور جب تک بنی ہاشم پیغمبر کو قریش کے حوالہ نہ کر دیں ان سے جو گڑھیں نہ کی جائیں۔ تاکہ پیغمبر کو قتل کر سکیں۔ یہ عہد نامہ لکھ کر ہر لگا دی اور جو جہل کی خانہ ام جہل کو دے دیا۔

بنی ہاشم ہمدرد ہو گئے اور کوئی شخص ان سے معاہدہ نہیں کرتا تھا۔ ابنت کے زمانے میں چونکہ عرب جنگ کو حرام سمجھتے تھے تو بعض لوگ اس وحمت معاہدہ کرتے تھے۔ دوسرے گھروں سے بھی لوگ مکر آتے تھے اور مسلمان بھی شعیب سے باہر آجاتے تھے اور اعزام سے کھانے پینے کی چیزیں خرید کر شعیب میں جمع کر لیتے تھے۔ مسلمانوں کے معاہدہ کرتے وقت اگر قریش میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جاتا تو وہ اس جس کو خود

نہ یا وہ قیمت پر خرید لیتا تھا یا فروخت کرنے والے کا سر ز مال لوٹ لیتا کرتا تھا۔ جب کوئی مسلمان شعیب سے باہر آتا اور قریش اسے دیکھ لیتے تو اس کو قتل کر دیتے اور سرانیں دیتے کہ وہ مرجا تا تھا۔ مسلمان اسے زیادہ پریشان ہو چکے تھے کہ ان کے بچے بھوک کی وجہ سے مروتے اور چلاتے تو اہل مکہ اسے آواز دے جاتی تھیں۔ چونکہ قریش کو ان کی آوازیں سن کر اگر مشرکین انفسوس کرتے یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے مخالفت شروع کر دی۔ ابولبت اس خوف کی بنا پر کہ کہیں قریش ہاتھ نہ آگے نہ پھیر کر قتل نہ کر دیں ان کے ایک طرف پناہ بستر اور دوسری طرف اپنے کسی رشتہ کے کاستر چھوڑ دیتے تھے اور قریش کو وہ مال میں ملتا تھے۔

رات کو جب قریش بچوں کی آوازیں سننے تو صبح آپس میں کہتے تھے رات کیسی گھنڈی ہو تو جواب دیتے تھے بہت اچھی گزری سوال کرنے والا کہتا تھا تم تو یہی معلوم ہے تمہارے بھائیوں کے بچے بھوک کی وجہ سے صبح تک چھاتے رہے۔ ان کے بعض قریش خوش ہوسے تھے اور بعض بہت رنجیدہ ہوتے تھے اس چیز نے بعض لوگوں کو سنا سناہات پر مار دیا کہ وہ پوچھتا تھا کہ کچھ کھانے پینے کی چیزیں شعیب ابی طالب میں پہنچتی ہیں۔

دیگر لوگوں کے حدود حکیم ابن حزام برا خود نے بھی ایک روز اپنی بیوی خدیجہ زوجہ پیغمبر کو کچھ کھانا ایک ونٹ پر رکھ کر ایک قدم کے ساتھ بھاگتا ہوا تھا اسے ابوجہل مل گیا۔ ابوجہل نے ونٹ کی ہمار کپڑ کر کہا تو اسے جہد و بیان کی خدات وندی کی ہے جس سے مجھے انجمن کے وہ بیان سے چلوں گا ورنہ میں خود کروں گا۔ ابوجہل کا بھائی ابوالختری بھی وہاں پہنچ گیا تو اس نے کہا اس قدم کو چھوڑ دے اس کی بیوی کی کچھ کھانے پینے کی چیزیں اس کے پاس تھیں وہ انھیں پہنچا تا جاتا ہے۔ ابوجہل نے اپنے بھائی کی بات نہ مانی۔ منکرارہ دونوں مل گئے۔

الہو بختی کو کسی اونٹ کی ہڈی مانگی۔ من نے الہو جہل سے سہ ہزار کرنہ منی
کر دیا۔ الہو جہل کو سہ ہزار منسو سا جو کیونکر وہ منی پا چہتا تھا کہ اس شے کو سہ ہزار
اللہ مانے بغیر کون ہو۔

دوسرے شخص جس کو سب نے تھالی میں کھانا پیش کیا تھا۔ پیغمبر کا وہاں پرست
انہو عالم میں جمع تھا۔ درہ تک گیسوں و خوشبو و شہ پر ہوا کو نہ تھا۔ دروہ میں
و غصہ کو پھیر دیتا تھا۔ اسی لئے پیغمبر نے فرمایا کہ یہ عالم جس سے ہماری دعا و دعا کا حق
(داکر دیا۔

[illegible]

سہ دو بچیاں جن کا نام حدیجہ و یحییٰ ہیں ان کی اپنے ساتھ مائی نصیبیں اور ساری قربتیں
کی باتیں نہ کیجئے۔ فی خیر عینا ہے۔ ہر دامن کے ساتھ کی اور کسی مصلحت
سے اپنے لئے نہیں اپنا دھار کیا۔ (درست فہم)

۱۰۸۴ - چھاپہ مطبعہ عاتق

۵۶۔ ابو جہان کی استقامت

جب مشکی بن کے پیچھے اور علی کوئی سرہ میں نہ لیا تھا اور وہ اسی مسئلہ غول کی کوئی خبر نہیں تھی، چنانچہ پیغمبر نے ہر وجہ کو دیکھا اور فرمایا: البودھانہ ہیں۔ تم سے مہنی بیعت۔ انھوں نے مسئلہ امتی کے ساتھ معاہدہ سے باہر نکل جھاڑا۔ اور جہاں دل چاہے چلے جاؤ لیکن علیؑ تو وہ جگہ سے اور میں اس سے ہوں۔ میں گراہو ہوا۔

نئے نئے روتھ مارنا شروع کر دیا اور کہا تھا کہ جسم: میں ہرگز اپنی کی بیعت نہیں توڑ سکتا۔ میں آپ کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں، گھر میں ایسی بیوی کے پاس جاؤں تو وہ بھی ایک روز مر جائے گی۔ گھر چنے گھر جاؤں تو وہ بھی ایک روز مر جائے گی۔

جہاں گیا اگر ماں کی طرف بڑھوں تو وہ بھی ایک روز مر جائے گی اور اگر دوسری طرف بڑھوں تو وہ بھی ایک روز مر جائے گی۔

پیغمبرِ سلام کے سامنے جب ابو دھماٹے نے رو کر بیان کیا تو حضرت بھی گم ہو گئے اور ابو دھماٹہ کو جنگ کی اجازت دی۔ ایک طرف ملحق و دوسری طرف ابو دھماٹہ کفار و مشرکین سے مقابلہ کرتے رہے جب ابو دھماٹہ زخموں سے ٹھکانا ہو کر زمین پر گر پڑے تو ملحق انہیں اتھا کر خدمتِ رسولؐ میں لے آئے، ابو دھماٹہ عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے حق بیعت اور کدیا، پیغمبرؐ نے فرمایا ہاں بھائی ان کے لئے دعا ہے خیر لی۔ اس کے بعد ملحق تمہیں جنگ کرتے رہے، جنگ اتنی تیز ہو رہی تھی کہ خود زخمِ حلق کے بہرہ مبارک ہو گئے اور دشمن پر حملہ کرنے میں سولہ مرتبہ زہین پر گرسے۔ ہر چار مرتبہ جہنم نے صوبیتِ فلسطیٰ میں آکر زمین سے اٹھ، ناگاہی ہوئے دیکھا کہ شدتِ جنگ کی بنا پر ملحق کے پیر سرور چھ برس و سرخوٹے گئے اور انھیں کیا ضرورت گذر، تو نے مجھے پہنے دیا کہ غلبہ دینے

کا وعدہ کیا ہے، اگر تو چاہے تو دشوار نہیں ہے۔

۵۔ ایک مسلمان خاندان کی استقامت

مروان بن جعوف یکسیر سے معذرت کرتے ان کے چار فرزند تھے جو نہایت بہادر تھے جنگ احد میں پیغمبر اسلام کے بہر کا بے رستہ، عمرو نے بھی جنگ کے ارادے سے چلنا ہی باتوں سے کہا گیا کہ تمہارے چار بیٹے جنگ میں شریک ہیں اب مناسب نہیں ہے کہ ایک سیر سے معذرت ہونے کے باوجود تم بھی جنگ کے لئے نہ جاؤ، عمرو نے جواب دیا کہ یہ مناسب ہے کہ میرے چار بیٹے جنت میں چل جائیں اور میں عورتوں کی طرح گھرتی بیٹھا رہوں، یہ کہہ کر جنگ احد کی طرف چل دیئے گئے، عمر سے نکلے وقت دعا کی۔ پروردگار مجھے اب گھر واپس نہ بھیج خدمت رسول میں پہنچے تو پہنچنے فرمایا کہ عدائے تم سے احکار جنگ ساقط کر دیتے ہیں، عمرو نے عرض کی مگر میں اب ایک سیر سے معذرت ہونے کے باوجود جنت میں جا نا چاہتا ہوں، جنگ کے لئے گئے اور جنگ وصال میں اپنی جہان دہ دی، عمرو کے بعد ان کے بیٹے خود اپنے تمام ذات پاتی چیران کے بعد در سبقت عبداللہ بن مروان حرامہ و صفیان بن عبدالشمس کے با نقور شہید ہوئے۔

ابن عبداللہ جناب حایر اندری کے والد تھے، مروان بن جعوف کی زویہ معذرت جنگ ہونے کے بعد میدان احد میں آئی اور چلے جہاں سہ عبداللہ بن عمرو بن حزام و بیٹے شوہر عمرو بن جعوف اور بیٹے خود کی بات کو انٹ پر رکھ کر مدینہ سے گئے۔

۱۔ روایت مہار الا۔ اربعہ سنہ و سورہ منورہ میں، ان شہ شوریہ
۲۔ سے نفس کی گواہی ہے۔

حادثہ کے عورتوں کے ساتھ پیغمبر کی خبر گیری کے لئے آئے تھے، مراستے میں معذرت سے وقت ہوئی تو نبی اکرم کے متعلق پوچھا، ہند نے کہا خدا کا شکر کہ اس کا رسول سلامت ہے، اس کے مدد و برصیت ہمارے لئے آسان ہے، عفت نے پوچھا کہ کونٹ پر کیا ہے؟ تو ہند نے کہا میرے شوہر، سہانی اور بیٹے کے لاشے ہیں، ہند جب مدینہ گشتان کے آخر میں پہنچی تو وقت بیٹھ گیا، ہند نے سے نکڑی ودر پتھر سے لگی، مارا گروہ بنی بکر سے نہ اٹھا، لیکن جب ہند سے احد کی طرف ہانتی تو وہ ہوائی ہاتھ تیز رفتاری سے قدم لگے بڑھتا، ہند نے پیٹ پر ہاتھ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وقت کی بنی ماسریت ہے، تم یہ بتاؤ کہ تمہارے شوہر عمرو نے گھر سے نکلے وقت کیا کہا تھا، ہند نے جواب دیا کہ جب وہ گھر سے نکلے تو قہر کی طرف رخ کر کے کہا، اللہ لا تروہی..... فی الشہادۃ، خدا یا اب مجھے گھر واپس نہ کرنا، مجھے شہادت عطا فرما، تو پیغمبر نے فرمایا کہ اسے انصار اہم میں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو خدا سے کسی چیز کی خواہش کریں تو وہ سزا کرے گا، احد و ابی موگول جہاد سے تھا، پھر فرمایا اسے معذرت میرے بھائی عبداللہ کے سر پر فرشتہ اپنے پرروں سے نصایح کئے ہوئے ہیں، اور دیکھ رہے ہیں کہ عبداللہ کو کہاں دفن کیا جاتا ہے، تیرا شوہر، بیٹا اور بھائی جنت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، ہند نے کہا یا رسول اللہ! خدا سے دعا کروں کہ میں بھی جنت میں ان لوگوں کے ساتھ رہوں۔

۱۔ احد میں جہاد عبداللہ و عمرو کی قبر بنائی گئی تھی و بابا سید سہبت جہاد تھا ایک مرتبہ یہ سہبتا تو دونوں کی قبریں بہہ گئیں، لوگوں نے دیکھا کہ عبداللہ کا ایک ہاتھ ان کے غم پر رکھا ہوا ہے، جب ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا تو فوراً خوں جاری ہو گیا، مجبور ہو کر پھر ہاتھ واپس رکھ دیا گیا۔

چو برکتی ہے کہ میں نہ چھپا لیں، سب بعد پہنچو، کہ کا جسم قبر میں دیکھا لنگر
اس کا نام نہ تھی نہیں آئی تھی، ایسا مظلوم جو رہا تھا کہ صورت پر تھا۔ گیارہ
خضر جس کی پند لیں، پر وہ الہامی گئی تھی وہ بھی تارہ تھی، جس نے اس کے جسم
میں خوشبو لگا لیا، ابھی لڑکھا، اب نے منع کیا، بلکہ

اسی عرصے پر دعوتِ رسالت کی تبلیغ ہو رہی تھی۔

میں نے کئی دفعہ سوچا کہ اگر میں نے یہ سب کچھ کر لیا تو میری زندگی میں کیا تبدیلی آئے گی؟

۱۰۔ اس کے سوا جتنی فرقہ انگانی جوتی ہیں اس میں اس میں ہی زیادہ استقامت
میں جاتی ہے۔

۵۸۔ استوار پورا خراج کون دیتے؟

الہ آبادی کا ایک افسر ایک عارف و زاہد شاعر تھا۔ جو اس کے استاد تھے۔ اس سے بہت زیادہ
 محترم تھے۔ کس استاد کی شہرت تھی ہے تو ابھی جاننے کا میرا وقت نہیں تھا۔ مگر وہ
 نے خیال کیا کہ ابھی جاننے یہ بات بعنوان ملازمت کی بہت سبکیاں اور حوائج کے لئے
 اس کے سر پر تھیں۔ یہاں سے نو جوان نے کہا تم سے کون سے کیسے درس لیں؟
 اور اس نے جو جواب دیا کہ سو دن کے زمانہ میں ایک شب میں بیدار رہو تو اس سے
 کوئی نفع نہ پائے۔ چھ دن چھ رات چھ گھنٹے کیلئے بارگاہِ حق میں بیٹھنا۔

مشهد قانع الشرايع جلد اوله چاپخانه طبعات و تنويرى ۱۳۲۳ هـ و ۱۳۲۴

نہ کہیں گے کہ ہم نے یہ سب کیا ہے، بلکہ ہم نے یہ سب کیا ہے۔

فوارہ میں اسے سرگرمیوں کا عالم معلوم ہوتا ہے۔

کہہ رہا تھا۔ رات میں وہ سناٹا، سو مرتبہ چڑھا اور گرتا۔ ہاتھ اس نے اپنا
اوردہ نہ بدلا۔ یہ دیکھ کر مجھے یہ بہت تعجب ہوا میں نماز میں پڑھنے کے لئے کمرہ سے
باہر گیا پھر جب واپس آیا تو دیکھ وہ اپنے قصد میں کامیاب ہو چکا تھا اور
چراغ کے تیل کے پوک بیٹھا تھا۔ پھر اس سے جیسے دوسرا ایسا پیو بیٹھا، میں نے
وہ حاصل کر لیا۔ سو رہا اور میں سمجھ گیا کہ ہر کام کرنے کے لئے کوشش اور استقامت
ضروری ہے۔

اس موقع پر چند اشعار پر غور فرمائیں۔

ایک چشمہ بہاؤ سے نظر تو چاہے اس کے ساتھ ہی ایک پتھر آیا

۱۔ ان نے منہ سے پتھر سے نرم لہجے میں کہا کہ ہولی کر کے مجھے تھوڑا سا راترو سے دینا۔

۲۔ چونکہ نواز سا پتھر سے سرچر ملتا ہے ہی تو، اس سے چشمہ کو مٹا دینا چاہیے گا۔

۴۔ مجھے نہیں ترسے دریاؤں کے جیسا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے کہ خواہے کچھ
جبری وجوہ سے میں اپنی ملکہ حیدر دوزن۔

۵۔ - جنت کی دولت سے کچھ نہ رہا اور ہادیوں - مواہبہ اپنی بخشش دیا یہی نہ
رکھی، اپنے محبوب کی جگہ سے جہاں لاجپا۔

۶۔ روتہ نہایت کثرت سے خوشنما کے ہندو اپنے تمام گھریلو کاموں میں اور
راجستھان میں

تو میری زندگی برباد ہو جائے گی، میری ساری چیزیں برباد ہو جائیں گی۔
مشکل تو یہ ہے کہ میں نہیں

لغة وکلموں کی اصطلاح

- ۸۔ جان و خدا سے عہد کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہو، کیونکہ بالواسطہ کا نتیجہ صرف موت ہی ہے۔
- ۹۔ اگر تم اپنے کاموں میں استقلال و شرافت سے کام لو تو ہر شکل آسان ہو جائے گی۔

۵۹۔ مسلمان کو مستقل مزاج ہونا چاہیے

جن لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں بہتقت کی انتہا سے عہد، ثناء بن خضارہ کی ہیں وہ جیسے ہجرت کر گئے رومیوں نے انہیں اور کچھ دیگر مسلمانوں کو گرفتار کر لیا اور مذہب نصرانیت قبول کرنے کو کہا تو انہوں نے اسکا انکار دیا رومیوں نے ایک دین پر روضہ زیتون گرم کر کے ایک مسلمان سے کہا کہ تم مذہب نصرانیت قبول کر لو ورنہ اسی میں ڈال دیے جائے گے مگر اس نے قبول نہ کیا تو رومیوں نے انہیں دینے میں ڈال دیا تھوڑی دیر میں اس کا جسم جل گیا اور صرف ٹھکانے رہ گئے۔ پھر عہد اللہ سے بھی دین نصرانیت قبول کرنے کو کہا، انہوں نے اسکا انکار کیا لوگوں نے کہا نہیں بھی دینے میں ڈال دیا جسے یہ سن کر عہد لٹنے میں شروع کر دیا رومیوں میں سے ایک ضعیف نے کہا یہ خوف کی وجہ سے رو رہا ہے لہذا اسے زور دہانے، عہد لٹنے جو یہ دیا کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں اس گرم روضہ زیتون سے ڈر رہا ہوں تو ایسا ہرگز نہیں، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ میں سے پانی ایک ہی جسم و روح ہے اور تم مجھ پر ظلم کر رہے ہو، کانٹا میرے جسم کے باجوں کی ہزار ہا میرے جسم و روح سے لٹینی میں رہا ہوں زہر نہ دیا جاتا ورنہ خدا میں سے ہی طرح اپنی جان دیتا، اس وقت تم لوگ مجھے زخمی دیتے اور میں خوش ہو کر راہ خدا میں جاؤں دیتا۔

عہد لٹنے کی گفتگو سن کر رومیوں کو گھب ہوا اور وہ عہد لٹنے کو آزاد کرنے کی طاقت مانیں ہو گئے۔ رومیوں کے سردار نے عہد لٹنے سے کہا کہ تم میرے سر جو دم لوتو میں آزاد کروں گا، عہد لٹنے نے انکار کر دیا، پھر اس نے کہا تم دین نصرانیت قبول کر لو تو میں اپنی شے کی کی شادی تمہارے ساتھ کروں گا اور اپنی سلطنت کا کچھ حصہ بھی تمہیں دوں گا مگر عہد لٹنے نے پھر انکار کر دیا تو رومیوں کے سردار نے عہد اللہ سے کہا کہ تم میرے سر جو دم لوتو میں تمہارے ساتھ اتنی مسلمان عہد لٹنے کو آزاد کروں گا۔ عہد لٹنے نے کہا کہ اگر تم اتنی مسلمانوں کو آزاد کرنے کا وعدہ کرتے ہو تو میں تمہارا سر جو منے کے لئے تیار ہوں یہ کہہ کر رومیوں کے سردار کا سر جو دم یا تو اس نے عہد لٹنے کے ساتھ اتنی مسلمانوں کو آزاد کر دیا جب عہد لٹنے ۶ ہونے لگا مسلمان عہد لٹنے اور عربی خطاب سے ملے تو عہد لٹنے کا سر جو دم بہار اسیا بن گیا کہ میں بظاہر مزاج عہد اللہ سے کہتے تھے کہ تم نے کافر کا سر جو دم، ہے تو وہ جو مذہب میں کہتے کہ خدا ہے اسی کے مذہب اتنی مسلمانوں کو آزاد کر دیا۔

۶۰۔ اس میں اتنی طاقت نہ تھی

شیخ بہاؤ الدین نے اس کتاب گفتگوں کے بعد اول سنگ پر کہتے ہیں کہ گنہ گشتہ کرنے میں کوہ بنان پر ایک طاہر رہتا تھا وہ دن میں روزے رکھتا، اور شب و روز عبادت کیا کرتا تھا، شام کے وقت ایک رومی اسے ملے ملے وہ آدھا روٹی اور دھیرے میں کھاتا اور آدھی روٹی سونے کے لئے رکھ دیتا تھا ایک بہت تک یہی مسلہ جاری رہا اور عہد پالہ پر بھی زندہ گی سیکر تارہا۔

قبل نہیں کروں گا مگر میں نے عرض کیا وہ کون شخص ہے ہمدان نے انشاء فرمایا۔
موتی! میں غیبت سے لوگوں کو منع کرتا ہوں تو خود کیسے غیبت کروں ہم
اپنے صحابہ سے کہو کہ سب تو بہ کریں تاکہ ان کی دلی قبول ہو سکے لوگوں
نے تو بہ کی تو خدا سے ہائی برمایا۔

۶۲۔ قیامت میں غیبت کی سزا

شیخ بہاء الدین ابن کتب کشکول جلد ۱ ص ۱۹۱ پر لکھتے ہیں کہ ایک
روز ایک جگہ میرا ذکر ہو تو حاضرین میں سے ایک شخص جو مجھ سے دوستی و
محبت کا جھونڈا دعویٰ کرتا تھا میری غیبت کرنے لگا اور غیر مناسب باتیں میری
عرفت منسوب کرنے لگا اس کے پیش نظر وہ دوندہ دم کا یہ قہور نہ تھا کہ یہ
فیہ مینا یعنی کیا تم لوگ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا ناچند کرتے ہو اگر پسند
نہیں کرتے تو غیبت بھی نہ کرو۔ جب اسے یہ معلوم ہو کہ مجھے تم وقوع کی اطلاع
مل چکی ہے تو اس نے بہت طعنان خطابے لکھا اس میں میری رضایت اور اپنے
لئے معافی چاہی۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا کہ تم نے میرے پاس جو بدیر بھیجا
ہے۔ خدا تمہیں اس کا بدلہ دے کیونکہ تمہارے بدیر سے قیامت میں میری نیکیوں کا
بدلہ ہماری رہے گا و نقد روینا مت حد بری حضرت رسول کریم
سے رویت ہے آپؐ نے فرمایا روز قیامت ایک شخص کو متوجہ رہنا کہ وہ اپنے
گناہوں کے نیک اعمال میزان کے ایک طرف اور بہتے افعال دوسری طرف
رکھ دیئے جائیں گے اس کے گنہوں کا بدلہ دینی ہو گا اس وقت تک مرد کو کافہ
اس کی نیکیوں کی طرف رکھ دیا جائے گا فوراً اس کے چھ اعمال سے انعام
ہو گا وہ جو چاہے تو وہ عرض کرے گا پروردگار! میرے تمام نیک اعمال

تو میزان میں موجود تھے یہ تو کیسا افسوس ہے تو ایسا کوئی عمل قیامت میں دین
ہے جو اب اسے لگا کر یہ اس کا بدلہ ہے جو لوگوں نے تمہاری غیبت کی تھی۔
یہ حدیث مجھے رشتہ شہداء کو اتہار اشک سے ادا کرنے کی طرف متوجہ
کرتی ہے کیونکہ تمہارے لئے ایک چیز وحی ہے حالانکہ اگر تم میرے سامنے یہ
کوئی کام یا اس سے بھی بہتر کرتے تو میں نہیں کوئی جواب نہ دیتا بلکہ معاف
کرتا۔ اور اس چند روزہ زندگی میں بھی میرے ساتھ کوئی کرتا۔ اس کے بعد
انہوں نے اپنے یہ اشعار لکھے۔

- ترجمہ :- ۱۔ ہماری تو عادت کسی کو مٹانے کی نہیں ہے لیکن اگر ہمیں کوئی مٹانے
جب بھی ہم کسی سے نہیں کہتے ہیں۔
۲۔ اور اگر ہماری بنیاد صبر سے دھواں لگنے لگے تو ہماری فریاد سے آگ نہ
بھسے گی۔
۳۔ ورنہ یہ شمع بدو خاطر یک ہی سجدہ و زما خاتم کی بنیاد میں منہدم کر سکتے ہیں۔
۴۔ اگر بادِ محروم اہانت دے دیں تو دیکھتے ہیں دیکھتے پوری دنیا کو
نہروں پر گردیں۔ (شیخ بہاء الدین ابن کتب)

۶۳۔ ہم اپنے بھائیوں کا گوشت نہ کھائیں

پیغمبر اکرمؐ نے ایک روز حکم دیا کہ سب مسلمان روزہ رکھیں اور جب تک
امہات نہیں دی جائے انتظار نہ کریں شام کو ایک شخص نے آکر عرض کیا
یا رسول اللہ! ہم اس تک روزہ سے تھے کہ اب انتظار کر سکتے ہیں چھوڑ دیتے
ہے حضرت انہوں نے امہات دے دیتے تھے۔

ایک شخص نے کہا عرض کیا کہ میرے خاندان کی روایت کیونکہ روزہ

رکھا ہے لیکن انہیں آپ کے پاس سے ہونے شرع محسوس ہوتا ہے۔ آپ انہیں
 افطار کی اجازت دیتے ہیں؟ یہ سن کر رسول اسلام نے اس کی طرف سے رخ موڑ
 لیا اس نے دوسری مرتبہ عرض کیا مگر آپ نے پھر بھی توبہ نہیں کی جب اس شخص
 نے تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم مجھ سے اجازت مانگ رہے ہو، وہ روزہ
 سے ہی نہیں تھیں جو صبح سے پر ہو لوگوں کا گوشت کھا رہا ہو وہ کیسے روزہ سے
 ملتا ہے؟ حالانکہ اسے کہہ دو کہ اگر روزہ سے تھیں تو رٹنا ہوں۔

اس شخص نے واپس آکر پیغمبر اسلام کا حکم پہنچا دیا کہ میں نے جب تمہاری
 توبہ نہ کرنے کے لئے گوشت کے ٹکڑے نکالے اس شخص نے واپس آکر پیغمبر اسلام
 سے واقعہ بیان کیا جس پر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری
 جان ہے اگر وہ ٹکڑے انا کے شکم میں رہ جاتے تو آتش جہنم انہیں گھیر لیتی۔

۶۲۔ اس شخصیت کرنے والے کو سزا دی

حضرت رواقی نے فرمایا کہ ایک شخص نے امیرین معاہدین علیہ السلام
 سے عرض کیا کہ فلاں شخص کچھ ناجائز باتیں آپ کی طرف منسوب کرتا ہے کہ وہ ہاتھ
 کر آپ دین میں برکت تو ٹکڑے کر رہا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، اس نے
 فرمایا تم میری اس کوشش کا حق ادا نہ کیا کیونکہ اس کی باتیں مجھ سے بیان کر دین
 اور میرا بھی حق ادا نہ کیا کیونکہ میں جو باتیں اپنے ایک بھائی کے متعلق نہیں جانتا تھا
 وہ تمہارے مجھ سے بیان کر دیں۔ ہم دونوں ایک دور مر جاویں گے۔ وہ شخص ایک
 دوسرے سے ملاقات کریں گے تو خدا سوال کرے گا کہ تم نے کیوں غیبت کی؟ تم

لے کشف الرصد فی الرصد مکرر۔

غیبت سے بچنے پر غور غیبت جہنم کے گتوں کی خند ہے۔ خدا تعالیٰ اس بات کی
 طرف بھی متوجہ رہنا چاہیے کہ جو لوگوں کے عیوب زیادہ بیان کرتا ہے وہ اپنے
 عیوب کو لوگوں میں بہت زیادہ تلاش کرتا ہے۔

علقہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کس شخص
 کی گواہی قبول ہو سکتی ہے اور کس کی قبول نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو نصیحت اسلام
 بخاتا ہو اس کی گواہی قبول ہو سکتی ہے۔ غور کیا ہے پوچھا کہ جو لوگ گناہوں سے
 غور و فکر ہوں ان کی گواہی قبول ہو سکتی ہے؟
 اہم نے فرمایا۔

علقہ اگر ان لوگوں کی شہادت قبول نہ ہو تو انہیں دھوکا دینے کے عادی
 کسی شہادت قبول نہ ہونی چاہیے کیونکہ وہ فقط معصوم ہیں جس شخص کو تم
 اپنی آنکھوں سے گناہ کرتے ہوئے دیکھو یا اس کے گناہ کی دو عادت ہو جی
 دیں وہ صاحب عدالت ہے اور اس کی گواہی بھی قبول ہوگی۔ اس کے روزہ و
 اسے اگر کوئی عیب رکھنا چاہیے اگرچہ وہ خدا کا معصیت کا رہو۔ جو شخص ایسے
 شخص کی غیبت کرے تو جو چیز اس میں پائی جاتی ہے اس کے برابر فساد
 .. انہیں ان کے وہ غم کی دوستی سے خوار ہو جاتا ہے اور شہداء کی دوستی
 میں داخل ہو جاتا ہے۔

میرت و لہذا بہت حد تک اپنے آباء اجداد سے اور انھوں نے پیغمبر اسلام سے
 نقل فرمایا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مومن کی غیبت کرتا ہے
 تو خدا ترا غصت .. . امیرنا غصت ایمان کو جو کہ مومن کے
 حقوق کی حفاظت ہے ان دونوں کے درمیان سے ختم کر دیتا ہے اور غیبت کرنے

ولا ہمیشہ جنم ہی رہے گا۔

۶۵. خدا کے علاوہ کسی پر مہجور سہ نہ کرو

حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ جب جناب یوسفؑ کو قید کر دیا گیا تو خدا نے ان پر تعبیر خواب نذر کیا۔ یہاں فریادی تھی۔ جناب یوسفؑ لوگوں کو خواب کی تعبیرات سے جس روز جناب یوسفؑ گرفتار ہوئے تھے اسی روز دو جوان بھی گرفتار کئے گئے تھے دوسرے روز صبح کو انہوں نے یوسفؑ کے پاس تکریم عرض کیا ہم نے رات خواب دیکھا ہے ہمیں تعبیر بتائیے۔ جناب یوسفؑ نے پوچھا تم نے کیا دیکھا؟

ایک نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ تھوڑی روٹی میں، پے سر میرا رو کر رہا ہے۔ چار بابوں اور اسے پرندے کھا رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ انگوٹھ رہا ہوں۔ جناب یوسفؑ نے ان دونوں کے خواب میں فرمایا میں ایسی تعبیر بیان کروں گا کہ تم کھانے سے پہلے اس کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ تم میں سے ایک تو بادشاہ کا ساقی بنے گا وہ اسے شراب پلانے کا لیکن دوسرا تھوڑا دیر پہر لٹکا دیا جائے گا۔ پرندے اس کے سر پر بیٹھ کر اس کا منہ کھانے لگے۔ جس سے جناب یوسفؑ نے کہا تھا کہ تجھے دیر پہر لٹکا دیا جائے گا اس نے کہا میں نے تو کوئی خواب نہیں دیکھا ہے۔ آپ سے یوں جھوٹ کہہ دیتا ہوں۔ جناب یوسفؑ نے فرمایا کہ تو نے جو کچھ پوچھا وہ گنہگار ہے۔ اب جھوٹ اور سچ اس میں فیئدہ نہیں رکھنا۔ میں نے جو کچھ بیان کر دیا جو ہی ہوگا۔ ثم قال: عندہ بہت

پھر جس شخص کے آزاد ہونے کی امید تھی جناب یوسفؑ نے اس سے کہا کہ بادشاہ سے برا بھی نہ کہہ کرنا لیکن وہ دوسرا شیعہ خانی کے سبب بھول گیا اور یوسفؑ کا تذکرہ بادشاہ سے نہ کیا۔ رات ساں مزہ قید میں رہے کیونکہ اس وقت وہ اپنے پروردگار کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور دوسرے پر اعتماد کیا۔ خدا نے یوسفؑ کو وحی کی کہ جس وہ خواب کس نے دکھایا تھا؟ اور کس نے تمہاری صحبت یعقوب کے دس میں جا گزیر کر دی تھی۔ جناب یوسفؑ نے عرض کیا پھر وہ کون؟ وہ تیری ہی ذات ہے۔ خدا نے پھر فرمایا کہ اس قافلہ کو کنوئیں کے پاس کس نے بھیجا؟ اور تمہیں وہ دعا کس نے بتائی جس کے سبب تم کنوئیں سے باہر نکلے؟ یوسفؑ نے جواب دیا خدا یا تیری ذات ہے۔ خدا نے پوچھا یوسفؑ! جب لوگوں نے تمہیں زینچا کے بندے میں تہمت لگائی تو کس نے بچے کو زبان عطا کر کے تمہیں غمات دلائی؟ یوسفؑ نے کہا معبود تو ہے کہ یہ کام میں انجام دیا۔ خدا نے پھر پوچھا کہ تمہیں وزیر مصر کی جوی اور دوسری تمام عورتوں کے کمر و میدے کس نے بچایا؟ یوسفؑ نے کہا تم نے سقا قال تکلف المسجن، خدا نے فرمایا کہ اس وقت تم نے دوسروں سے کیوں پناہ مانگی۔ مجھ سے کیوں درخواست نہ کی تاکہ میں تمہیں زندان سے رہا کر دیتا۔ تم نے میرے ایک بندے سے خواہش کی کہ وہ ایک ایسے شخص سے جو میرے اختیار میں ہے تمہارے سفارش کرے۔ تم نے چونکہ ایک بندے کو دوسرے بندے کے پاس بھیجا ہے لہذا اب مزہ سات سال تک قید میں رہو۔

جناب یوسفؑ نے اپنے بھائی بنیامین کو قید کر دیا تو جناب یعقوبؑ نے خدا کا اور خواہش کی کہ وہ بنیامین کو آزاد کر دیں اس خط میں فراق یوسفؑ میں

رنگ و غم میں مبتلا ہونے کی شہادت تھی جب پسران یعقوب وہ خط لے کر صحر کی
طرف چلے گئے تو میر نہیں نے کہہ یعقوب سے فرمایا کہ تمہارے پروردگار کتاب ہے جن
مسیببتوں کی شکایت تم نے عزیز صحر کو لکھی ہے تمہیں کسی کے لئے مفید نہیں
مبتدایا یہ یعقوب نے کہا خداوند نے ہی تمہیں مجھے اس نصیحت میں مبتلا کیا ہے۔
خدا نے فرمایا کہ اس سے علاوہ کئی قراری پریشانیوں دور کر سکتا ہے یعقوب نے
کہا نہیں تو خدا نے کہا پھر تم نے اپنی مصیبتوں کی شکایت دوسرے سے کیوں کی۔
تمہیں ایک بندے سے شکایت کرتے ہوئے شرم نہ محسوس ہوئی یعقوب نے
کہا خدایا میں استغفار کرتا ہوں۔ جو ہوں کہ میری مصیبتیں تمہیں تمہارا حصہ تھا
چکے لیکن اگر تمہارے ہاتھ میں ہی تم میری طرف متوجہ رہتے اور اختلاف
کرتے تو نہ لاکھ میں سے یہ سب کچھ تمہارے لئے معین کر دیا تھا۔ غرض کہ گویا
لیکن شہدائے نہیں میری دوستی میں بھی یعقوب نے کہا میں یوسف اور اس کے
بھائی و قہر سے بددعا کا تمہاری دولت اور طاقت جس فی جو کہ سوئی ہے پھر
واپس دست دوسرا۔ تمہیں قوت بشارت میں ملے کر نہ لگا یہ سب کچھ غرض
ایک تہیہ بھی دے

۶۶۔ میں میسبت وقت سے اپنا دانگنا چاہیے

محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قدم رکھا
تو ایسے وقت میں جو سخت گرمی پر گرمی کے وقت میں کافی گرمی کا غرض تھا
تھا اور لوگ سردی پہنچا رہے تھے۔ ان کے لئے کہ اس وقت حسن بن زید

ایک مومن میں اس سے مال و مال حاصل کرنے کی غرض سے گھر سے نکلا۔ راستے میں
میری ملاقات محمد بن عبد اللہ بن علی بن الحسین سے ہوئی۔ انہیں میری تنگ دستی
کی اطلاع میں چکی تھی جنہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا میں جانتا ہوں کہ تم گھر سے
سے گھر سے نکلے ہو۔ لیکن یہ بتاؤ کہ کس کے پاس اپنی مصیبتوں سے نجات حاصل
کرنے کے لئے جا رہے ہو۔ انہوں نے کہا حسن بن زید، حاکم مدینہ کے پاس جا رہا
ہوں محمد بن عبد اللہ نے کہا اگر تم وہاں جا رہے ہو تو تمہاری جدت اچھی نہیں
ہو گی نہ اس راستے سے نہ کیا جدت طلب کرو جو کہ ہم تمہیں بتا رہے ہیں اور اس انداز
پہ اسے قدرت میں سے ہے جو کچھ تمہیں دے گا ہے اسی سے مانگو۔ میں نے کہنے
پہ راوی نے کہا کہ میں نے اپنی طبیعت اسلام سے جو انہوں نے پختہ کیا، وہ دوسرے
اور اس وقت سے پہلے سے وہی ہے کہ غرض کہ خدا نے ایک
نئی پھر وہی کہ روئے زمین پر۔۔۔ میری طبیعت میں حضرت و
عہد کی قسم جو میرے بارہ کسی اندر سے پیدا کرتے ہیں۔ مامیہ کہوں
کا دور سے دوستی و فریاد کا کہا کہ جہیز میں پہنچاؤں گا اپنی عقائد و بخشش سے دور
رہوں گا یہ اندازہ صیانت پر دوسروں سے اسیر رکھوں گا لکن حقیقت میں میرے
باقی میں ہیں کہ دوسروں سے دنیا بھلی کر سہ جائے کہ میں چاہتا ہوں اور کہیں
میں۔ تمام سرد و زاروں کی تسخیر میں میرے اختیار میں لیکن جو میرے ہاتھ سے
اس کے لئے میرے دروازہ کھلائے۔ کیا وہ میرے بیان سے کہ گراں پر کوئی
میسبت آپ نے خود میرے علاوہ سے کوئی دور نہیں کر سکتا۔ غرض کہوں میرے
علاوہ کسی دوسرے سے اسیر رکھنے سے عداوت میں نے اپنی عقل و بخشش سے
اسے مانگنے سے پہلے ہی سنا کیا سب وہ مجھ سے۔ و گراں ہوگی اور ان میں نہایا
کرنا بگڑتے وقتوں سے جو دوست کرنا ہے میں اس کا پورا و گراں ہوں

اسے مانگے سے پہلے ہی جسے دیتا ہوں تو کیا اگر وہ سوال کرے تو کیا میں نہ
 دوں گا؟ اس نے اٹھتے ہی کیا ہے کیا دنیا و آخرت کی سفاوتیں میرے ہی ہاتھ میں
 ہیں؟ اگر ساتوں اسموں اور زمین کے رہنے والے تمام لوگ اگر مجھ سے کچھ
 مانگیں اور میں ان کی تمام حاجتیں پوری کروں تو پھر گیس کی برابر میری حکومت و
 اقتدار میں کمی واقع نہیں ہو سکتی۔ اس ملک میں کیسے کی واقع ہو سکتی ہے جس کا میں
 مالک ہوں۔ وہ شخص بد بخت ہے جو میری مافوقی کمرے اور پھر مجھ سے معذرت
 مانگا ہے۔

۶۶۔ ہمیں صرف خدا سے مدد مانگنا چاہیے

جب قوم غرود نے جنوں کو گرانے کے جرم میں جناب ابراہیم کو گرفتار کر
 لیا تو غرود نے آپ کی سر سے متعلق لوگوں سے شعور کیا، سب نے کہا کہ جعفر
 (فاطمین) ابراہیم کو آگ میں جلا دو وہ اپنے خدوں کی مدد کرو غرود
 کو یہ سننے پہنچائی ابراہیم کو قید کر دیا گیا تاکہ آگ جلانے کے وسائل اور
 مقدمات فراہم ہو سکیں ایک مدت تک قوم غرود نے لکڑیوں سے آگ لگائی ابراہیم کو
 نذر آتش کرنا ان کی نظر میں اتنا زیادہ اہم تھا کہ اگر کوئی مریض ہو جائے تو قیامت
 مگر تھا کہ اس کے ماں سے فلاں مقدار آگ لگ جائے تو قیامت خیز
 دیکھ لا عورتیں اون بناتیں تو اس کا پیسہ آگ جلائے کے مستفیم کو دے دیتی تھیں۔
 انہوں نے اتنی زیادہ آگ جلائی کہ پرندہ بھی اس کے اوپر سے نہیں گذر
 سکتا تھا۔

غرود کے حکم سے لوگوں نے ایک ہندو عورت بنائی تاکہ غرود اس
 پر بیٹھ کر ابراہیم کو آگ میں جلتے ہوئے دیکھ سکے۔ جب کوڑے کو قریب پہنچا تو

کے کنارے آگ جلائی گئی اور اس کے شعلے جلتے جلتے تو حرارت اتنی زیادہ بڑھ
 گئی کہ خود وہ لوگ ابراہیم کو آگ میں ڈالنے سے عاجز ہو گئے۔

شیطان نے انہیں بتایا کہ ایک منسبیت بنائیں اور اس کے ذریعے ابراہیم کو
 آگ میں ڈال دیں لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا غرود اپنی جگہ بیٹھا ہوا
 دیکھ رہا تھا۔ چند ہی کائناتیں پہل چلی گئی۔ دنیا کی ہر شے زبان حال سے خدا کی
 بارگاہ میں شکوہ کر رہی تھی زمین نے کہا کہ یہ ابراہیم کے سوا مجھ پر تیری عبادت کرنے
 والا کوئی نہیں ہے۔ تجھے پسند ہے کہ ابراہیم آگ میں جلا دیا جائے یا نہ کرے؟
 کیا پروردگار۔ تیرے خیال کو لوگ آگ میں ڈال رہے ہیں؟ خدا کے جواب دہ کہ
 اگر وہ مجھے پکارے گا تو میں حاجت روائی کروں گا جبرائیل نے عرض کیا خدا یا
 ابراہیم کے مدد وہ روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا نہیں ہے۔ لوگ اسے
 آگ میں ڈال رہے ہیں۔ جواب دہ فاطمہ زوجہ جو ہندو تیری طرف اشارے میں
 برائیاں خیر ہیں وقت چاہوں گے نجات دوں۔ مجھے پکارو تو میں اس کا جواب
 دوں گا۔

اس وقت جبرائیل نے آکر ابراہیم سے کہا ابراہیم! تمہاری کوئی حاجت
 ہے؟ ابراہیم نے جواب دیا راجا (وہیل) مجھے تم سے کوئی حاجت
 نہیں۔ خدا ہی میرے لئے کافی ہے اور وہ ہی میرا مددگار ہے۔

میکائیل نے آکر عرض کیا میرے اصرار میں یا نی ہے اس کے شعلے
 آگ بجھا دوں؟ ابراہیم نے کہا نہیں۔ جو پر حق فرشتے نے آکر کہا ابراہیم اگر
 کہو تو اہل ایک طرف ان کے اصرار پر قائم آگ پر آگندہ ہو جائے۔ ابراہیم نے
 کہا نہیں پھر میری طرف سے عرض کیا ابراہیم خدا سے تم کو کہہ دو تمہیں نجات
 دے رہا ہوں۔ جواب دہ ابراہیم نے کہا میرے لئے یہ کافی ہے کہ وہ مجھے

اس حال میں وہ دیکھ رہا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم نے دست نیاز ہندو کے گھارے والے سے...
 برصغیر، تو خدا نے اُس سے فرمایا (کوئی پروا) اسے اُسکے بھٹکے ہوئے...
 اُنکی اتنی ٹھنڈی ہو گئی کہ سردی کی وجہ سے ابراہیم کے وقت بیٹے گئے۔ خدا نے
 پھر فرمایا (اسلاماً علیہ ابراہیم) ابراہیم کے لئے ۷ عیش سہ متی بن جا، تو اگر معتدل
 حالت میں سرد ہو گئی، جبرئیل اُنکے پاس آئے اور جبرئیل نے اُنکے لئے...
 نے دیکھا ابراہیم بیٹے سمیٹنے طہین کے ساتھ ایک آدمی کے ساتھ کہہ رہے ہیں
 رفیق ابراہیم..... ابراہیم! ملے

یہ دیکھ کر سردی سے کہا اگر کوئی کسی کو اپنا معبود بنانا چاہے تو وہ ابراہیم
 کے خدا کو پنا پروردگار بنا لے۔

۶۸۔ حضرت موسیٰ نے پتھر میں کیا دیکھا؟

ایک روز ملک الموت جناب موسیٰ کے پاس آئے۔ ملک موت کو
 دیکھتے ہی جناب موسیٰ نے پوچھ کر تم کیوں آئے ہو۔ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے
 ہو یا میری روح قبض کرنے کے لئے آئے ہو؟ ملک الموت نے جواب دیا
 تپ کی روح قبض کرنے کے لئے آئے ہو، جناب موسیٰ نے اپنی والدہ اور
 بچوں سے رحمت مومن کی اہمیت پر ملک الموت نے جابجواب
 مہبت کی اہمیت نہیں، یہ اتنی ہے جناب موسیٰ نے ایک سجدہ کرنے کی ہمت

میں اُنکے دستان چاندروا، شمسہ سعادتہ کیانی، ص ۱۳، ص ۱۴

باب دوم، مادی ملائکہ برقی ص ۱۴، ص ۱۵، ص ۱۶

ماتیں ملک الموت نے اچانک اسے دی اور جناب موسیٰ نے سجدہ کیا تھا کہ
 عرض کیا پروردگار، ملک الموت کو مکہ دے کر دو بجے میری والدہ میری
 سے ملے گی، اس وقت سے وہ خدا نے عزرائیل کو مکہ دیا کہ موسیٰ کی روح قبض
 کرنے میں تاخیر کرے تاکہ وہ اپنے بچوں اور والدہ سے ملاقات کر سکے، جب
 موت کے پناہ دہ کے پاس کر عرض کیا کہ اور گریں، مجھے تشنہ ہے، مجھے
 ایک نلکا پانی ہے، اور موسیٰ نے پوچھا کہاں کا سفر ہے، کہا سفر آخرت۔
 اور موسیٰ نے رونا شروع کر دیا جناب موسیٰ اپنی والدہ سے رحمت سو کر اپنی
 بچوں کے پاس آئے اور ان سب سے بھی رحمت ہوئے جناب موسیٰ نے پتھر
 پتھر سے بہت محبت رکھتے تھے اس نے جناب موسیٰ کو دامن پکڑ کر زار و قطار
 شروع کر دیا تو حضرت موسیٰ سے بھی برداشت نہ ہو سکی، چنانچہ وہ بھی گریہ کر
 گئے خدا نے پوچھا موسیٰ تم ہمارے پاس آئے، وقت اتنا زیادہ کیوں رو رہے ہو؟
 موسیٰ نے عرض کیا پروردگار! میں اپنے بچے کی وجہ سے روتا ہوں کہ میرے
 سے بہت محبت کرتا تھا، تو مجھ نے فراموش کر دیا، چاہتا ہوں کہ وہ

جناب موسیٰ نے دریا پر عوام، رات کو گھٹ پیا سو گیا اور ایک مفید چیز
 کوئی دینے گا جناب موسیٰ نے دیکھا پتھر میں ایک چیز سا بیڑا ہے اور اس کے
 ساتھ ہنر ہے کہ اس پتھر کو کھسا رہے ہیں وہی موسیٰ اس دہانے
 اندر پتھر کے درمیان رہنے والے میں چھوٹے کپڑے کو میں فوراً موش نہیں کرتا تو کیا
 قہار ہے پھر کو بھول سکتا ہوں، پتھر میں کی چیز میں حفاظت کرنے والا
 ہوں تو نے ملک الموت سے کہہ کر پنا کام خیر ہو، ملک الموت نے جناب موسیٰ
 کی روح قبض کر لی!

۱۔ خود مونی، ص ۱۱۳

۶۹. علاجِ نبی اور توکل بھی

جناب موسیٰ بن عمران بیمار تھے تو بنی اسرائیل ان کی عبادت کے لئے نئے لوگوں نے ان کے مرض کی تحقیق کے بعد کہا اگر تم ان کو کھانا سے آپ اپنا علاج کرنا تو مرض دور ہو جائے گا (قرآن: ۱۷۵)۔ فیروز (۱) جناب موسیٰ نے فرما دیا میں وہ استعمال نہ کروں گا خدا مجھے بغیر وہ کئے نبیات دے گا۔ جن یہاں ایک مدت تک مر رہا ہے۔ پھر وہی ہوئی کہ میری عورت و جدت کی قسم یہاں اس وقت تک تمہیں شفا نہ دوں گا جب تک کہ تم اس دور کے فیروز جو بنی اسرائیل کے بنائے ہے اپنا علاج نہ کرو گے۔

جناب موسیٰ نے لوگوں کو یاد کروا دیا کہ نبی (۱) علاج کے کچھ ہی دن بعد توکل کو شفا مل گئی۔ مگر وہ اپنے قہر پر دل کی دس میں خدا سے ڈر رہے تھے تو خدا نے فرمایا (۱) اوت۔ منافع (۱) شفاء (۱) موسیٰ کیا تم اپنے توکل کے سبب میری عورت کے بوندہ اسرا کو شتر کرنا چاہتے ہو؟ میرے علاوہ کس نے؟ ہنسے تھے۔ فیروز اس گیاہیں قرار دینے میں ملے۔

۷۰. جو لوگ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں

اصف بن علی نے کہا کہ ایک روز میں نے اپنے چچا معصوم سے اپنا رول بیان کیا تو اس نے میری بہت سزاؤں کی ور کہا بیش اگر کسی مصیبت کے وقت تم نے اپنے ساتھ کسی شخص کو نہ لے تو وہ حال سے خالی نہیں، لا تروہ شخص متبارا

دوست ہو کر تو سن کر بخیرہ ہو گا یا دشمن ہو کر تو سن کر خوش ہو جائے گا۔ اپنی بدیشائی فحش کے سامنے بیان نہ کرو وہ تو خود ہی اسے بد طرف گمانے کی قدرت نہیں رکھتی بلکہ جس نے تعین اس پریشانی میں مبت کیا ہے اس سے شکایت کرو اور وہی تمہاری پریشانی دور کر سکتا ہے۔ بیجا پس مسما سے میری ایک آنکھ سے کچھ دکھائی نہیں دیتا لیکن میں نے کسی سے بیان نہیں کیا۔ یہاں تک کہ میری بیوی بھی نہیں جانتی کہ میری ایک آنکھ خراب ہے۔ ملے

۱۔ عمل میں خلوص

جب مروان عہدہ جو کہ ایک بزرگ مرد اس جگہ عمر کے بڑا برہمن تھا تھا جنگِ حزاب میں بارز طلب کرے ہا تھا تو اس سے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کی کوئی جرات نہیں کرے ہا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت علیؓ خدمتِ پیغمبر اسلامؐ میں آئے اور جنگ کی اجازت چاہی پیغمبر نے فرمایا: رضا مروان عہدہ (۱) مروان عہدہ وہ ہے علیؓ نے ویش کیا (رونا حسن بن ابی طالب) جیسا ہی علی بن ابی طالب ہوتا ہے علیؓ یہاں جنگ کی عزت مروان کے مقابلہ کے لئے چلے تو حضرت رسولؐ کو لے کر لے کر فرمایا ریز (۱) سلام (۱) ان الکفر (۱) تمام سلام تمام کفر کے مقابل ہے اور اسی وجہ سے جنگِ حزاب میں رسولؐ نے فرمایا (۱) خبر (۱) من رما (۱) یوم فدا (۱) فضل من مہادق (۱) نقیب (۱) جنگِ مزدق میں علیؓ کی ایک عزت جتنا دلس کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ تم مسلمان اور اسلام اسی عزت کے مسنون کر رہے ہیں جس کے درپے علیؓ نے مروان عہدہ چڑھنے پائی۔

اس حساس ترین موقع پر علیؑ نے جب مرو کو زیر کیا اور اس کے سینہ پر
سورہ ہود نے توسل مان چرنے لگے اور رسول اسلامؐ سے کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ
علیؑ سے کہئے کہ مرو کو قتل کر کے میں جلدی کر رہی۔

اور بغیر نوحہ کرتے کرتے کوئی کی مرضی کے مطابق جنگ کرنے دو۔ وہ
پہنے کاموں میں دوسروں سے زیادہ دانا اور با فہم ہیں جب علیؑ نے مرو کا سرحد کر
دیا تو بغیر کمر کی خدمت نہ لائے۔ حضرت نے پھر بھی علیؑ کو کہنے مرو کا سر
حد کرنے میں کیوں توقف کیا؟ علیؑ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جب میں نے اسے
زین پر گرا دیا تو اس نے میرے ساتھ بے ادبیا کی، تو مجھے غصہ آ گیا۔ ہذا میں
اس بات سے ڈر کہ اگر میں اسے اس حال میں قتل کر دوں تو ایمان نہ ہو کہ میر
ی عمل کسی قرآن اور فضیلتی نفس سے ہو چو نکہ میں نے میرے ساتھ بے ادبیا کی
تھی لہذا میں گھبرا ہوا یہاں تک کہ میرا عقد ختم ہو گیا تو میں نے اعانت و رضائے
اللہ کی خاطر اس کا سر جدا کر دیا۔ ملے

۷۲۔ عمل خالص کا اثر

ہی اس میں کے بعض لوگ ایک درخت کی کچھ مدت سے عبادت کر رہے
تھے۔ اس درخت کے قریب ہی ایک عابد رہتا تھا۔ ایک روز اس نے ایک تیر
اٹھایا اور درخت کاٹنے کے لئے گیا۔ راستے میں سے شیطان مراد کہ تم ایسا کہہ کر
کرنا چاہتے ہو جس سے تم کوئی فائدہ نہ ہو اور ایک بے فائدہ کام کے لئے تم
نے عبادت چھوڑ دی ہے۔ شیطان حایہ کہ منقلب و مردہ تھا۔ شکر کار خدا کی

نوبت آگئی۔ حایہ اور شیطان نے ایک دوسرے کا گریہاں کچڑیا لیکن عابد نے
جلد بھر بطلان پر غلبہ پانیا اور اس کے سینہ پر چڑھ گیا۔
شیطان نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک مشورہ دوں گا مگر تمہیں پسند نہ آ یا تو
جو تمہارا دل چاہے وہ کرنا۔ حایہ نے کہا کیا مشورہ؟ دینا چاہتا ہے جو شیطان نے
کہا جو کہ تم ایک حاجت مند آدمی ہے۔ لہذا میں روز نہ تیرے لئے دو دینار ای
کر دوں گا کہ تیرے اخراجی مدت میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اور دوسرے حاجت مند
افراد پر بھی تو اتفاق کر سکتے۔ درخت کاٹنے سے اس مشورہ کو قبول کر۔ تمہارے
لئے زیادہ مناسب ہے۔ مگر تم اس بات پر مائل ہو تو تمہیں روزانہ دو دینار عابد
کے لئے بھیجے دے رہے ہیں۔

حایہ نے شیطان کی بات قبول کر دی اور اس چھوٹا قرآن لے کر اپنے
روز تک اسے دو دینار دے لیکن تیسرے روز وہ تلاش کر نہ پا گیا کچھ نہ ملا۔ حایہ
نے درخت کاٹنے کے لئے دوبارہ تیراٹھا بارستے میں پھر شیطان سے ملاقات ہو گئی
اس مرتبہ پھر دونوں نے نزاع ہو کر اس دفعہ عابد زمین پر گر پڑا اور شیطان اس
کے سینہ پر سر ہو گیا اور کہا مگر تم اپنا درخت کاٹنے کا ارادہ نہیں بدستے تو میں
ابھی قتل کر دوں گا۔ حایہ نے اس سے صفو کی خواہش کی اور پوچھا کیا وجہ ہے پہلے
تو مغلوب ہو گئے تھے اور اب بھر غالب ہو گئے۔ شیطان نے کہا چونکہ تم پہلے
مرتبہ خلوص نہت کے ساتھ خوشنودی خدا کی خاطر اسے تھے لہذا مجھے مغلوب کر
دیا تھا چوں کہ خدا کے خاص بندوں پر ہمارا پس نہیں پہنچا لیکن دوسری مرتبہ
تم دینار کی وجہ سے آئے ہو اسی وجہ سے مغلوب ہو گئے۔ ملے

۳۔ مخلص کے مطابق بدلہ

ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ جیسے کہ جسے دے دے سے گھر سے نکال دیتے ہیں ایک شخص سے ملاقات ہو گئی۔ وہ بیٹھ جو تقریباً دو تین جیس میں مسافر گھر سے کے ساتھ رہا کہ کر چلتے تھے اور کھاتے وقت گھوڑے کے منہ پر ہاتھ دیتے تھے۔ اچھا رہ تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ میرے ساتھ ہے کہ میں اس نوکر کو خرید کر استفادہ کروں اور جب فلاں جگہ پہنچوں گا تو نہ یا وہ قیمت پر فروخت کر دوں گا۔

رات کو میرے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا۔ تمام میں سے کون کھو تو اس نے کہا شروع کیا تو پہلے فرشتے نے کہا کھو فلاں شخص تو شروع کرنے کی غرض سے آیا ہے۔ دوسرے کے لئے کہا کھو وہ تجارت کے لئے آیا ہے تم میرے لئے بارے میں کہا کھو کہ وہ ربا کا دی اور خود ثنائی کی غرض سے آیا ہے پھر جب میری باری آئی تو کہا کھو یہیں تجارت کے لئے آیا ہے۔ یہ سن کر میں نے رونام شروع کر دیا اور کہا خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ جس کی تجارت کر سکوں میرے بارے میں تو پتہ خود کہ جو تو فرشتے نے کہا کہ تم نے یہ نوکر فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے نہیں خریدا

میں نے کہا میں تو جبر نہیں ہوں۔ میرا مقصد تو بہاد تھا۔ تجارت نہیں ہے کہ فرشتوں نے پھر رونام شروع کر دیا۔ تو ان نے دوسرے فرشتے سے کہا کہ اس طرح کھو کہ یہ شخص جبر دے لئے آیا تھا لیکن اسے میں ایک نوکر فائدہ حاصل کرنے کے لئے خریدا تھا۔ اب خدا جو چاہے گا اس کے بارے میں فیصلہ کرے گا۔

ملہ نزعہ اہل کلام ۱۵۷۔

۴۔ ایک ناصال و سبازوں مخلوط عمل

کتاب دلائل السوا میں خزانہ نرقی سے نقل کیا گیا ہے کہ خاتون آباد کے ایک عالم بزرگوار جو کہ غالباً عمر مجلس کے داماد تھے۔ کہتے ہیں جب ملازمہ مجلس کے انتقال کے بعد ایک سال گزر گیا تو میں نے، شب خواب میں دیکھا تو ان سے شکایت کی کہ ملے یہ ہوا تھا کہ آپ جلد خراب میں آئیں، مٹی ویر کیوں لگائی؟ علامہ نے جواب دیا کہ کچھ گرفتار ہوں اور مشغولیت کی بنا پر تاخیر ہوئی۔ اب مجھے فرصت ملے ہے، جب میں نے ان کے حیات معلوم کئے تو کہا کہ جب مجھے ہر گاہ پروردگار میں پنہاں کیا تو میں نے ایک آواز سنی کہ تم کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جہاتے اپنی پوری زندگی روایات و اخبار اور تفسیر قرآن کی تہذیب و تالیف میں بسر کر رہی جو اب ملازمہ سے لیکر ٹول گئی ہیں اپنے وقت کے ملاطین کے نام لکھتے تھے اور اس بات پر بہت خوش ہوتے تھے کہ جو کتاب میری تعریف کر رہے تھے۔ منبری محنتوں کا جرو تو ب لوگوں کی تعریفیں اور ملاطین کی خوشنودی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اپنی زندگی مامتہ نماز جمعہ و جمعہ میں صرف کر دی جو بہاد ہاں درست ہے لیکن جب مومنین زیادہ ہوتے تو تم خوش ہوتے تھے اگر کہ جو بہادے تو نہیں افسوس ہوتا تھا یہ کام بھی میں پسند نہیں ہے۔ آخر کار جو کچھ میں نے عرض کیا تھا یہ نابو۔ یہی ایک کہ میں نے اپنی تمام نیکیاں بہانہ کر دیں۔ اس وقت آواز آئی کہ تم نے تمہارا ایک عمل قبول کیا ہے۔ ایک روز تمہارے ہاتھ میں ایک گلاب تھی۔ تم نے اس سے ایک عورت گزاری جس کے پیچھے اس کا چہرہ بھی تھا۔ جب پیچھے لگاؤں دیکھیں تو ماں سے کہہ میں گلابی کھوئی گا۔ تو تم نے صرف خوشنودی خدا کی خاطر وہ گلاب پیچھے کر دے دی۔ وہ چہرہ نما ہو گیا۔ ملازمہ

مردم نے کہا کہ خدا نے مجھ کو اس عمل کی خاطر بخش دیا۔

۵۔ عقلی نسا کی حالت میں

جب نسا کا وقت آن تو صلی پر اضطراب کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ لوگ سوال کرتے کہ آپ اتنے زیادہ کیوں پریشان ہیں؟ تو آپ فرماتے تھے کہ جس امانت کو خدا نے زمین و آسمان کے سپرد کرنا چاہا تھا اور انہوں نے اس کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا، اس کا وقت آگیا ہے، جنگ جہنم میں ایک تیر آپ کی دان مقدس پر لگ گیا تھا، لوگوں نے اسے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر شدت درد اور تکلیف کی وجہ سے نہ نکال سکے۔

لوگوں نے امام حسن علیہ السلام سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ نماز کے وقت تک صبر کرو۔ جب میرے باغداد پڑھیں تو نکال دینا کیونکہ نماز چھتے وقت پڑھنا وہ فیما بعد اتنے بے غم ہو جائے گا کہ کسی چیز کی خبر ملیں راجی امام حسن کے حکم کے مطابق تیر نماز کی حالت میں نکال دیا۔ نماز پڑھنے کے بعد جب حضرت علیؑ نے خون بہا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ نماز پڑھتے ہوئے آپ کے ہاتھ اندر سے ہم لوگوں نے تیر نکال لیا ہے یہ

۶۔ نماز کی اہمیت

ابو جہر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت کے بعد میں

جناب ام حیدہ کے پاس پہرے کے بنے گیا، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو رون شروع کر دیا، یہ دیکھ کر میں بھی روئے لگا، تو انہوں نے کہا ابو جہر اگر تم انحصار کے وقت امام جعفر صادقؑ کے پاس آتے تو مجیب و مغرب چیز دیکھتے انا تم نے پتہ نہ دئی کے خدائی حیات میں فرمایا کہ میرے تمام قرابت و روں کو بلاؤ میں ان سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں امام حیدہ کہتے ہیں میں نے امام کے سب شہداء کو دیکھا، جب صبح کے نو بجے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے شہداء... یا معلوۃ... ہمارے شفا عت اس تک نہیں پہنچے جو نماز کو ہمک سمجھے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز میں ابن ابی طالب نے ایک گدلی کو دیکھا وہ اس طرح نماز پڑھ رہا تھا جیسے کوا دنیا جینے کے لئے زمین پر اپنی منقار مارنا ہے حضرت علیؑ نے اس سے فرمایا کہ تم کہتے اس طرح نماز پڑھتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ فلاں وقت سے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تیر اس خدا کے نزدیک اسی طرح ہے جیسے کوا اپنی منقار زمین پر مارتا ہے۔ راجع... صلوات علیہ و آلہ، اگر خدا کی حالت میں مرحبا سے تو مست محمد مصطفیٰؐ پر نہ مرتے گا۔ پھر فرمایا کہ اس وقت... صرف مصلوۃ لوگوں میں سب سے بڑا دوزخ ہے جو اپنی نماز چھوڑنے تک یعنی درعت ارکان و افعال کے ساتھ نماز ادا نہ کرے؟

۱۔ امام حسن برقی ص ۲۰۰

۲۔ امام حسن برقی ص ۱۰۰

۳۔ معتمد التواریخ ص ۱۰۰

۴۔ انوار معانی ص ۱۰۰

۱۱۔ متیقان کا زہد

سودا بن غنم کہتا ہے کہ جب وہ لوگوں نے حضرت علیؓ کی بیعت کی تو ایک روز میں بھی آپؐ کی ملاقات سے شرف بہ سوا، جیسا کہ دیکھا کہ آپؐ ایک چھوٹی سی چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے اس گھر میں اس چٹائی کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے عرض کیا یا علیؓ: بیعت لال آپؐ کے اختیار میں ہے لیکن اس عرصہ تک چٹائی کے علاوہ کوئی دوسری چیز دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ مائے لعل! سودا بن غنم: جس سے فرخ راہ گھر کو چھوڑنا ہوتا ہے عقل مند وہاں وسائل زندگی جمع نہیں کرتا۔ ہمارے سنے دوسرے گھر ہے جہاں امن و راحت ہوگی جہاں تیرے استاد اسباب زندگی و مالامال منتقل کر دیتے ہیں مگر غنم یہاں اس گھر کی طرف چلا جاؤں گا۔

سودا اور غنم کہتے ہیں کہ ہر حضرت علیؓ کے پاس پہنچے تو دیکھا آپؐ کے پاس ایک لفافہ خردا سے بنا ہوا ایک طبق تھا جسے احمد اس میں خیر کی دوروں کیا رکھی تھیں اور ان پر جو کی تھوڑی سی دھانی دے رہی تھی۔ علیؓ نے روٹی کو اٹھا کر اپنے زانو پر رکھا اور توتڑ کر نمک سے کھا نا ضرور دیا اور فرمایا: میں نے غنم سے کہا اگر تم اس آٹے سے جو سی نکال کر میرے لئے روٹی تیار کرو تو کیا قباحت ہے غنم نے کہا آپؐ، بھی روٹی کھائیں۔ مگر میں کوئی گناہ سو تو میری گردن پر ہے پھر تم کہتے ہوئے خدا یا کہ میں نے خود ہی اس آٹے سے میری سب سے بڑی چیز کھانے کو منع کیا ہے۔ ہم نے کہا یا علیؓ: آپؐ نے اب کیا کیوں کیا حضرت علیؓ نے فرمایا اس طرح نفس اچھل طرحاں بولتا ہے اور مومنین میں میری پیروی کرتا

کے یہاں تک کہ میں اصحاب سے ملوں جو جانوں میں

۸۔ حضرت علیؓ کی دوسری داستان

بورغ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے روز میں حضرت علیؓ کی خدمت میں پہنچا فرات نے ایک تھیں نکال جس میں روٹی رکھی ہوئی تھی، اور وہ تھیں بھیڑی تھیں جب آپؐ نے اسے کھولا تو تھیں کے جو کہ سوکھی روٹی تھیں حضرت علیؓ نے کھانا شروع کر دیا۔ میں نے عرض کیا میرے سون، آپؐ روٹی کھاتے ہیں رکھ کر اس طرح کیوں بند کرتے ہیں کیوں ہیرنگا دیتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا میں کون ہوں کہ میں میرے یہ دو لڑکے، امام حسن و امام حسین علیہما السلام روٹی کھا لیں یا روغن زیتون نہ دیں۔ آپؐ کا پاس کبھی بھی ایک خردا سے بنا ہوا تھا جب آپؐ روٹی کھاتے تو سرکہ، نمک سے کھاتے تھے، اس کے بعد وہ سبزیوں یا اس سے بہتر کچھ بھی کھاتے۔ ہر چیز شکر استعمال کرتے تھے آپؐ کو شکر بہت کم کھاتے اور فرات نے فرمایا کہ آپؐ شکر کو حیوانات کا مدھن نہ بناؤ، اس خوراک سے ہر موجود بہت بیمار ہوگا۔ یہ وہ تو ہی اوروں قنور تھے۔ ہر سنگی اور کھوار کی سے آپؐ کی قوت و طاقت میں کمی نہ ہوتی تھی۔

۹۔ شیخ مرتضیٰ انصاری کیسے آدمی تھے؟

شیخ مرتضیٰ انصاری علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے بھائی کے ساتھ

طہ الطوار انعمانہ صواع

شیخ شریع النجی الہامی، ابن الہدیہ، ص ۱۰۰

کے دوران میں نے دیکھا تو قسم دے کر کہا تم مجھے اپنا نام بتاؤ، اس نے کہا میرا نام
ٹھہرا ہے۔ میری ماں حضرت اوتیلہ زہراؑ کی کنیز تھی۔ جو فاطمہؑ نے عراق
میں دیکھا تھا وہ جنت میں تھا میں نے خدا کو حرمت و عزت جناب فاطمہؑ سے
مسلمانانہ علیہا کی قسم دی تھی تو اس نے ایک فرشتے کے ذریعے وہاں پہنچا دیا
تا کہ مجھے کھانا تک پہنچا دے۔

۱۶۲۔ ہارون اور پہلول کی گفتگو

ایک روز ہارون نے مقتدر عباس کے یا پھر بنی عباس کے پہلول کو بلوایا
جب پہلول ہارون کے پاس گئے، اس نے پوچھا کہ تم مجھے پہنچانے ہو؟ پہلول نے
جواب دیا کہ تو وہ شخص ہے اگر تو مغرب میں رہے ورنہ میں نے شرقی میں
کوئی ظالم و ستمیو توہ و زقوم سے ملنے کے بارے میں تجھ سے سول ہو گا۔ ہارون نے
میں کوئی مویشی روگیا اور کچھ دیر بعد پھر پوچھا۔

ہارون۔ تمہاری نظروں میں میری روش کیسی ہے؟

پہلول۔ قرآن، کتاب خدا پر دے و زبان ہے پنی روش کی تو اس سے
کسے۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ اعلیٰ نبی مدینے وائست جنت کی نعمتوں
سے فائدہ نہیں لے سکے اور ہر کار و روزگار کے غلبہ میں مبتلا رہیں گے، اگر تیرے

پہلول۔ دھرم و دین کے سارے دھرم و دین کے پڑھنے کے آزاد کرو گے اور ان کے

کے شہزادہ سمجھتے ہیں وہی وہی دولت و حکومت ہارون کے مخالف ہونے کے لیے
انہیں قتل نہیں ہو گیا۔

مطالعہ ان کے ہر روزی نعیم، و ن احوال، حمید، سورہ انعام، آیہ ۱۱۵۔

اچھا ہے تو تیری اُمت میں بھی ہے ورنہ تیری طاقت بہت بڑی ہوگی۔

ہارون۔ تو یہ سب اس لیے کہ اعلیٰ کائنات میں؟

پہلول۔ خداوند عالم نیک لوگوں کے اور ان قبول کرتا ہے، نہ مافوق الفطرت

میں الحقیقہ میں۔ عارف۔ ۱۲۰۔

ہارون۔ خدا کی رحمت کبانا ہے اور وہ کیا فائدہ دے گی

پہلول۔ خدا کی رحمت اچھے لوگوں کے خدا کی رحمت ہے ان کے قریب میں

سورہ اعراف۔ ۱۵۲۔

ہارون۔ میری جبر و سول اُمت سے قرابت ہے وہ کیا ہوگی؟

پہلول۔ وہ قرابت اس کے ہے۔ ہارون نے جو کہا، اس سے اور قرابت کے دوسرے

میں نہ ہوگا۔ ہارون۔ وہ جس میں۔ ہارون۔ ۱۱۳۔

ہارون۔ اس سے کتنی غلطی ہوگی۔

پہلول۔ نعمت رسول خداؐ کی مرئی سے غلطی ہے۔ کتنی ہے اور غلطی۔

ہارون۔ غلطی۔ ۱۱۴۔

ہارون۔ اگر تمہاری کوئی حاجت ہو تو تمہارا بھائی کر دے گا۔

پہلول۔ میری حاجت ہے کہ میں لوگوں سے و جنت میں دامن گیر رہے۔

ہارون۔ حاجت تو میرے ہاتھ میں ہے بتاؤ میں نے کیا ہے کہ تمہارا

پہلول۔ اگر تمہاری حاجت ہے تو لوگوں کا مال امیں واپس کر دے۔ اور تمہاری

کی ضرورت ہے۔ لیکن صورت میں میرے قصص کا ادا کرنا ہے۔

ہارون۔ کیا تمہاری حاجت ہے جو کہ تمہارا بھائی کر دے گا۔

پہلول۔ ہارون تم دونوں بنا بد و خد اعلیٰ سے۔ مافوق الفطرت میں ہے جو خدا کی رحمت

فرام کہ تا بے وہ مجھے بھی غلام بخش نہیں کرتا۔ اے

اللہ! تو اس سے بہت چیتا ہے کہ امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہم السلام کے شاگرد میلہول کے اپنے ڈکٹیٹر صفت طاغوت کے سامنے کہاں آڑائی کے ساتھ حق و سفاکیب کی گفتگو کی اور اپنی گفتگو میں ہر موقع پر قرآنی آیات کے نصیبے ہارون کی خدمت گئی۔

۱۳۔ مال کا بیٹے پر حق عظیم

ایک شخص اپنا معیض مال کو اپنے کاندھوں پر بٹھا کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ طواف کے دوران پیغمبر اکرم سے ملاقات ہو گئی تو اس نے آنحضرت سے پوچھا کیا میں نے اپنی مال کا حق دا کر دیا؟ ان کا لا ونا بنفروہ واحد تھا۔ پیغمبر اکرم نے فوراً پوچھا کہ تیرے اس کے کب سالس کا بھی حیران نہیں کیا تھے

۱۴۔ مکتبہ پیغمبرؐ میں زبرد و پارسیاں

پیغمبر اکرم نے ایک روز دیکھا کہ حسن و حسین علیہم السلام دونوں کا بچہ تھا چاندی کی ایک ایک لہجہ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں تو آنحضرت کے اپنے ایک غلام سے جس کا نام ثمان تھا فرمایا کہ ان بچوں کو لے جاؤ اور فی حذر بڑا کے لئے ایک بیش چار خریدو اور ان کے لئے دو عدد زنجیر عیج ازخیر عادت ہاتھ کے دانست سے سائی جھاتی تھی اور چاہی سے کم قیمت کی سوتی تھی، خریدنا

۱۔ عنوان الکلام ص ۵۵

۲۔ تفسیر فی شان القرآن ج ۱، ص ۲۰۰، ذیل آیتہ ۱۵، صحیفان

کیونکہ یہ اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو یہ پسند نہیں کرتا کہ ان کی ذریت دنیا میں محروم ہو جائے اور آخرت کے لئے کچھ باقی نہ رہے۔

۸۵۔ حضرت آدمؑ چھ مجسموں کے سامنے

حضرت آدمؑ نے ایک دفعہ اپنا ایک دیکھا کر سیاہ رنگ لہ بہ صورت زمین مجسمے ان کے بائیں جانب اور زمین نورانی مجسمے ان کے دھنی جانب کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے دھنی طرف ملنے تینوں مجسموں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو ایک نے کہا میں مفلح ہوں دوسرے نے جواب دیا میں حق ہوں تیسرے نے کہا کہ میں رحم ہوں۔ جناب آدمؑ نے کہا تمہاری منزل کہاں ہے؟ پہلے نے جواب دیا لوگوں کے سر میں۔ دوسرے نے کہا لوگوں کی آنکھوں میں اور تیسرے نے جواب دیا لوگوں کے دلوں میں۔ تب جناب آدمؑ نے دوسری طرف متوجہ ہو کر ان بد صورت اور سیاہ مجسموں سے پوچھا تم کون ہو؟ پہلے نے کہا میں نکمہ ہوں تو حضرت آدمؑ نے کہا تمہاری منزل کہاں ہے؟ اس نے کہا لوگوں کے سروں میں۔ جناب آدمؑ نے کہا سر تو مفلح کی منزل ہے۔ نکمہ نے کہا کہ اگر میں سروں میں رہا ہوں تو مفلح کی جاتی ہے۔ جناب آدمؑ نے دوسرے سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں طبع ہوں۔ جناب آدمؑ نے پوچھا تیری منزل کہاں ہے؟ کہا آنکھیں تو جناب آدمؑ نے کہا کہ آنکھیں تو حیا کی منزل ہیں۔ طبع نے کہا کہ اگر میں آنکھوں میں رہا ہوں تو حیا کی جاتی ہے۔ جناب آدمؑ نے تیسرے سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں حسد ہوں۔ تو پوچھا کہ تیری منزل کہاں ہے؟ اس نے جواب

۱۔ تفسیر ابو قتوح رازی ج ۱، ص ۱۱۱، ذیل ج ۲، ص ۲۰، صحیفان

دید لوگوں کے دلوں میں جناب روشن کیا۔ دل نور جم کی جگہ ہے جس کے ہاگر
میں قصبہ انسانی میں دُش ہو جائوں نور جم و سروت کھل جاتے ہیں۔ ملتے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی میں گناہ کی طرف قدم
برصا کرتے تو وہ جو گناہ کرتا ہے اس کی مناسبت سے اس کے فضائل اور اخلاق
انسانی اس سے دور ہوتے چلے جاتے گئے۔

۸۶۔ جناب موسیٰ اور شیطان کی گفتگو

جناب موسیٰ نے رستے میں شیطان کو دیکھا اس سے پوچھا کہ ایسا کون گناہ
ہے کہ اگر انسان اسے انجام دے تو اس پر تو اس طرح مسطر ہو جائے گا کہ
اسے تباہ چاہے لے جائے؟ شیطان نے کہا جو شخص اپنے آپ کو عمل پر خوش ہو
اور اسے بڑے سمجھے، لیکن گناہ کو معصوم سمجھے، میں اس پر مسطر ہو جاؤں گا۔
اس کے متعلق سعودی نے کہا ہے۔

ترجمہ۔ اگر گناہ بگاڑ دے تو تباہ ہو تو وہ اس عابد سے کہیں زیادہ بہتر ہے
جو اپنی عبادت کی لوگوں میں نمائش کرے۔

۱۔ چونکہ گناہ بگاڑ کا جبر سوز و گداز کی بنا پر غوث ہو جاتا ہے اور حادہ
اپنی عبادت پر اعتماد کرتا ہے۔

۲۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ بارگاہ پروردگار عام میں غرور و تکبر کرنے کے بجائے
قرونی اور انگساری زیادہ بہتر ہے۔

۳۔ اس آستانہ میں تمہارا عاجز و سکیں میں جانا اطاعت و توحید میں سے زیادہ بہتر ہے

۸۷۔ یتیم کی سرپرستی کا اجر عظیم

پیغمبر کریم کے پاس اصحاب بیٹے جوئے تھے اور آپ ان سے گفتگو کرتے تھے
تھے اچانک ایک بچہ پیغمبر کے پاس آیا اور کہنے لگا اے پیغمبر! میرے باپ
کا انتقال ہو چکا ہے میری ایک بہن ہے لیکن سارا کوئی سرپرست نہیں مال نہ
مال نہ ہو وہ بیچکی ہے۔ خدا نے آپ کو جو کچھ عطا کیا ہے۔ اس سے ہمارا نہیں وہ
کیجئے؟ پیغمبر اسلام نے بدل سے فرمایا کہ ہمارے گھر کا کاش کرو جو خدا تعالیٰ سے
وہ لے آنا۔ بال حجرہ پیغمبر اسلام میں آئے کافی تلاش و کوشش کے دو چہرہ اکبر
حدود سے ملے۔ تو انہیں رحمت اللہ کے پاس مانے۔ رسول اللہ نے اس بچے
سے فرمایا کہ ختم لے لو ان میں سات تبار سے، سات تباری میں اور سات عدد
تباری والدہ کے لئے ہیں۔ اس دوران پیغمبر کے ایک صحابی "معاذ" نے اس
بچے کے سر پر دست شفقت پھیرتے ہوئے کہا خدا تمہاری بیٹی ہو کر سے تمہاری
تہوار سے باپ کا جانشین بنائے۔ پیغمبر اسلام نے معاذ سے فرمایا کہ اس بچے کے بارے
میں میں نے تباری محبت دیکھی جو شخص کسی یتیم کی سرپرستی کرتا ہے اور دست نوازش
اس کے سر پر پھیرتا ہے تو جتنے مال اس کے ہاتھ کے بچے آئیں گے۔ خدا ان کے
موض اسے بہتر جزا دیتا ہے۔ اس کے گناہ مٹا دیئے اور اس کے درجات
بلند کر دیئے جاتے۔

ملہ العواظ بعد وہی رہا اب اشلا ثلثہ

ملہ اصول کافی جلد دوم۔ درم ۱۳۱۔ م ۱۳۱۔

ملہ مجمع البیان ج ۱۔ م ۵۰۔

۸۸۔ اخلاق پیغمبر

پیغمبر اکرمؐ ایک کنوئیں کے پاس غسل کے ارادے سے گئے تو آپ کے ایک صحابی حذیفہؓ نے ایک کپڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا تاکہ کوئی دیکھنے نہ پاسے جب آنحضرتؐ غسل سے فارغ ہوئے تو حذیفہؓ نے بھی غسل کرنا چاہا تو رسول اکرمؐ نے کپڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور حذیفہؓ کے پاس کھڑے ہو گئے تاکہ کوئی دیکھنے نہ پائے۔ حذیفہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ہاں پہ آپ پر خدا ہوں (یہ میری طرف سے جہاد ہے) آپ یہ کام نہ کریں۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ کسی نے کسی سے محبت نہیں کی مگر یہ کہ خدا کے نزدیک محبوب ترین شخص وہ ہے جو دوسروں سے زیادہ محبت کرتا ہو۔

۸۹۔ پیغمبر اسلام کی بہترین ملاقات

ایک مجاہد پیغمبر اسلامؐ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹے سوئے تھے تو ایک صحابی انشینؓ نے آکر رسول اللہؐ سے مدد چاہی۔ آنحضرتؐ نے اسے کچھ رقم دی اور پوچھا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ آپ میرے ساتھ عدالت سے کام نہ لیں۔ صحرا نشین کی اس حشرانہ حرکت پر مسلمانوں کو غصہ آیا اور اسے سزا دینا چاہی، وہ اسے مارنے کے لئے بڑھے آنحضرتؐ نے انہیں روکنے کے لئے اشارہ کیا بھیج آپ انکو کہہ دیجئے گھر چلے گئے انہ کچھ دوسری رقم ہاکر صحرا نشین کو دی وہ فوراً ٹھیک ہو گئے۔ میں نے کہا ہاں۔ خداوند عالم آپ کو اور آپ کے اعزہ و اقربہ کو اجر و ثواب عطا کرے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ نونے جو پیچے کھا تھا۔ اس سے میرے اصحاب کو ذیقت ہوئی اور ان کے دل رنجیدہ

ہوئے۔ اب وہی بات جو نونے میرے لئے کہی ہے۔ میرے صحاب کے لئے بھی کہہ تاکہ ان کے دل تم پر مہربان ہوں۔ صحرا نشین نے کہا بہت اچھا۔ یہ کام بھی کر دیا گا۔ ۱۰۰ اصحاب کے پاس گیا اور رسول اللہؐ کی عطا سے اپنی خوشی کا اظہار کیا تو وہ بھی اس سے خوش ہو گئے۔

جب یہ خبر آنحضرتؐ کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اس صحرا نشین کے ساتھ میری مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی آدمی کا اونٹ بھاگ گیا ہو۔ لوگ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑ رہے ہوں، لیکن وہ جتنا اسے پکڑنا چاہتے ہوں وہ اور زیادہ دور ہوتا چلا رہا ہو۔ لیکن اونٹ کا مالک کہہ رہا ہو کہ اسے ٹوکوں، تمہارا اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ تم مالک ہو جاؤ وہ میں اپنے اونٹ کے لئے تم سے زیادہ مہربان اور دانا ہوں۔ پھر وہ آہستہ سے اونٹ کے پاس جاتے اور اس کی پشت پر ہاتھ پھر کر گرو غبار عمارت کر لے اور اس پر سو رہو کہ آپسے ٹھرو آپس آجائے اور اگر میں تمہیں، تمہارا ہی حالت پر چھڑے تو تم اس بادیہ نشین پر حملہ کرتے اور اسے قتل کر دیتے وہ جہنم میں پہلا سبیلہ رہے یعنی یہ طریقہ درست نہیں ہے تمہیں لوگوں کی نجات کے لئے کوشش کرنا چاہیئے ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جس کے سبب وہ دنیا اور آخرت دونوں میں بدبخت اور مایہ دو ہو جائیں۔

۹۰۔ بیمار کی عیادت اور اس کی بددعا

پیغمبر مہربان جو کہ اکثر و بیشتر مسلمانوں کی احوال پر ہی کستے رہتے

تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سنا کہ ایک عجمانی میں رہ گیا ہے۔ آپ اس کی عبادت کے لئے گئے اور اس کے بستر کے پاس بیٹھ گئے۔ یہاں سے کہا: نماز مغرب میں نے آپ کے ساتھ جماعت سے چھٹی تھی تو آپ نے سورہ قارعہ (قرآن مجید کی سورہ نمبر ۱۰۱) پڑھی (میں بہت متاثر ہوئے) میں نے عرض کیا: پروردگار! اگر میں تیرے نزدیک گناہگار ہوں تو مجھ پر عذاب نازل کرنا چاہتا ہے تو اسی دنیا میں مجھ پر عذاب نازل کر دے۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں یہ یہی کہتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم نے ٹھیک نہیں کہا تجسیر کہنا چاہئے عطا کر (ربنا اننا عذاب النار) پروردگار! مجھے دنیا میں بھی وہ نصرت میں بھی دونوں جگہ اجر و ثواب عطا فرما۔ اور جنہم سے محفوظ رکھنا تعمیر پیغمبر نے اس کے لئے دعا کی اور وہ صحابی ہو گیا۔ اللہ

۹۱۔ موازین اسلام کی رعایت

ایک عورت نے آکر رسول اسلام سے عرض کیا میں نے نہ نکاح کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے آپ نے فرمایا اپنے گھر چلی جا۔ وہ عورت اپنے گھر چلی گئی اور پھر دوسرے روز آکر عرض کیا میں نے نہ نکاح کیا ہے (حد جاری کر کے) مجھے پاک کر دیجئے پیغمبر نے فرمایا اپنے گھر جا، وہ عورت چلی گئی پھر تیسرے روز آکر عرض کیا میں نے نہ نکاح کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے خدا کی قسم میں (نہ نہ کر رہی) حامد ہوتی ہوں، آنحضرت نے فرمایا حمید تک سچ نہ پتیا ہو آپ سے گھر جا کہ بیٹھو وہ

ملہ صحیفہ بقرہ آیہ ۲۰۱۔

ملہ صحیفہ بقرہ آیہ ۲۰۱۔

پھر واپس چلی گئی اور ولادت کے بعد بچے کو گود میں لے کر پیغمبر کے پاس آیا پیغمبر نے فرمایا بچے کو دودھ پلا۔ جب اس کے دودھ پینے کی مدت تمام ہو جائے اور وہ کھانا کھانے لگے تو آنا، وہ پھر واپس چلی گئی اور کچھ مدت بعد آکر کہا میں نے اس بچے کو دودھ پادیا ہے اب یہ کھانا کھانے لگا ہے لہذا بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔

اس وقت (تین مرتبہ اقرار کے بعد) آنحضرت نے ایک مسلمان کو کھانے کھونے کا حکم دیا، جب گھر میں نہ ہو گیا تو عورت کو گھر سے میں کھڑا کر دیا اور احکام اسلامی کے مطابق اسے ملگ رکھا۔ اس دوران خالد بن ولید (ایک نادان مسلمان) نے ایک پتھر یا خر سے کی گڑی کا ایک ٹکڑا اس عورت کو مارا۔ ۱۵۰ سال عورت کے سر پر پڑا، درخون اچھل کر خالد تک آیا، خالد کو غصہ آگیا اور عورت کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ جب یہ بات پیغمبر کو معلوم ہوئی تو خالد سے فرمایا خاموش رہو۔ اسے ہرگز کہو اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جانا ہے اس عورت نے اس طرح توہم کی ہے کہ اگر کوئی جو ری بھی اس طرح توہم کرتا تو خدا اسے بھی جہنم دیتا پھر آپ نے اس کے جنازے کو اٹھانے کا حکم دیا۔ آپ نے خود اس کی نماز میت پڑھائی مسلمانوں نے اسے دفن کر دیا۔ اس طرح رسول اسلام نے حد جاری کر کے یہ بھی اصول اخذ فرمایا کہ رعایت کا حکم دیا اور خالد کو بدلتوں سے منع کیا۔

ملہ صحیفہ بقرہ آیہ ۲۰۱۔

۹۲۔ ابوطالب کا ایک مسلمان سے نفاع

صدر اسلام میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ بڑے بڑے خطرات سے محفوظ رہتا تھا، عثمان بن مشغول نے بھی اسلام قبول کیا اور اس دین پرستی پر ربا یہ پہاں تک کہ مشرکوں کو نصیحت کر کے وصرت اسلام دیتا تھا۔ ایک روز عثمان مشرکوں سے بات چیت کر رہا تھا اچانک بعض لوگوں نے لاچپہ سے ہناتے ہوئے منصوبے کے مطابق عثمان پر وار کر دیا اور ایک مشرک نے عثمان کی آنکھ پر ایسی ضرب لگائی کہ اس کی آنکھ مابہر نکل آئی اور جھلٹ چشم کٹ گیا۔

جب جناب ابوطالب کو اطلاع ملی تو آپ نے اس شخص سے انتقام لینا چاہا تو قریش نے ابوطالب کے پاس آکر قسم دی، اس شخص کو معاف کر دیا لیکن جناب ابوطالب نے بھی خود قسم کھائی کہ میں انتقام لینے بغیر چین نہ لولہ گا لے اس سے حضرت علیؑ کے پدر بخدا گوارہ کی شہادت اور جواں مردی کا عہد اسلام کے محاسن ترین دور میں بھی پتہ چلتا ہے اور ان کی سلام کے ساتھ وفاداری اور ہندی ایمان معلوم ہوتی ہے۔

۹۳۔ قرآن کا جواب لانے کی کوشش

ایک روز چار بڑے دہریے جو کھد کے منکرتے یعنی ابوش کہہ دیصلانی، ابن ابی العوجار، عبید ماسک ابھری و ابن متفیع کہہ ہیں خدا خدا کے

لے شریعت علیہ السلام ابن ابی العوجار ۳ ص ۲۱۔

پاس جمع ہوئے اور ایک طویل گفتگو کے بعد ابی العوجار نے کہا کہ ہم ہمارا آدمی ہیں ہمیں یہ ملے کہ لینا چاہیے کہ ہم میں سے ہر ایک ایک جو عثمانی قرآن پر نقص و رد کرے اور اس کام کے لئے اپنا پورا وقت صرف کر دے۔ یہ پیشوا سب نے قبول کر لی، اور اپنے اپنے کام میں مشغول ہو گئے، آئندہ ساس چاروں آدمی پھر خانہ کعبہ کے پاس جمع ہوئے اور ہر ایک کے کام کے متعلق پوچھا۔ ابن ابی العوجار نے کہا جب میں تم لوگوں سے جدا ہوا تو اس آیت رفلما سبزو منہ مخلصوا بھجنا طے کے بارے میں غور فکر کی اور میں نے اس کی فصاحت و بلاغت میں تصرف کرنے یا اس کے جملوں کی جگہ کوئی بہترین جگہ رکھنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور اس آیت کے بارے میں غور و فکر کرنے کی وجہ سے میں دوسری آیات پر غور نہ کر سکا عہد امکاس نے کہا میں نے اس آیت کے بارے میں تفکر کیا لیکن ایما الناس ابوطالب و ابوطالب، میں نے یہی کوشش کی مگر میں کی مثل ایک آیت میں نہ پڑ سکا۔

ابو شہا کرنے کہا میں اس وقت سے اب تک اس آیت کی فکر میں

۳ ترجمہ "پس ہم رہے کھلے جاتے سے کاما بوس ہو گئے تو روزگھر

ایک طرف ہو گئے،" (مسودہ بدست آیت نمبر ۵)

۴ سے لوگو، ایک حرب مثل پر غور کرو، پڑتک تم خدا کے عبادہ میں لوگوں کو پھرتے ہو وہ کوئی بھی نہیں کہہ سکتے، مگر چھپ کر بھی کوشش کریں، اور اگر مکہ کی ان کی کوئی چیز لے جائے تو وہ اس سے دلچسپی نہیں لے سکتے، صاحب و مظلوم

رواقوں بالزمان میں (مصحف آیت ۳ ص ۲۱)

ہوں (لوگوں کا)۔۔۔ لفظ نہایت اس آیت کی مثل کیا کوئی آیت نہ پاسکا۔

ابو مفضل نے کہا کہ دو مسئلوں میں اس میں تک پہنچا ہوا کہ قرآن کسی بشر کا کلام نہیں اور میں بھی اس وقت سے اب تک اس آیت کے بارے میں متفکر ہوں رہا ہوں۔۔۔۔۔ بعضی کلام۔۔۔۔۔ میں اس آیت کی فصاحت و بلاغت اور اس کے بندہ پر یہ معنی تک نہ پہنچا سکا اور اس کی تفسیر مجھے نہ ملی۔
بتجہ امتیاز ہے کہ اس وقت میں امام جعفر صادق علیہ السلام وہاں سے گزرے اور یہ آیت پڑھنے لگے۔ (قل لنن۔۔۔ لبعض طویراً) ۱۷۔

وہ چاروں آدمی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے و حیران ہو کر بولے کہ اگر اسلام کو حقیقت رکھتا ہے تو مسلمانوں کا سوجھ بوجھ غریب بن گیا کہ سوا کوئی نہیں ہو سکتا، لیکن ان کے وجود و فکر کی عظمت نے ہمیں تحت الشواہد قرار دے دیا ہے پھر اپنے عزیز و ناتوانی کا اعتراف کرتے ہوئے چاروں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ ۱۸۔

۱۹۔ اگر زمین و آسمان تہ خدا کے سو کوئی روز مسجود ہوتا تو دونوں تہا و ہر وہ ہوتا جسے (سورۃ اہیاء آیت نمبر ۲۱)

۲۰۔ رسولوں کو مقرر کیا کہ ان میں سے کہا گیا کہ اہل پانی ملے اور اسے آسمان! تو بارش بند کر دے، پانی ختم ہو گیا اور کام تمام ہو گیا۔

۲۱۔ (سورۃ محمد) کہ دو کر اگر حق و انصاف بھی اس قرآن مجید کا جواب نہ دے چاہیں تو ہمیں نہ کہنے، مگر چہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

(سورۃ اسراء آیت نمبر ۸۰)

۲۲۔ استیفاء طبرستان ۲ ص ۱۳۲۔

۹۴۔ ماموریت میں معاویہ کا نفاذ

حضرت علی کی فوج کے سردار شہد مالک اشتر کے بارے میں ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ انہیں معاویہ کے مقرر کردہ ایک شخص نے جس کا نام نافع تھا، اس طرح زہر دیا کہ جب مالک شتر کو حضرت علیؑ نے معاف فرما کر بھیجا اور یہ کوئی سے صحر کے لئے روانہ ہوئے تو نافع نے ایک فقیر بن کر مالک سے رستے میں ملاقات کی اور مالک کی خدمت گذاری کرنے میں مشغول ہو گیا، اس نے فضائل علی کو بیان کر کر کے، خود کو پیروں علیؑ میں سے اس کا طرح ظاہر کیا کہ مالک کو اس کی باتوں پر یقین ہو گیا یہاں تک کہ جب شہر قنزم پہنچے تو مالک کو غم و غم ہوئی، نافع نے موقع پاتے ہی پانی کو زہر آلود کر کے مالک کو پیر دیا، ابستہ بہستہ مالک کی حالت متغیر ہونے لگی، آخر کار شہید ہو گئے ۱۔

اس روایت سے بھی معاویہ کی نہایت کا پتہ چلتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ زمانے میں بھی منافقین اور شیطان کے پیروں نے کبھی بائیں ہاتھوں کے ذریعے لوگوں کو قتل کرنے میں استغدادہ کرتے تھے۔

۹۵۔ عجیب جواب

کہ جہاں تا ہے مشرکین کے سرداروں میں سے ایک شخص وئید بن عقبہ نے

۱۔ جہاد فہرہ ۲ ص ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸،

جس کو گلی سرسبز قریش کہا جاتا ہے، قرآن مجید پر تین اعتراض کئے اور کہا قرآن مجید میں "استغفر" (سورہ رعد - ۶۱) "مجاہد" (سورہ مہارکہ ص ۵۵) اقدبارہ (سورہ نوح - ۷۷) استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ یہ کلمات فصیح و بلیغ نہیں ہیں۔ ایک روز ولید کچھ لوگوں کے ساتھ خدمت پیغمبر اسلام میں آیا، پیغمبر اسلام ظاہراً اس کے احترام کے لئے چند بار کھڑے ہوئے اور بیٹھے تو ولید کو برا بھلا ہوا، اس نے فوراً کہا "استغفرنی وانا من کبار القریش وانا من هذا الشیء مجاہد" مجھے تعجب ہے کہ آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں حالانکہ میں نبی گناہ قریش میں سے ہوں۔

اس طرح اس نے ایک چھوٹی سی گفتگو میں نینوں کلمات کو، جن پر اعتراض کرتا تھا، غیر ارادی طور پر اپنی زبان پر جاری کئے حالانکہ وہ عرب کے برہمنہ خطباء میں سے تھا، لیکن اس نے اپنے اعتراضات کا جواب خود ہی ادا کر دیا۔

۹۶۔ فلسفہ ہفت تکبیر

ہشام بن حکم کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ نماز کی ابتدا میں سات تکبیریں کیوں منتخب ہیں؟ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم و بحمدہ، سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ کہنے کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟ امام نے فرمایا کہ خدا نے سات آسمان پیدا کئے ہیں اور زمین کے بھی سات طبق ہیں اور سات پردہ قرار دیتے ہیں۔ جب شب معراج

۱۔ مجموعہ خطبہ

رسول خدا آخرین نقطہ کمال کو پہنچے تو ان کے سامنے سے ایک پردہ ہٹ گیا، آنحضرت نے تکبیر کی سجدہ و سرپردہ ہٹ گیا، حضرت کے چہرہ تکبیر کی اسی طرح ساتوں پردے ہٹ گئے اور حضرت نے ہر پردے کے ہٹنے پر تکبیر کہی۔ جب ساتوں پردہ ہٹنے کے بعد عظمت و جلال خدا کو دیکھا تو آپ نور گئے اور جھک کر اپنے ہاتھوں کو گھسنے پر آمادہ ہو کر کہا سبحان ربی العظیم و بحمدہ اور پروردگار عالم پاک و منزه ہے میں اس کی حمد و ثناء کرتا ہوں، جب رکوع سے میرے کھڑے ہوئے تو پیچھے سے زیادہ عظمت و جلال خدا دیکھی، فوراً سجدے میں پڑ گئے اور کہا سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ اور پروردگار اقدس و علی پاک و منزه ہے اور میں اس کی حمد کرتا ہوں، آپ نے جب سات مرتبہ یہ حمد کہا تو جسم سے لہر لہر ہو گیا۔

۹۷۔ خدا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے

حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر اپنی مناجات میں عرض کیا یا اللہ العالیین! (اے کائنات کے مالک) تو جواب آیا لبیک! یعنی ہم نے تمہاری دعا قبول کی، پھر جناب موسیٰ نے عرض کیا۔ یا اللہ الطیبین! (اے اطاعت کرنے والوں کے خدا) تو جواب آیا لبیک! ہمیری مرتبہ جناب موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ العالین! (اے گناہگاروں کے خدا) تو تین مرتبہ آواز آئی لبیک! لبیک! لبیک! موسیٰ نے عرض کیا۔ پروردگار! آخری بار تیرا مرتبہ لبیک کی آواز کیوں سنائی دی، تو خطاب ہوا کہ موسیٰ، عارفین اپنی معرفت پر،

۱۔ علل الشرائع - ص ۱۳۴

ایک لوگ اپنے اعمال خیر پر اور طبع اپنی اطاعت پر اعتماد رکھتے ہیں لیکن گناہگار میرے فضل کے سوا کوئی چارے بنا نہیں رکھتے اگر وہ میرا بارگاہ سے ناامید ہو جائیں تو کس کی بارگاہ میں سہارا حاصل کریں گے

۹۸۔ دعا کے لئے مقدس جگہ

نصود بن لبید کہتا ہے کہ رسول خدا کی رحلت کے بعد آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ اکثر (مدینہ کے قریب) شہداء کے قبروں کے پاس تشریف لے جاتی تھیں اور وہاں دعا و مناجات اور خدا سے راز و نیاز کی گفتگو کرتی تھیں اور یاد پیغمبر اسلامؐ میں گریہ کناں رہتی تھیں ایک روز میں حضرت حمزہ کی زیارت کے لئے ان کی قبر کے پاس گیا تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ وہاں رور و گریہ مناجات کر رہی ہیں میں کھڑا ہو کر باہر چھٹاپا خاموش ہو گئیں تو عرض کیا اے سیدہ نساء العالمین آپ کے گریہ فرمانے سے میرا دل کانپ گیا۔ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا اے اباعمر! گریہ کرنا میرے لئے سزاوار ہے کیونکہ اپنے شفیق اور بہترین باپ کی جدائی سے دوچار ہوتی ہوں میں کتنی زیادہ آنحضرتؐ کے دیدار کی مشاق ہوں؟ پھر میں نے شہزادی سے کچھ سوالات کئے جن میں ایک سوال یہ تھا کہ رسولؐ نے اپنی رحلت سے قبل کس شخص کو اپنا جانشین معین کیا تھا؟ تو آپؐ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ روز عید غدیر کو میں نے عرض کیا نہیں۔ فراموش نہیں کیا ہے لیکن میں آپؐ سے اس موضوع پر کچھ سننا چاہتا ہوں، شہزادی نے فرمایا خدا گواہ ہے

کہ میرے باپ نے فرمایا۔ (رحمۃ اللہ علیہ)۔ جالب الحسین ائمہ..... علیہم السلام۔ ملکہ بہترین شخص ہے جسے میں نے تمہارے درمیان اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ وہ میرے بعد تمہارا امام ہے اور میرے دو بیٹے (حسن و حسین علیہم السلام) اور نو فرزند ان حسین علیہم السلام، امام برحق ہوں گے۔ اگر تم نے ان کی پیروی کی تو راجح برحق پر گامزن رہو گے۔ اور اگر مخالفت کی تو روز قیامت تک تمہارے درمیان اختلاف رہے گا۔

۹۹۔ جنت میں حضرت عباس علیہ السلام کی منزلت

ایک روز امام زین العابدینؑ نے عبید اللہؑ (زندہ حضرت عباسؑ) قمر بنی ہاشم (ابو الفضل) کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا اور فرمایا پیغمبر اسلامؐ پر سب سے زیادہ معیت والا وہ دن تھا جب جنگ احد میں آنحضرتؐ کے چچا جناب حمزہؑ شہید ہوئے اور اس کے بعد معیت عظمیٰ کا وہ دن تھا جب جنگ موتہ میں آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی جناب جعفرؑ شہید ہوئے پھر فرمایا روز عاشورہ کے شعل کوئی دن نہیں ہے۔ تیس ہزار آدمی جو دعویٰ اسلام تھے انہوں نے امام حسینؑ علیہ السلام کو گھیر لیا، آپؑ کا خون بہا کر حریت خدا حاصل کرنا چاہی۔ اس وقت فرمایا کہ میرے چچا عباسؑ پر خدا رحمت نازل کرے انہوں نے جہاد اکبر کیا اور اپنے بھائی کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ آپؑ کے دونوں ہاتھ بھی کاٹ دیئے گئے۔ خدا نے دونوں بازوؤں کے عوض جنت میں انہیں دو پر عطا کئے ہیں اور وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں۔

جیسا کہ جناب جعفر طیار بن ابی طالب کو بھی دو پر مطا کئے گئے ہیں لیکن
میرے چچا عباس علیہ السلام کا نزد خدا وہ مقام ہے جسے دیکھ کر روزِ محشر
تمام شہداء اور شمس گریں گے۔

۱۰۰ علی کے ہاتھوں زراعت میں وسعت

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دیکھا کہ امیر المومنین
علی اپنے مرکب پر سوار ہیں اور تخمِ خرمہ اس پر بار کئے ہوئے ہیں۔ پھر اس کی
طرف چلے جا رہے ہیں، اس نے قریب آکر پوچھا یہ کیا ہے جو اب حضرت علی
نے فرمایا "اگر خدا نے چاہا تو ایک لاکھ درخت خرمہ ہیں یہ پھر آپ انہیں کھرا
لے گئے اور کافی زحمت و کوشش کے ساتھ انہیں بکریاں پھران ہو کر بھال کھاتے
رہے۔ آہستہ آہستہ وہ اگنے لگے اور ایک سو چار ہزار ہو گیا جس میں ایک
لاکھ خرمے کے درخت تھے۔

MOWLANA NAEEM SEWANI
KARACHI, PAKISTAN, INDIA
PHONE : 0092 2542 2574
WWW.PAKISTANICLIBRARY.COM

فہرست کتب

| | | |
|-----------------------------------|--------------------|--|
| ۱۔ قرآن مجید ترجمہ زکریا علی شریف | 220/- | ۲۵۔ سفید شمشاد قصائد |
| ۲۔ قرآن مجید ترجمہ مترجم ساجد | 160/- | ۲۶۔ مثنوی دہلی تفسیر و تفسیر |
| ۳۔ تفسیر البیان اردو ہندی | 150/- | ۲۷۔ ہندی عالمین علی اردو |
| ۴۔ تحفۃ العوام کلاں - 100/- خواب | 50/- | ۲۸۔ مسبب سے اچھا کس کا دین |
| ۵۔ وظائف الابرار | 65/- - 55/- - 45/- | ۲۹۔ لایاب دہائیں |
| ۶۔ مناقب الجناب اردو | 45/- - 120/- | ۳۰۔ جامع الانبیاء اردو |
| ۷۔ چودہ مستندہ | 110/- | ۳۱۔ کہانی جناب زینب |
| ۸۔ تاریخ المذنب | 120/- | ۳۲۔ کہانی سیدہ فاطمہ زہرا صدیقہ |
| ۹۔ تحفان کبیرہ مکمل | 500/- | ۳۳۔ تحفۃ العوام ہندی |
| ۱۰۔ سیوت امیر المومنین دو جلدیں | 220/- | ۳۴۔ تہذیب الاسلام اردو |
| ۱۱۔ الفرقۃ الناجیہ | 100/- | ۳۵۔ طہیر قرآن مجید مقبول احمد صاحب مرحوم |
| ۱۲۔ الدرر السائک اردو | 180/- | ۳۶۔ خطبات سیدنا محمد علی علیہ السلام اردو |
| ۱۳۔ حیات القلوب ۳ جلدیں | 550/- | ۳۷۔ ہندی |
| ۱۴۔ مدینۃ الشہداء اردو | 130/- | ۳۸۔ انکسار کتبیں عبدالحق صاحب |
| ۱۵۔ تفسیر نمونہ کی جلد | 150/- | ۳۹۔ انکسار قرآن |
| ۱۶۔ معانی السبطین دو جلدیں | 260/- | ۴۰۔ مذہب مسیح کے حق پر ہونے کے آثار |
| ۱۷۔ ارتعاش الطالب اردو | 200/- | ۴۱۔ محمد و آل محمد کی معرفت نوریت کے سانچے |
| ۱۸۔ نور ایمان اردو | 100/- | ۴۲۔ مختار نامہ اردو مکمل |
| ۱۹۔ نعیم الابرار جلد اول | 85/- | ۴۳۔ اسلامی اخلاق و ادب کی باتیں |
| ۲۰۔ نعیم الابرار جلد دوم | 85/- | ۴۴۔ محمدی شہنشاہی |
| ۲۱۔ نعیم الابرار جلد سوم | 30/- | ۴۵۔ عرفان امامت حالات امام زمانہ |
| ۲۲۔ نعیم الابرار جلد چہارم | 90/- | ۴۶۔ بہار الانوار اب تک کہیں جلدوں سے |
| ۲۳۔ نعیم الابرار جلد پنجم | 30/- | ۴۷۔ تعلیم و تربیت |
| ۲۴۔ شہادت صادقین مجلس | 30/- | |

اس کے علاوہ شریعت و احکامات و مسائل و مسائل کی کتب موجود ہیں۔

لکھنؤ، ۱۰ جولائی ۱۹۷۱ء، منشیہ مقالہ ۱۰

فہرست کتب برائے حکام و اہل علم مکتبہ اسلامیہ کراچی

درجہ اول کتب

۱۔ احکام و عبادت

۲۔ تاریخ و جغرافیہ

درجہ دوم کتب

۱۔ لغت و صرف

۲۔ تاریخ و جغرافیہ

درجہ سوم کتب

۱۔ لغت و صرف

۲۔ تاریخ و جغرافیہ

درجہ چہارم کتب

۱۔ لغت و صرف

۲۔ تاریخ و جغرافیہ

درجہ پنجم کتب

۱۔ لغت و صرف

۲۔ تاریخ و جغرافیہ

۳۔ لغت و صرف

۴۔ تاریخ و جغرافیہ

۵۔ لغت و صرف

۶۔ تاریخ و جغرافیہ

۷۔ لغت و صرف

۸۔ تاریخ و جغرافیہ

۹۔ لغت و صرف

۱۰۔ تاریخ و جغرافیہ

۱۱۔ لغت و صرف

۱۲۔ تاریخ و جغرافیہ

۱۳۔ لغت و صرف

۱۴۔ تاریخ و جغرافیہ

۱۵۔ لغت و صرف

۱۶۔ تاریخ و جغرافیہ

۱۷۔ لغت و صرف

۱۸۔ تاریخ و جغرافیہ

۱۹۔ لغت و صرف

۲۰۔ تاریخ و جغرافیہ

۲۱۔ لغت و صرف

۲۲۔ تاریخ و جغرافیہ

۱۔ احکام و عبادت
۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۳۔ لغت و صرف
۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۵۔ لغت و صرف
۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۷۔ لغت و صرف
۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۹۔ لغت و صرف
۱۰۔ تاریخ و جغرافیہ
۱۱۔ لغت و صرف
۱۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۱۳۔ لغت و صرف
۱۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۱۵۔ لغت و صرف
۱۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۱۷۔ لغت و صرف
۱۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۱۹۔ لغت و صرف
۲۰۔ تاریخ و جغرافیہ
۲۱۔ لغت و صرف
۲۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۲۳۔ لغت و صرف
۲۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۲۵۔ لغت و صرف
۲۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۲۷۔ لغت و صرف
۲۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۲۹۔ لغت و صرف
۳۰۔ تاریخ و جغرافیہ
۳۱۔ لغت و صرف
۳۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۳۳۔ لغت و صرف
۳۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۳۵۔ لغت و صرف
۳۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۳۷۔ لغت و صرف
۳۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۳۹۔ لغت و صرف
۴۰۔ تاریخ و جغرافیہ
۴۱۔ لغت و صرف
۴۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۴۳۔ لغت و صرف
۴۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۴۵۔ لغت و صرف
۴۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۴۷۔ لغت و صرف
۴۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۴۹۔ لغت و صرف
۵۰۔ تاریخ و جغرافیہ
۵۱۔ لغت و صرف
۵۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۵۳۔ لغت و صرف
۵۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۵۵۔ لغت و صرف
۵۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۵۷۔ لغت و صرف
۵۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۵۹۔ لغت و صرف
۶۰۔ تاریخ و جغرافیہ
۶۱۔ لغت و صرف
۶۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۶۳۔ لغت و صرف
۶۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۶۵۔ لغت و صرف
۶۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۶۷۔ لغت و صرف
۶۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۶۹۔ لغت و صرف
۷۰۔ تاریخ و جغرافیہ
۷۱۔ لغت و صرف
۷۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۷۳۔ لغت و صرف
۷۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۷۵۔ لغت و صرف
۷۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۷۷۔ لغت و صرف
۷۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۷۹۔ لغت و صرف
۸۰۔ تاریخ و جغرافیہ
۸۱۔ لغت و صرف
۸۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۸۳۔ لغت و صرف
۸۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۸۵۔ لغت و صرف
۸۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۸۷۔ لغت و صرف
۸۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۸۹۔ لغت و صرف
۹۰۔ تاریخ و جغرافیہ
۹۱۔ لغت و صرف
۹۲۔ تاریخ و جغرافیہ
۹۳۔ لغت و صرف
۹۴۔ تاریخ و جغرافیہ
۹۵۔ لغت و صرف
۹۶۔ تاریخ و جغرافیہ
۹۷۔ لغت و صرف
۹۸۔ تاریخ و جغرافیہ
۹۹۔ لغت و صرف
۱۰۰۔ تاریخ و جغرافیہ